تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا

اے بے خبر! بہ خدمتِ فرقاں کمر بہ بند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

ماہنامہ الفرقان ربوہ

فروری سنہ ۱۹۶۶ء

ایڈیٹر
ابو العطاء جالندھری

مودودی صاحب کے کتابچہ "ختم نبوت" کا تفصیلی جواب

القول المبین

فی

تفسیر خاتم النبیین

از قلم

مولانا ابوالعطاء جالندھری

مکتبۃ الفرقان - ربوہ

قیمت فی نسخہ مجلد ۲ روپے صفحات ۲۵۶

سرخ نشان

رسالہ کے سرورق پر سرخ نشان اس بات کی علامت ہے کہ رسالہ الفرقان کے لئے آپ کا ادا کردہ چندہ اس شمارہ کے بعد ختم ہو گیا ہے ۔ آپ سے درخواست ہے کہ نئے سال کا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما کر ممنون فرمائیں ۔ اگر کسی وجہ سے آپ کا رسالہ کی خریداری جاری رکھنے کا ارادہ نہ ہو تو بھی بذریعہ خط اطلاع فرمائیں ۔ تا ہم ہمیں امید ہے کہ آپ الفرقان جیسے بلند پایہ مذہبی، تبلیغی اور علمی رسالہ کی خریداری کو ضرور جاری رکھیں گے ۔

آپ کی طرف سے کسی قسم کی اطلاع نہ آنے کی صورت میں اگلے ماہ کا رسالہ الفرقان آپ کی خدمت میں بذریعہ وی پی ارسال ہو گا ۔ ہمیں امید ہے کہ آپ یہ وی پی وصول فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے ۔

مینیجر ماہنامہ الفرقان

ربوہ ۔ ضلع جھنگ

جلد ۱۶
شمارہ ۲

ماہنامہ **الفرقان** ربوہ

شوال ۱۳۸۵ ہجری قمری
تبلیغ ۱۳۴۵ ہجری شمسی

فروری ۱۹۶۶ء

دینی، تربیتی اور تبلیغی مجلہ

الفرقان

ایڈیٹر

ابوالعطاء جالندھری

قواعد و ضوابط

۱۔ سالانہ چندہ پاکستان کے لئے چھ روپے مقرر ہے۔ غیر ممالک کے لئے تیرہ شلنگ جو پیشگی وصول ہونا ضروری ہے۔

۲۔ تاریخ اشاعت ہر انگریزی ماہ کی دس تاریخ مقرر ہے۔

۳۔ مقررہ تاریخ سے پندرہ روز تک رسالہ نہ پہنچنے کی شکایت پر رسالہ دوبارہ بھیجا جاتا ہے۔ بعد ازاں قیمتاً مل سکتا ہے۔

۴۔ جملہ مضامین ایڈیٹر کے نام اور جملہ رقوم مینیجر صاحب کے نام بھجوائی جائیں۔

۵۔ جوابی امور کیلئے جوابی کارڈ یا لفافہ بھجوایا جائے۔

ترتیب

- جماعت احمدیہ کا طغرائے امتیاز عظمتِ قرآن پاک کا قیام۔ — صفحہ ۲
- اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جھلک — صفحہ ۵
- کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام — صفحہ ۶
- انتخاب خلافت اور تبصرہ رسالہ معارف اسلام — صفحہ ۷
- شذرات — صفحہ ۹
- اہل مغرب کے جدید مذہبی زاویئے — صفحہ ۱۷
- تورات اور عالم آخرت کا تصور — صفحہ ۲۲
- صلیبی واقعہ کے انجیلی بیان پر تبصرہ — صفحہ ۳۰
- دلچسپ گفتگو
  — جناب مدیر المنبر کی چند تصریحات — — صفحہ ۳۳
- حاصلِ مطالعہ — صفحہ ۳۵
- لائبیریا سے ایک دلچسپ خط — صفحہ ۴۱
- پاکستانی افواج کے شاندار کارنامے — صفحہ ۴۳
- محاذوں کے چند مناظر — صفحہ ۴۹

درخواستِ دعا

الفرقان کے معاونین خاص یعنی دس سالہ خریداروں کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ اُن کے نام اگلے ماہ شائع ہو رہے ہیں۔ اب پانچ سال باقی ہیں۔ تین روپے بھیج کر شمولیت ہو سکتی ہے۔

مینیجر الفرقان۔ ربوہ

تفہیمات ربانیہ

مخالفین سلسلہ کے تمام چُنے ہوئے اعتراضات کے مکمل اور مسکت جوابات پر مشتمل آٹھ سو چوبیس صفحات کی کتاب ہے سفید کاغذ گیارہ روپے، اخباری کاغذ آٹھ روپے علاوہ محصولڈاک۔

مکتبہ الفرقان ربوہ

ضیاء الاسلام پریس ربوہ

تحریکِ احمدیت کا طغرائے امتیاز

عظمتِ قرآنِ پاک کا قیام

جماعتِ احمدیہ کے ایمان بالقرآن کے دس امتیازات

قرآن مجید وہ پہلی اور آخری آسمانی شریعت ہے جو ساری نسلِ انسانی کے لئے اور سارے زمانوں کے لئے نازل ہوئی اور جس نے دعویٰ فرمایا کہ انسانوں کی سب ضروریات کا حل اور ہر گمراہی کا علاج میرے پاس موجود ہے۔ تمام مذاہب کی قائم رہنے والی صداقتوں پر مشتمل ہوں اور کامل شریعت میں ہوں۔ یہ چودہ سو برس پیشتر جب ایک اَن پڑھ قوم میں اس کتاب کا نزول ہوا تو لوگ اس کے دعویٰ پر حیران تھے مگر زیادہ عرصہ نہ گزرا کہ اہلِ دنیا کو اعتراف کرنا پڑا کہ واقعی یہ کتاب مُردہ قوموں کو زندگی بخشنے والی اور اندھیروں میں بھٹکنے والوں کو آسمانی نور سے منور کرنیوالی ہے۔ یہ حالت اس وقت تک ہی رہی جب تک مسلمان قرآن پاک سے وابستہ رہے اور انہوں نے اس پر عمل کرنا اپنی زندگی کا نصب العین قرار دئیے رکھا۔ جب قرونِ وسطیٰ میں یہ حالت بدل گئی اور مسلمان قرآنی پیشگوئی وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا کے مصداق ہوگئے، وہ حدیثِ نبویؐ کے الفاظ میں صرف نام کے مسلمان بن گئے اور انکے درمیان قرآن مجید کے صرف الفاظ باقی رہ گئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرما کر تحریکِ احمدیت کو قائم فرمایا جو اسلام کی **نشأۃ ثانیہ** کا دوسرا نام ہے۔

تحریکِ احمدیت کے عظیم مقاصد میں سے ایک بڑا مقصد عظمت قرآن پاک کا قیام ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ اگر قرآنِ پاک کی حقیقی عظمت قائم نہ ہو تو اسلام کے دنیا پر غالب آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا نیز احمدیت کے دجالی طاقتوں کو مغلوب کرنے کا تصور تک نہیں ہو سکتا۔ سرورِ کونین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا "والقوۃ علیہ یومئذٍ بالقرآن فانّ شانہ بلاءٌ شدید" کہ اس کا مقابلہ اسوقت قرآن مجید کے ذریعہ ہی ہوسکے گا ورنہ اسکا فتنہ بہت ہی خطرناک ہے۔
(کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۶۳)

قرآن مجید کو ماننے کے سب مسلمان مدعی ہیں مگر قرآن مجید پر اور اس کی عظمتوں پر جو ایمان جماعت احمدیہ کو ہے وہ ایک بے نظیر اور بے مثال ایمان ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اپنی جماعت کو تعلیم دی ہے کہ "قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو کہ **تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔** جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان

پر مقدم رکھا جائیگا۔ **نوع انسان کیلئے رُوئے زمین پر**
اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن، اور تمام آدمزادوں کیلئے
اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔
سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ
رکھو اور اسکے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان
پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔" (کشتی نوح)

آج جماعت احمدیہ کے لئے قرآن مجید کی عظمت ایک
روشن حقیقت ہے۔ یُوں تو اسکے بہت سے پہلو ہیں مگر ہم سردست
بطور اختصار مندرجہ ذیل دس **امتیازات** کی طرف قارئین
کی توجہ مبذول کراتے ہیں۔

اوّل۔ جماعت احمدیہ کے نزدیک قرآن پاک کی کوئی
آیت، اس کا کوئی حکم اور اس کا کوئی حرف **منسوخ** نہیں ہوا
اور نہ ہو سکتا ہے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام
تحریر فرماتے ہیں:۔

"اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ
نہیں ہو سکتی جو احکامِ فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی
ایک حکم کا تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو۔" (ازالہ اوہام ص۱۷)

دوم۔ جماعت احمدیہ کے نزدیک قرآن مجید ایسی مدلّل اور
معقول کتاب ہے کہ اس نے اپنے ہر ایک دعویٰ کے لئے خود عقلی دلیل
بیان فرمادی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم نے اپنے منجانب اللہ ہونے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں صرف دعویٰ ہی نہیں کیا
بلکہ اس دعویٰ کو مضبوط اور **قوی دلیلوں** کے ساتھ
ثابت کر دیا ہے۔" (نور القرآن حصہ اول ص۱)

سوم۔ جماعت احمدیہ کے نزدیک قرآن مجید کی سُورتوں اور
آیتوں میں ترتیب موجود ہے، ہمارے نزدیک کسی عالم کا یہ حق نہیں کہ
وہ آیات یا آیات کے الفاظ میں خود بخود تقدیم و تاخیر قرار دے
حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم ظاہری ترتیب کا اشد التزام رکھتا
ہے اور ایک بڑا حصہ قرآنی فصاحت کا اسی سے متعلق
ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ترتیب کا ملحوظ رکھنا بھی وجوہ
بلاغت میں سے ہے بلکہ اعلیٰ درجہ کی بلاغت یہی ہے۔"
(تریاق القلوب ص۱۴۲ حاشیہ)

"ہم قرآن کی ترصیع اور ترتیب کو زیر و زبر نہیں
کر سکتے اور نہ اس میں اپنی طرف سے بعض فقرات ملا
سکتے ہیں۔ اگر ایسا کریں تو عنداللہ مجرم اور قابل
مواخذہ ہیں۔" (اتمام الحجۃ ص۱۵)

چہارم۔ جماعت احمدیہ کے اعتقاد میں قصص قرآنی
صرف گزشتہ واقعات ہی نہیں بلکہ انہیں پیشگوئیوں کے
رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ حضرت فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف میں جس قدر قصے بیان کئے
گئے ہیں ان کی تحریر سے صرف یہی غرض نہیں کہ گزشتہ
لوگوں کے نیک کام اور بدکام پیش کر کے ان کا انجام
سُنا دیا جائے تا وہ رغبت یا عبرت کا ذریعہ ہوں
بلکہ یہ بھی غرض ہے کہ ان تمام قصوں کو پیشگوئی کے
رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔" (چشمہ معرفت ص۱۴۵)

پنجم۔ جماعت احمدیہ کے نزدیک قرآن مجید کی زبان
یعنی عربی زبان کامل زبان ہے بلکہ **ام الالسنہ** ہے۔
حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"کامل کتاب کے لئے کامل بولی میں آنا ضروری تھا

کیونکہ کامل اور ناقص کا پیوند درست بیٹھ نہیں سکتا لہذا قرآن شریف عربی زبان میں اُترا جو اپنے ہر ایک پہلو کے رُو سے کامل ہے۔" (آریہ دھرم ص۶۰ حاشیہ)

"سبحان الّذی جعل العربیّۃ اُمّ الالسنۃ کما جعل مکّۃ اُمّ القریٰ و جعل رسولنا خاتم النبیّین۔" (انجام آتھم ص۲۵۸)

ششم۔ ہمارے عقیدہ اور تجربہ کے مطابق قرآن مجید نے انسانوں کی تمام **دینی ضرورتوں** کے متعلق کامل اور جامع تعلیم دیدی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے:-

"تمہاری تمام **فلاح** اور **نجات** کا سرچشمہ قرآن میں ہے کوئی بھی تمہاری ایسی **دینی ضرورت** نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔" (کشتی نوح ص۲۴)

"قرآن شریف کے بعد کسی کتاب کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں کیونکہ جس قدر انسان کی حاجت تھی وہ سب کچھ قرآن شریف بیان کر چکا۔" (چشمہ معرفت ص۸۲)

ہفتم۔ جماعت احمدیہ کے نزدیک مخالفین اسلام نے قرآن پاک کے جس جس مقام یا آیت پر اعتراض کیا ہے وہاں ہر جگہ روحانی معارف کا ایک خزانہ ہے۔ یہ خوش اعتقادی کی بات نہیں تجربہ شدہ صداقت ہے جسے ہر زمانہ میں آزمایا جا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

"قرآن کے ہر یک ایسے فقرہ کے نیچے ایک خزانہ ہے جس کو کافر دل کے ہاتھ مخالفانہ حربہ سے منہدم کر کے جھوٹ کے رنگ میں دکھلانا چاہتے ہیں۔" (اربعین نمبر۴ ص۱۵ حاشیہ)

ہشتم۔ جماعت احمدیہ کے نزدیک قرآن مجید حدیثوں پر بھی قاضی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:-

"یہ کہنا غلط ہے کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے اگر قرآن پر کوئی قاضی ہے تو وہ خود قرآن ہے۔ حدیث جو ایک ظنّی مرتبہ پر ہے قرآن کی ہرگز قاضی نہیں ہو سکتی۔" (کشتی نوح ص۹۵)

نہم۔ جماعت احمدیہ کے نزدیک قرآن مجید کے معارف اور حقائق غیر محدود ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں **غیر محدود معارف وحقائق** کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے اور ہر ایک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا ہے اسکی پوری مدافعت اور پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے۔" (ازالہ اوہام ص۳۰۹)

دہم۔ قرآن مجید کی روحانی تاثیرات کے بارے میں جماعت احمدیہ کا نہایت بلند اعتقاد ہے۔ اتباع قرآن سے انسان کو تمام روحانی انعامات مل سکتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ کا ارشاد ہے:-

"قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو۔ قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو۔" (کشتی نوح ص۲۴)

معزز قارئین! یہ اس عظمت کا خلاصہ ہے جو جماعت احمدیہ کے نزدیک قرآن مجید کو حاصل ہے۔ ہمارے لئے قرآن حکیم ایک زندہ کتاب ہے ایک کھلا ہوا صحیفہ ہے اسکی برکات جاری و ساری ہیں اسلئے ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ

"تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔"

وآخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین +

درس الحدیث

اخلاقِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جھلک

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا شَتَمَ اَبَا بَكْرٍ وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ یَتَعَجَّبُ وَ یَتَبَسَّمُ فَلَمَّا اَكْثَرَ رَدَّ عَلَیْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ فَغَضِبَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ فَلَحِقَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ یَشْتِمُنِیْ وَاَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَیْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ غَضِبْتَ وَقُمْتَ قَالَ كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ یَرُدُّ عَلَیْهِ فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَیْهِ وَقَعَ الشَّیْطَانُ ثُمَّ قَالَ یَا اَبَا بَكْرٍ ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلَمَةٍ فَیُغْضِیْ عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا اَعَزَّ اللّٰهُ بِهَا نَصْرَهٗ وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِیَّةٍ یُرِیْدُ بِهَا صِلَةً اِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا كَثْرَةً وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ یُرِیْدُ بِهَا كَثْرَةً اِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا قِلَّةً رواہ احمد۔ (مشکوٰۃ المصابیح صـــ ۴۳۳)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک شخص حضرت ابوبکرؓ کو بُرا بھلا کہہ رہا تھا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم قریب ہی بیٹھے تعجب کر رہے تھے اور آپؐ تبسم فرما رہے تھے۔ جب وہ شخص بہت بڑھ گیا تو حضرت ابوبکرؓ نے جواباً اُس شخص کے بعض الفاظ دُہرائے۔ اس پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور چلے گئے۔ حضرت ابوبکرؓ فوراً آپؐ کے پیچھے گئے اور عرض کی کہ اے رسولِ خدا! وہ شخص مجھے گالیاں دے رہا تھا اور آپ تشریف فرما تھے جب میں نے جوابی طور پر اُسکے بعض کلمات دُہرائے تو آپ ناراض ہو کر اُٹھ آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے آپ کے ساتھ ایک فرشتہ تھا جو آپکی طرف سے اُس شخص کو جواب دے رہا تھا جب آپ نے اسکو خود جواب دینا شروع کر دیا تو شیطان نے دخل دیدیا (فرشتہ چلا گیا اور میں بھی اُٹھ کر چل پڑا) پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکرؓ! تین باتیں برحق ہیں۔ اوّل یہ کہ جب کسی بندے پر ظلم ہوتا ہے اور وہ محض للہ اسکو برداشت کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی تائید و نصرت بڑھ چڑھ کر فرماتا ہے۔ دوم کبھی کسی شخص نے جود و سخا کا دروازہ نہیں کھولا تا اسکے ذریعہ خدا کا قرب حاصل کرے اور صلہ رحمی کا فرض ادا کرے مگر خداوند تعالیٰ اسے بہتات میں بڑھاتا ہے۔ سوم جو شخص مال جمع کرنے کے ارادے سے سوال کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی تنگدستی کو اور بڑھا دیتا ہے۔"

تشریح۔ اِس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کا ذکر بھی ہے اور حضورؐ کے کلماتِ طیبات بھی بیان ہیں۔ آپؐ چاہتے تھے کہ لوگ مظلوم بننا منظور کر لیں مگر خود کوئی ایسا اقدام نہ کریں جس سے باہمی شقاق پیدا ہو یا اس میں اضافہ ہو جائے۔ آپ کی روح یہی پسند کرتی تھی کہ آپؐ کے اُمتی دوسروں کو دینے والے ہوں دوسروں کے آگے دستِ سوال دراز کرنیوالے نہ ہوں۔ آپؐ نے ساری عمر انتہائی جُود و سخاوت سے کام لیا۔ آپ نے کسی سائل کے سوال کو رد نہیں فرمایا مگر مسلمانوں کے لئے آپؐ کی یہی خواہش تھی کہ انہیں سوال کی نوبت نہ آئے۔ صلی اللہ علی النبی وآلہٖ وسلم۔

کلماتِ طیّبات

قبولیّتِ دُعا کی بنیادی شرط

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

"جب تُو دعا کے لئے کھڑا ہو تو لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ تب تیری دُعا منظور ہوگی اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا جو ہم نے دیکھے ہیں اور ہماری گواہی رویت سے ہے نہ بطور قصہ کے۔ اس شخص کی دُعا کیوں کر منظور ہو اور خود کیونکر اس کو بڑی مشکلات کے وقت جو اس کے نزدیک قانونِ قدرت کے مخالف ہیں دعا کرنے کا حوصلہ پڑے جو خدا کو ہر ایک چیز پر قادر نہیں سمجھتا۔ مگر اے سعید انسان تُو ایسا مت کر۔ تیرا خدا وہ ہے جس نے بے شمار ستاروں کو بغیر ستون کے لٹکا دیا اور جس نے زمین آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا۔ کیا تُو اس پر بدظنی رکھتا ہے کہ وہ تیرے کام میں عاجز آجائے گا۔ بلکہ تیری ہی بدظنی تجھے محروم رکھے گی۔ ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ مَیں کیا کروں اور کس طرح اس خوش خبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دَف سے مَیں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے۔ تا لوگ سُن لیں اور کس دَوا سے مَیں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھُلیں"۔

(کشتی نوح)

انتخاب خلافت اور شیعہ رسالہ معارف اسلام

اعتراضات کے جوابات

شیعہ ماہنامہ معارفِ اسلام (لاہور) جنوری ۱۹۹۶ء میں ایک ادارتی نوٹ "خدائی عہدے بندوں کے مشورہ اور انتخاب کے محتاج نہیں" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ فاضل مدیر لکھتے ہیں "حال ہی میں جماعت احمدیہ کے دینی رہنما کے انتقال کے بعد ان کا نیا دینی رہنما مجلس شوریٰ کے ذریعہ منتخب کیا گیا" اس انتخاب پر ایڈیٹر صاحب کو یہ اعتراض ہے کہ "خلیفہ یعنی دینی رہنما اگر خدائی عہدہ ہے تو خدائی کاموں میں بندوں کو کیا دخل؟" پھر مزید لکھتے ہیں کہ "دینی رہنما اپنے فطری صفات اور اپنے علم و عمل یعنی کردار کی بنا پر ہوتے ہیں نہ کہ لوگوں کے ووٹوں سے دینی رہنمائی کی تشکیل ہوتی ہے۔" (صـ۸)

اس مرحلہ پر اگر فاضل مدیر نے تیرہ سو سال پیشتر اسلام کے دورِ اوّل میں انتخابِ خلفاء پر نظر دوڑائی تو آپ نے تحریر فرما دیا کہ:-

"جماعت قادیان کے حالیہ انتخابِ خلیفہ کے متعلق وہ بطور جواز بعد از رسولؐ انتخابِ خلافت یا رسالت کی مثال پیش کر سکتے ہیں۔"

لیکن تھوڑی دور چل کر آپ اس وجہِ جواز سے یوں اختلاف فرماتے ہیں:-

"رسولؐ کے بعد تو خواہ کسی بھی طریقہ سے ہوا انتخاب اسلئے کیا گیا کہ مملکت قائم کرنا تھا اور انتظامِ مملکت مسلمین چلانے کے لئے رئیسِ مملکت منتخب کرنا تھا۔ یہاں کونسی حکومت یا ریاست ہے؟" (صـ۹)

اس اقتباس سے یہ تو ظاہر ہوتا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد شیعہ صاحبان کے نزدیک بھی انتخاب کی ضرورت تھی کیونکہ اسوقت اسلامی مملکت قائم تھی۔ اسکے لئے رئیسِ مملکت کا وجود ضروری تھا اور یہ کام اس وقت انتخاب سے ہی ہو سکتا تھا کیونکہ قبل ازیں کوئی رئیسِ مملکت نامزد نہیں کیا جا چکا تھا اور یہ بات اس انتخاب کے لئے صحیح وجہ جواز تھی۔ اگر شیعہ صاحبان کے نزدیک اس اسلامی مملکت کا کوئی رئیسِ مملکت نامزد کیا جا چکا تھا تو ظاہر ہے کہ اس صورت میں انتخاب کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا، انتخاب کی ضرورت تبھی ہوتی ہے اور انتخاب کا سوال اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب پہلے سے نامزدگی موجود نہ ہو۔ پس اس اقتباس میں شیعہ مدیر صاحب نے تسلیم فرما لیا ہے کہ چونکہ وصالِ نبوی کے وقت رئیسِ مملکت پہلے سے نامزد نہ تھا اسلئے مسلمانوں کا اپنے لئے رئیسِ مملکت انتخاب کرنا جائز تھا۔

ہماری گزارش یہ ہے کہ بے شک ہماری کوئی دنیوی مملکت نہیں ہے مگر ہماری ایک روحانی جماعت ہے، ایک دینی تنظیم ہے۔ کوئی روحانی جماعت اور کوئی دینی تنظیم بجز امام اور پیشوا کے قائم نہیں رہ سکتی۔ یہ امام جب نبی کے وصال کے بعد یا خلیفہ کی وفات کے بعد منتخب کیا جاتا ہے تو اسے خلیفہ کہتے ہیں۔ وہ اگرچہ مومنوں کے انتخاب سے مقرر ہوتا ہے مگر اسے خدائی انتخاب کہتے ہیں اور یہ

بات ہم نہیں کہتے بلکہ سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ نے فرمائی ہے۔ آپ نے اپنی امامت اور خلافت کے برحق ہونے پر حضرت معاویہؓ کو یوں تحریر فرمایا کہ :-

"اِنَّہٗ بَایَعَنِی الْقَوْمُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا اَبَابَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ عَلٰی مَا بَایَعُوْھُمْ عَلَیْہِ فَاِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی رَجُلٍ وَسَمَّوْہُ اِمَامًا کَانَ ذٰلِکَ لِلّٰہِ رِضًی" (نہج البلاغہ مصری ص۱۰۸)

ترجمہ "میری بیعت اُن لوگوں نے کرلی ہے جنہوں نے حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کی بیعت کی تھی اور اسی صورت اور انہی شرائط پر کی ہے جن پر انہوں نے ان خلفاء کی بیعت کی تھی۔ بات یہ ہے کہ یہ لوگ (جماعت صحابہؓ) اگر کسی شخص پر متفق ہوجائیں اور اسے امام قرار دے لیں تو یہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی ہی رضامندی ہوتی ہے"

ہمارا یقین ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے اس ارشاد کے پڑھنے کے بعد فاضل مدیر کو اپنے اعتراض کی غلطی تسلیم کرنی پڑیگی۔ پس دورِ اوّل کا انتخابِ خلافت بھی درست اور منشاء خداوندی کے مطابق تھا اور اس دور میں بھی انتخابِ خلافت بالکل درست اور خدائی انتخاب ہے —— یہ بات سمجھ سے بالا ہے کہ فاضل مدیر کو مجلسِ شوریٰ پر کیا اعتراض ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَاَمْرُھُمْ شُوْرٰی بَیْنَھُمْ۔ تو اگر جماعت احمدیہ میں خلیفہ کا انتخاب مجلس شوریٰ کے ذریعے کیا گیا تو یہ تو عین قرآن مجید کے مطابق ہے اس پر اعتراض کیسا؟ ہمارے نزدیک فاضل مدیر کی یہ بات تو بالکل درست ہے کہ "دینی رہنما اپنے فطری صفات اور اپنے علم و عمل یعنی کردار کی بنا پر ہوتے ہیں" ہم اسے صحیح مانتے ہیں مگر یہ بات سراسر بے جوڑ اور بالکل غیر منطقی ہے کہ ان فطری

صفات اور اس اعلیٰ کردار کے بارے میں اگر مومنوں نے اپنی رائے ظاہر کردی تو وہ رہنما ان خوبیوں سے فوراً محروم قرار پاجائیگا۔ دعویٰ اور دلیل میں آخر کچھ تو ربط ضروری ہے۔ باقی یہ تو کوئی بھی نہیں کہتا کہ بغیر فطری صفات اور کردار کے محض ووٹوں سے کوئی روحانی خلیفہ ہوسکتا ہے۔

فاضل مدیر معارفِ اسلام نے آخر میں پوچھا ہے کہ "کیا موجودہ زمانہ کے لوگ کسی کو الیکشن کے ذریعے مہدی موعود بناسکتے ہیں جبکہ یہ دینی عہدہ ہے؟" جواباً گزارش ہے کہ مہدی موعود کا مقام ماموریت کا مقام ہے اور وہ شیعہ سنّی ہر دو کے نزدیک آیت ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی کا مصداق ہے اسلئے اس کے انتخاب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ باقی رہا یہ سوال کہ اگر نبی یا مامور کا تقرر خود خدا تعالیٰ براہِ راست اپنی خاص وحی سے کرتا ہے تو خلیفہ کا انتخاب کیوں جائز ہے کیا "خدائی کاموں میں بندوں کا دخل ہوتا ہے؟" سو اس کا جواب یہ ہے کہ نبی اور خلیفہ کے مقام میں بہت فرق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کام اور اسکے بنائے ہوئے رشتے دو قسم کے ہیں (۱) جن میں انسانوں کا مطلقاً کوئی دخل نہیں ہوتا جیسے باپ اور بیٹے کا رشتہ ہے اس میں انسانی انتخاب کا قطعاً کوئی دخل نہیں (۲) جن میں انسانوں کا بھی دخل ہوتا ہے جیسے میاں بیوی کا رشتہ ہے۔ یہ رشتہ بھی جَعَلَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا کے مطابق اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق ہوتا ہے مگر آیت قرآنی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ کے مطابق اس کا تقرر انتخاب سے ہوتا ہے —— آیاتِ قرآنی میں بار بار ذکر ہوا ہے کہ کھیتی باڑی 'زراعت'۔ بچوں کی ولادت وغیرہ صرف اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتی ہے مگر ظاہر ہے کہ ان میں انسانوں کے اپنے اعمال کا بھی ایک معین حد تک دخل ہے پس عالَمِ روحانیت میں نبوت کا تقرر محض اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے اسمیں انسانوں کے قول و عمل کا کوئی دخل نہیں ہوتا مگر خلافت کا تقرر مومنوں کے انتخاب سے اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے ہوتا ہے۔ پس خلافت کا معاملہ بلاشبہ خدائی فعل ہے مگر اسمیں بندوں کا بھی دخل ہے آخری فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی فرماتا ہے۔ امید ہے کہ مدیر معارفِ اسلام ہماری معروضات پر ٹھنڈے دل سے غور کریں گے ٭

شذرات

(۱)

بیرونِ ملک اشاعتِ اسلام کا کام

جماعت احمدیہ کی اشاعتِ اسلام کے لئے مساعیٔ جمیلہ کے بارے میں اب دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کوششوں کے ثمرات کو دیکھ کر دوسرے سمجھدار مسلمانوں میں شدید احساس پیدا ہو رہا ہے۔ ہفت روزہ شہاب لاہور کے اخبار رمزی صاحب "کچھ غمِ دوراں" کے زیرِ عنوان ملکی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"ہم اسی غم و غصہ میں پرانے بیچوان کی طرح پیچ و تاب کھا رہے تھے کہ ایک اور خبر پر نظر پڑی۔ یہ ربوہ کے سالانہ جلسہ کے متعلق تھی۔ اس میں بتایا گیا تھا کہ جلسہ وزارتِ مالیات کے سیکرٹری جناب ایم۔ ایم احمد کی صدارت میں ہوا اور عالمی عدالت کے جج چودھری محمد ظفراللہ خان صاحب نے اس میں تقریر فرمائی۔ خبر کا لبِ لباب یہ تھا کہ چودھری محمد ظفراللہ خان لندن میں یورپی مسلمانوں کی پہلی کنونشن میں شریک ہوئے تھے انہوں نے بتایا ہے کہ سویڈن، ڈنمارک، جرمنی، ہالینڈ، انگلینڈ اور دوسرے کئی علاقوں کے مسلمان اس میں شامل ہوئے تھے۔ یہ سب سچے اور پکے مسلمان ہیں۔ چودھری صاحب نے فرمایا کہ بیرونِ ملک پڑھے لکھے اور تربیت یافتہ لوگوں کو تبلیغِ اسلام کے لئے روانہ کرنا چاہیئے۔ یہ خبر پڑھنے کے بعد ہمارے غصے کا بیچوان الٹا پیچ کھانے لگا یعنی ہم یہ سوچنے لگے کہ ہم سے تو یہی لوگ اچھے جو کم از کم یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ تعلیم یافتہ مشنریوں کو بیرونِ ملک اشاعتِ اسلام کے لئے بھیجنا چاہیے۔ یہ الگ بات ہے کہ یہ کس قسم کے اسلام کی اشاعت کرتے ہیں۔ ہم لوگ تو اس بات کا وہم و گمان بھی نہیں کر سکتے کہ ہم لوگ آئندہ کسی صدی میں بیرونِ ملک اس اسلام کی اشاعت کر سکیں گے جو ہمیں جان و دل سے عزیز ہے۔ ہم نے تو تبلیغی سرگرمیوں کا مفہوم فرقہ دارانہ بحث و تمحیص سمجھا ہے اور اسی کام میں مصروف

رہ کر اپنی دنیا اور عاقبت کو نہ جانے
سنوارتے ہیں یا بگاڑتے ہیں۔"
(شہاب لاہور ۲۶ر دسمبر ۱۹۶۵ء ص ۸)

الفرقان:- ان تأثرات کا آخری حصہ فرقہ دارانہ بحثوں کو ہوا دینے والے علماء کے لئے خاص طور پر قابلِ غور ہے۔ جماعت احمدیہ میں اشاعتِ اسلام کا یہ قابلِ رشک جذبہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی صداقت پر بھی گواہ ہے کیونکہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔

——(۲)——

قلم کا جہاد افضل جہاد ہے

شیعہ ماہنامہ فخر النساء لاہور لکھتا ہے:-

"ہمارے رسولؐ کا فرمان ہے کہ
حق کے لئے قلم چلانے والا مجاہد
حقیقی ہے اور اس کی یہ محنت سینکڑوں
نمازوں، حجوں، زیارتوں سے افضل
ہے۔ نماز، روزہ، حج، زیارت انسان
کو ذاتی فائدہ پہنچاتے ہیں اور قلم کا
جہاد ہزاروں کو اسلام کی روشنی
دکھلاتا ہے۔" (ماہنامہ فخر النساء
لاہور دسمبر ۱۹۶۵ء، جنوری ۱۹۶۶ء ص ۱)

الفرقان:- یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اب قلم کے جہاد کی افادیت کو تسلیم کیا جانے لگا ہے ورنہ شروع شروع میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قلم کے جہاد کا ذکر فرمایا تھا تو علماء تک اسے قابلِ اعتناء نہ سمجھتے تھے۔

——(۳)——

ہر سال جبرئیل کا نزول

بہت سے مسلمانوں کو مغالطہ دیا گیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جبرئیل کا نزول زمین پر ناممکن ہے اور وہ کسی صورت اب زمین پر نازل نہیں ہو سکتے۔ حالانکہ بات صرف اتنی تھی کہ نئی شریعت والی وحی کا چونکہ اب امکان نہیں اسلئے تشریعی وحی لے کر حضرت جبرئیل کا زمین پر نزول ممتنع ہے مگر اللہ تعالیٰ کے عام محبت والے پیغامات لیکر ان کا زمین پر آنا بند نہیں ہے۔ رمضان المبارک میں ہر سال **لیلۃ القدر** ہوتی ہے اور احادیثِ نبویہ میں صراحت ہے کہ کم از کم اس رات جبرئیل کا نزول ضرور ہوتا ہے۔ ہفت روزہ خدام الدین لاہور میں لکھا ہے:-

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو جبرئیل
علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت
سمیت نازل ہوتے ہیں۔ ہر اس بندے
کے لئے دعا کرتے ہیں خواہ کھڑا ہونے والا
ہو یا بیٹھنے والا ہو جو اللہ عزّ وجلّ کا
ذکر کر رہا ہو۔"

{ہفت روزہ خدام الدین
لاہور ۲۸ر جنوری ۱۹۶۶ء
ص ۳}

(۴)

عید کی حقیقی خوشی حاصل کرنے کا طریق

فاضل مدیر الاعتصام لاہور لکھتے ہیں:۔

"اگر ہم عید کی حقیقی خوشی سے متمتع ہونا چاہتے ہیں تو ہمارا فرض اولین ہے کہ ہم اپنے عقائد کو کتاب اللہ کے مطابق ڈھالیں۔ اس کی خدمت کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کر دیں اور اس کی مسلسل نشر و اشاعت سے عہدہ برآ ہونے کے لئے لائحہ عمل مرتب کریں۔ پورے معاشرے میں اس کی تعلیم عام ہو اور ہماری زندگی کا کوئی جزو ایسا نہ ہو جس میں قرآن کا پیش کردہ لائحہ عمل صاف نظر نہ آرہا ہو" (الاعتصام لاہور ۱۴ جنوری ۶۶ء صفحہ ۲)

الفرقان: بات تو بالکل سچی ہے مگر قابل غور امر یہ ہے کہ یہ صورت کب پیدا ہوگی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ کہ ہم نے قرآن مجید کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ سوچنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے لائحہ عمل کو جاری کرنے کے لئے کیا طریق اختیار کرتا رہا ہے اور آج اس نے کیا طریق اختیار فرمایا تاکہ مسلمانوں کو عید کی حقیقی خوشی حاصل ہو؟

(۵)

کیا شیعہ واقعی "مُردہ جماعت" ہے؟

شیعہ آرگن فخر النساء لاہور لکھتا ہے:۔

"ہم کو بھی خدا نے دماغ اور قلم دیا ہے گو ایک مُردہ جماعت سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ مُردہ اس طرح کہ شیعہ جماعت میں کوئی تنظیم و تبلیغ کا صحیح طریقہ کار بھی نہیں ہے اور نہ ہی غیر شیعہ کی طرح کوئی مخلص کارکن موجود ہے۔ یہاں تو صرف پارٹی بازی و بغض و حسد کی آگ نے ان کو جہنم میں پہنچا دیا ہے" (ماہنامہ فخر النساء لاہور صفحہ ۱۱ دسمبر ۱۹۶۵ء)

الفرقان:۔ اس بارے میں دوسرے شیعہ اخبارات کیا کہتے ہیں؟

(۶)

حکومت سعودی اور بے پردگی و شراب

شاہ فیصل نے حال میں ہی حکمنامہ جاری کیا ہے کہ آئندہ سعودی سفراء اپنی بیویوں کو مجالس میں نہ لیجایا کریں اور نہ ہی اپنی دعوتوں میں شراب پیش کیا کریں۔ یہ حکم اگرچہ بہت دیر سے جاری ہوا ہے مگر تاہم اب بھی قابل تقلید ہے۔ اس سلسلہ میں ذیل کا

اقتباس قابل ملاحظہ ہے۔ لکھا ہے:-

"شیخ حافظ وہاب مجموعی طور پر ۲۰ سال سے برطانیہ میں سعودی عرب کے سفیر ہیں۔ شروع سے ان کی بیگم تمام تقریبوں اور دعوتوں میں شریک ہوتی تھیں۔ جب وہ ملکہ الزبتھ کی دعوت (دسمبر ۱۹۶۵ء) میں نظر نہ آئیں تو ملکہ کے افسر مہمانداری نے سعودی سفیر سے ان کی غیر موجودگی کے بارے میں استفسار کیا تو اس پر شیخ حافظ وہاب نے انہیں شاہ فیصل کے احکامات سے آگاہ کر دیا ..... سعودی سفیر نے بتایا کہ ان کے سفارت خانے کا کوئی شخص شراب کو ہاتھ نہیں لگاتا البتہ ہم جو دعوتیں دیتے تھے ان میں مہمانوں کو شراب کے جام پیش کئے جاتے تھے اب یہ سلسلہ بھی بند کر دیا جائے گا۔" (تنظیم اہلحدیث لاہور ۷ جنوری ۱۹۶۶ء ص۱)

(۷)

بہائی بہاء اللہ کو نبی و رسول نہیں بلکہ الٰہ اور رب مانتے ہیں

ناواقف لوگ یہی لکھتے رہتے ہیں کہ بہاء اللہ کا دعویٰ نبوت کا تھا۔ حالانکہ یہ بالکل غلط بات ہے۔ شروع شروع میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بھی ایسا ہی کہتے تھے۔ علامہ اقبال مرحوم نے بھی ایسا ہی لکھا ہے مگر یہ سب ناواقفیت کے کرشمے ہیں۔ بہائی لوگ دورِ نبوت کو ختم سمجھتے ہیں اور بہاء اللہ کو ربوبیت کے مقام پر مانتے ہیں۔ ایک تازہ اقتباس درج ذیل ہے۔ لکھا ہے:-

"دَورِ نبوت ختم ہُوا لیکن خدا کی مالکیت و ربوبیت ختم نہیں ہوئی نہ کبھی ختم ہوگی۔ اب نبوت و رسالت کے نام سے نہیں مالکیت و ربوبیت کے نام اور مقام سے خداوندِ عالم تجلیات دکھاتا ہے اور دکھائے گا۔ اِس دَورِ اعظم میں نبوت و رسالت یا نبیؐ رسول کی اصطلاح جاری نہیں بلکہ تجلی الٰہی کی اعظمیت کے لحاظ سے اس دَورِ اعظم کا نام یوم اللہ ہے۔"
(بہائی میگزین لاہور جنوری فروری ۱۹۶۶ء ص۱۳)

(۸)

کیا ایسے الزامی جواب سے کوئی توہین نہیں ہوتی؟

شیعہ رسالہ فخر النساء لکھتا ہے:-

"کسی عیسائی نے ہمارے ایک عالم دین سے پوچھا کہ جب تم مسلمان لوگ کہتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند تعالیٰ کے حبیبِ خاص

ہیں تو کیا وجہ ہے کہ جب لشکرِ یزید
نے آپ کے نواسے امام حسین علیہ السلام
اور ان کے رفقاء اور عزیز و اقارب
کو شہید کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے خدا سے ان کو بچانے
کے لئے نہ کہا ؟ ہمارے عالم نے
برجستہ جواب دیا کہ آپ نے خدا
سے سوال تو کیا تھا لیکن انہوں نے
دیکھا کہ اللہ تعالیٰ خود اپنے گلے میں
پگڑی ڈالے بھاگا بھاگا پھرتا ہے
اور کہنے لگا کہ دیکھو یہودیوں نے
تو میرے اکلوتے بیٹے (حضرت عیسیٰ)
کو سُولی پر چڑھا دیا اور میں جانہ سکا
اب میں تمہارے نواسے کو کیا کروں ؟"
(ماہنامہ فخر النساء جنوری ۱۹۶۶ء صفحہ ۲۵)

الفرقان :- ہم صرف اتنا دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ کیا علماء شیعہ و علماء اہلسنت کے نزدیک اس قسم کے الزامی جواب سے کوئی توہین تو نہیں ہوتی ؟

(۹)

بھارتی مسلمانوں کی حالتِ زار کا مرثیہ

اخبار تنظیم اہلحدیث کی مندرجہ ذیل سطور انتہائی رنج سے پڑھی جانے کے قابل ہیں۔ " ایصالِ ثواب کیلئے قرآن خوانی" کی غیر شرعی رسم اب کہاں تک پہنچ گئی ہے۔ لکھا ہے :-

" بھارتی مسلمانوں نے جن میں علماء
اور صلحاء بھی تھے آنجہانی شاستری
کی روح کو ایصالِ ثواب کے لئے
قرآن خوانی کی ہے اور ان کیلئے
بخشش و مغفرت کی دعائیں بھی
کی ہیں۔ اس سے غرض بھارتی
مسلمانوں کی تضحیک نہیں ہے بلکہ
ان کی حالتِ زار کا مرثیہ ہے "
(تنظیم اہلحدیث لاہور ۲۸ جنوری
۱۹۶۶ء صفحہ ۴)

(۱۰)

شیعہ غلو کی خطرناک صورت

شیعہ رسالہ فخر النساء لکھتا ہے :-

"کتب تواریخ شاہد ہیں کہ خود
جناب رسول مقبولؐ نے آپ کو
مدد کے لئے پکارا۔ آپ کا پکارنا
تھا کہ منٹوں میں حضرت علی رضؓ نے
پہنچ کر مدد کی "
(فخر النساء لاہور دسمبر ۱۹۶۵ء صفحہ ۳۸)

الفرقان :- حضرت علی کرم اللہ وجہہ سب مسلمانوں کے نزدیک مقدس بزرگ ہیں۔ ساری اُمّتِ مُسلمہ انہیں خلیفہ برحق مانتی ہے اور ان کا احترام کرتی ہے۔ شیعہ صاحبان خلفاء راشدین ثلاثہ سے بغض کے باعث حضرت علیؓ کے بارے میں غلو سے کام

لیتے ہیں۔ مگر جس خطرناک غلو کا اظہار شیعہ رسالہ کے مندرجہ بالا اقتباس میں کیا گیا ہے وہ سخت افسوسناک ہے جس سے سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین ہو رہی ہے۔ حضرت علیؓ کتنے بھی اعلیٰ مقام پر ہوں مگر ان کا سارا مرتبہ حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان کا نتیجہ ہے۔ سمجھدار شیعہ حضرات کو اس قسم کے غلو کے خلاف خود آواز بلند کرنی چاہیئے۔

—(۱۱)—

پادری صاحبان یاس و ناامیدی کا شکار ہیں

جریدہ اخوت (لاہور) نے یسوع مسیح کے پیش کردہ مستقبل کے نقشہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

"ہم بین الاقوامی تعلقات یا دنیا کی مستقل بہتری یا اصلاح کی توقع نہیں کر سکتے۔ آسمان کی بادشاہی کی اس جانب باہمی بدگمانیاں اور غلط فہمیاں کبھی دور نہیں ہو سکتیں۔ زمانہ کے آخر تک لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہیں حضرت انسان کا حصہ بنی رہیں گی"

(اخوت لاہور فروری ۱۹۶۶ء)

الفرقان:- لیکن مسیحیت کے خلاف اسلام نوعِ انسان کو امید و مسرت کا پیغام دیتا ہے اسلامی پیشگوئیوں کے مطابق آدم زادوں کے لئے عالمگیر اخوت اور امن و سلامتی کا دور آنے والا ہے اور آخرکار غلط کار انسان خدا کی طرف جھکیں گے اور آسمانی روحانی بادشاہت بھی زمین کے کونے کونے پر قائم ہوگی۔ اسلام اور عیسائیت کے نقطۂ نگاہ میں کتنا فرق ہے؟

—(۱۲)—

یاجوج و ماجوج کون ہیں اور کہاں ہیں؟

ایک صاحب نے مدیر رسالہ تعلیم القرآن راولپنڈی سے سوال کیا کہ:-

"جتنی روایتیں آجکل قوم یاجوج و ماجوج کے متعلق سنی جاتی ہیں ان روایات اور سائنسی علوم کے اس ترقی یافتہ دور میں خاصا تضاد معلوم ہوتا ہے...... مفصل تبصرہ فرما دیں کہ وہ قوم کیا ہے؟ کہاں ہے؟"

جو جواب دیا گیا ہے اس کا خلاصہ یوں ہے کہ:-

"نام کی تبدیلیوں سے بہت اشکالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ آجکل یاجوج ماجوج کے نام متبدل ہیں اور اس کے متعلق بھی اگر معلومات زیادہ درکار ہوں تو تفسیر بیان القرآن یا ترجمان القرآن یا حقانی کا یہ مقام دیکھیں" (تعلیم القرآن فروری ۱۹۶۶ء صفحہ ۶۰)

الفرقان :- جواب تو یوں دینا چاہیئے
تھا کہ یاجوج و ماجوج کا ماخذ اجیج ہے جو آگ کے
شعلے کے لئے مستعمل ہے ۔ یہ دونوں قومیں آخری
زمانہ میں آگ سے کام لینے والی اور ہمہ گیر غلبہ رکھنے والی
تھیں ۔ ان سے مراد روس اور انگریز و امریکن ہیں ۔
ان کا خروج مسیح موعودؑ کے ظہور کی علامت تھی جو
پوری ہوگئی ہے ۔ علامہ اقبال بھی کہہ گئے ہیں ؎

کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام
چشم مسلم دیکھ لے تفسیر حرفِ یَنْسِلُوْن

(بانگ درا صفحہ ۳۳۲)

(۱۳)

نعرۂ اللہ اکبر مسلمانوں کا مشترک نعرہ ہے

شیعہ رسالہ معارف اسلام لکھتا ہے :-
"راجستھان سے لیکر آزاد کشمیر تک
کا سارا محاذ یا علی کے نعروں سے
گونج اٹھا ۔ جب تک یہ جنگ رہی
ہر ایک منقار زیر پر رہا ۔ مگر جونہی
فائر بندی کی خبر نشر ہوئی قلمی جنگ
کے مجاہدین اپنے مورچوں سے باہر
نکل آئے اور حسب سابق یا علی کے
نعرے پر اعتراض کرنے لگے ۔ ان
میں ماہنامہ فاران، ہفت روزہ
تنظیم اہلحدیث، ہفت روزہ المنبر،
اور الاعتصام پیش پیش
ہیں " (معارف اسلام - لاہور
جنوری ۱۹۶۶ء صفحہ ۲)

الفرقان :- سب مسلمان فرقوں کا ایک مشترک
نعرہ، نعرۂ تکبیر ہے ۔ ایسے موقعوں پر جب سب
فرقوں کے لوگ کسی قومی یا ملکی کام میں شریک ہوں
تو نعرۂ اللہ اکبر ہی بلند ہونا چاہیئے ۔

اہلسنت اور شیعہ صاحبان میں جو اختلافات
ہیں ان میں سے ایک حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
استمداد کا معاملہ بھی ہے ۔ اہل توحید کے نزدیک
اللہ کے سوا کسی سے مدد مانگنا آیت اِیَّاکَ
نَسْتَعِیْنُ کے خلاف ہے اسلئے وہ یا علی کے
نعرہ کو درست نہیں سمجھتے ۔

شیعہ صاحبان کا یہ اعتراض ہرگز درست نہیں کہ
چونکہ دوسرے جرائد نے جنگ کے دوران اس
نعرہ پر اعتراض نہیں کیا تھا اب بھی انہیں اس پر
اعتراض کرنے کا حق نہیں ۔ جنگ کے وقت کی ان
جرائد کی خاموشی تو ان کی عقلمندی اور حب الوطنی کی
دلیل بن سکتی ہے ۔

ہماری رائے یہ ہے کہ جنگ کے وقت کسی
قسم کے اختلافی معاملہ کو اٹھانا درست نہیں ۔ حکومت
پاکستان کو چاہیئے کہ جملہ فرقوں کے باہمی مشورہ سے
نعرۂ اللہ اکبر کو متحدہ نعرہ قرار دے اور دوسرے
ملکی نعروں کی ترویج کا انتظام کرے ۔ شیعوں اور
سنیوں کے اپنے اپنے عقائد اور نعرے اپنی اپنی جگہ
پر ہیں ان میں جبری مداخلت جائز نہیں ۔ امید ہے کہ

شیعہ صاحبان اس موقعہ پر مزید دانشمندی کا ثبوت دینگے۔

(۱۴)

فرقہ ناجیہ کونسا فرقہ ہے؟

ماہنامہ تعلیم القرآن لکھتا ہے :-

"فرقہ ناجیہ کی تعیین اور تخصیص خود حدیث میں موجود ہے چنانچہ صحابہ کرام نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ من ھی یارسول اللہ، تو آپ نے جواب میں فرمایا ما انا علیہ واصحابی۔ اور بعض روایات میں ہے وھی الجماعۃ۔ پس جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کی سنت پر چلنے والا ہے وہ ناجی ہے خواہ وہ حنفی ہو یا شافعی، مالکی ہو یا حنبلی۔ اور یہ چاروں امام برحق ہیں۔ ان کی تقلید صحابہ کرام کی تقلید ہے۔" (تعلیم القرآن راولپنڈی فروری ۱۹۶۶ء صفحہ ۱۲)

الفرقان :- اس اقتباس میں گروہ مقلدین کو فرقہ ناجیہ قرار دیا گیا ہے اور اہلحدیثوں اور شیعوں اور دیگر فرقوں کو فرقہ ناجیہ سے خارج قرار دیا گیا ہے، حالانکہ اگر یہی بات تھی کہ حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی لوگوں میں سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی سنت پر چلے وہ ناجی ہے تو یہ حکم عام ہے اس میں اہلحدیث، شیعہ اور احمدی سب شامل ہیں صرف مقلدین کی تخصیص کیوں کی گئی ہے؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے سچے متبعین کی خاص امتیازی علامت آیت اُدْعُوا اِلَی اللّٰہِ عَلٰی بَصِیْرَۃٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ (یوسف) میں دعوت الی اللہ اور تبلیغ اسلام بتائی گئی ہے۔ نیز حدیث کی روایت و ھی الجماعۃ سے یہ بھی ظاہر ہے کہ وہ متفرق افراد نہیں ہوں گے بلکہ ایک جماعت ہوگی اور ان کا ایک واجب الاطاعت امام ہوگا۔

ظاہر ہے کہ یہ دونوں امتیازی باتیں سوائے جماعت احمدیہ کے کسی اور فرقہ کو حاصل نہیں خواہ وہ مقلدین ہوں، شیعہ ہوں یا اہلحدیث ہوں۔ یہ علامتیں صرف جماعت احمدیہ میں پائی جاتی ہیں۔ پس جماعت احمدیہ ہی فرقہ ناجیہ ہے۔

یہ بھی امر واقع ہے کہ جس طرح اشاعت اسلام جماعت احمدیہ کا طغرائے امتیاز ہے اسی طرح آج کے زمانہ میں الجماعۃ کہلانے کی مستحق بھی یہی جماعت ہے کسی اور فرقہ کی ایسی تنظیم نہیں ہے کہ وہ ایک امام کے ماتحت ہوں۔ گویا جماعت احمدیہ بہتر فرقوں میں سے ایک ہی الجماعت اور ایک ہی دعوت اسلام میں ممتاز ہے۔ پس حدیث کی علامات کے مطابق فرقہ ناجیہ جماعت احمدیہ ہے۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

اہلِ مغرب کے جدید مذہبی زاویے!

"دہریہ عیسائیت"

(محترم جناب چودھری خلیل احمد صاحب ناصر پروفیسر آف ہسٹری اینڈ پولیٹکل سائنس لانگ آئی لینڈ یونیورسٹی امریکہ)

انیسویں صدی کے ایک جرمن فلاسفر فریڈرک نیٹشے نے جب اپنی تصنیفات میں یہ لکھنا شروع کیا کہ "خدا مر چکا" تو اس دور کے فلسفیانہ مفکّرین نیٹشے کی دیدہ دلیری پر حیران سے ہو کر رہ گئے تھے۔ آج یہی نعرہ لامذہب فلاسفروں کی طرف سے نہیں بلکہ مغربی عیسائیت کے ذی اثر علماء کی طرف سے لگنا شروع ہو گیا ہے۔ بالخصوص ۱۹۶۵ء کے دوران میں تو امریکہ کی کئی ایک یونیورسٹیوں اور درسگاہوں کے مقتدر پروفیسروں نے جو اپنے آپ کو عیسائیت کے پیرو کہتے ہیں اس خیال کا برملا اظہار کرنا شروع کر دیا ہے کہ عیسائیت میں اب خدا کے لئے کوئی جگہ نہیں اور کہ اب عیسوی خیال کو خدا کے ذکر کے بغیر دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہیئے۔ یہ آواز اب اتنے وسیع اور بااثر حلقے کی طرف سے اُٹھنے لگی ہے کہ امریکہ کے اخبارات اور رسائل اس کی طرف توجہ کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔

(نیویارک ٹائمز ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۵ء اور ۵ نومبر ۱۹۶۵ء)

(۱)

الحادی تحریک کے اہم لیڈروں میں سے تین چار مذہبی علماء خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ ایک تو ڈاکٹر ٹامس جے۔ جے۔ آلٹیزر (Dr. Thomas J. J. Altizer) ہیں جو جارجیا کی ایموری ([illegible]) یونیورسٹی میں دینیات کے پروفیسر ہیں۔ آپ نے اپنے مضامین اور بیانات میں نہ صرف نیٹشے کے "خدا مر چکا" کے مقولہ کو دُہرایا ہے بلکہ یہ بھی کہا ہے کہ (۱) روایتی عیسائیت (موجودہ زمانہ میں) بالکل بے معنی اور بے حقیقت ہو چکی ہے اور (۲) اس زمانہ میں خدا کا تصوّر ایک غیر متعلق اور غیر ضروری تصوّر ہے اس لئے اب نئے روحانی اور اخلاقی اقدار کا منبع پُرانی تعلیم سے نہیں بلکہ جدید "لامذہبی" (secular) دنیا سے حاصل کرنا چاہیئے۔ ڈاکٹر آلٹیزر لکھتے ہیں کہ برخلاف اُن مذہبی لیڈروں کے جو خدا کے تصوّر کو انسانی زندگی میں پھر سے واپس لانا چاہتے ہیں عیسائی دنیا کو چاہیئے کہ وہ غیر مذہبیت کو خوش آمدید کہے۔ اپنی ایک نئی کتاب میں جس کا نام "دہریہ عیسائیت کی بائیبل" (The Gospel of Christian Atheism) ہوگا آپ اس خیال کو پیش کریں گے کہ پاکیزگی کے از سرِ نو حصول کے لئے "بے خدا دنیا" کا قیام ضروری ہے۔ (ٹائم میگزین ۲۲ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

(۲)

ایک اور عیسائی عالم ڈاکٹر ولیم۔ ایچ۔ ہیملٹن

(Dr. William H. Hamiltan) ہیں جو کولگیٹ یونیورسٹی کے دینیات کے کلیہ میں پڑھاتے ہیں۔ آپ کا حال ہی میں ایک مضمون امریکہ کے ایک مجلہ "دی کرسچین سکالر (The Christian Scholer) میں شائع ہوا ہے اس میں آپ لکھتے ہیں :-

"گزشتہ زمانہ میں یہ کہنا ممکن تھا کہ ہم از خود تو خدا کو پہچان نہیں سکتے مگر خدا نے خود اپنی ذات ہم پر آشکار کر دی ہے۔ ...... مگر اب صورت حالات رو بہ تنزل ہے۔ پہلے کی طرح اب بھی ہم از خود تو خدا کو پہچان نہیں سکتے لیکن اب خدا نے بھی اپنے آپ کو ظاہر کرنا چھوڑ دیا ہے حتّٰی کہ اب وہ ایک دشمن کے طور پر بھی ظاہر نہیں ہوتا۔"

ایک اور مضمون میں آپ نے لکھا ہے کہ :-

"نئے دینی عالم کے لئے اب نہ ایمان کی گنجائش ہے نہ اُمید کی۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ خدا کی وفات سے پوری طرح باخبر ہو جائے کیونکہ خدا کا انکار کئے بغیر وہ حضرت مسیحؑ کے نمونہ کی کامل پیروی نہیں کر سکتا جو ہمارے زمانہ میں محبتِ کامل اور بنی نوع انسان کی خدمت پر مشتمل ہے۔"

آپ مزید لکھتے ہیں کہ :-

"خدا کے انکار کے بعد اس زمانہ میں اب ہمارا نیا مقام کلیسا کی قربان گاہ کے سامنے نہیں ہے۔ بلکہ ضرورت مند ہمسایوں اور محتاج دشمنوں کے ساتھ ہے۔"

(۳)

اس "بے خدا عیسائیت" کی تحریک کے تیسرے ممتاز لیڈر ڈاکٹر پال وان بیورن (Dr: Paul Van Buren) ہیں جو فلاڈلفیا کی ٹمپل یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں۔ آپ نے حال ہی میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام "بائیبل کی غیر مذہبی روح" (The Secular meaning of The Gospel) ہے۔ اس میں آپ نے اس بات کو واضح کیا ہے کہ اگر یہ نئی تحریک ہمارے زمانہ کا ایک سنجیدہ نظریہ ہے تو دینی مفکر اس کے اثر سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ مگر ہمیں اس پر اظہارِ افسوس نہ کرنا چاہیئے بلکہ اس کو وہی اہمیت دینی چاہیئے جو علم کیمیا یا علم مصوری یا علم ہیئت کو حاصل ہے۔" آپ مزید لکھتے ہیں کہ :-

"عیسائیت کی نئی روح کے نتیجے میں انسان کے دل میں سے خدا کے وجود کی خواہش خشک ہو گئی ہے۔" (نیویارک ٹائمز ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

ڈاکٹر وان بیورن صرف ایک پروفیسر ہی نہیں ہیں بلکہ Episcopal چرچ کے منسٹر بھی ہیں۔ آپ نے اپنے نقطۂ نظر کو اس تحدّی کے ساتھ پیش کیا ہے کہ ان کی رائے میں "اب نہ صرف خدا کے وجود کا ذکر ہی بے معنی ہو چکا ہے بلکہ اس کے امکانات بھی ختم ہو چکے ہیں۔"

(۴)

یہ تحریک امریکن مذہبی مفکّرین تک ہی محدود نہیں ، جرمن مفکّر ڈیٹرک بان ہوفر (Dietrick Bon - Haeffner) جن کو نازیوں نے جنگ عظیم ثانی کے دوران میں موت کی سزا دی تھی اِس تحریک کے اوّلین لیڈروں میں سے تھے۔ آپ نے اپنی محبوسیت کے ایام میں لکھا تھا کہ "اب وقت آچکا ہے کہ چرچ بائیبل کے تصوّرات کو غیر مذہبی بنیادوں پر پیش کرے کیونکہ سورج اور چاند تاروں کے اِس عالم کو یا انسان کے غور و فکر کو بیان کرنے کے لئے اب خدا کے وجود کی ضرورت باقی نہیں "

ڈاکٹر بان ہوفر کے زمانہ میں ایسا اظہار خیال مذہبی حلقہ کی طرف سے شاذ ہی سُننے میں آتا تھا۔ لیکن گزشتہ دو تین سال میں یہ تحریک کافی زور پکڑ گئی ہے اور مختلف عیسائی علماء اب خدا کے وجود کے انکار کو مختلف رنگ میں پیش کر رہے ہیں مثلاً سیراکیوس (Syra cuse) یونیورسٹی کے ایک پروفیسر ڈاکٹر گبریل وہانین (Dr. Gabriel Vahanian) کہتے ہیں کہ چونکہ خدا کا تصوّر صرف انسانی تمدّن کی محدود زبان میں ہی ممکن تھا اسلئے خدا پر ایمان درحقیقت بُت پرستی ہے۔ "صرف خدا ہی خدا کے تصوّر کو پُوری طرح سمجھ سکتا ہے" اسلئے انسانی ضرورت کے لحاظ سے "خدا کی تدفین" ضروری ہو گئی ہے۔ ہارورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر ہاروی کاکس (Harvey Cox) اپنی کتاب The (Secular City) "غیر مذہبی شہر" میں لکھتے ہیں کہ ضرورت اِس بات کی ہے کہ عیسائیت کچھ عرصہ کے لئے خدا کا ذکر بالکل بند کر دے "۔ بعض عیسائی علماء اب اِس گومگو میں ہیں کہ ایک طرف تو خدا کا انکار بھی ہو اور دوسری طرف حضرت مسیح کا وجود بھی دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ نیویارک کی مشہور یونین تھیولاجیکل سیمینری جو عیسائی علماء اور مشنریوں کی بہت بڑی درسگاہ ہے کے ایک پروفیسر ڈاکٹر ڈینیل ڈے ولیمز (Dr. Daniel D. Willams) نے عیسائی دنیا کی اِس بُحرانی کیفیت کو اِس رنگ میں بیان کیا ہے کہ "خدا کا وجود تو بے بنیاد ہے مگر حضرت مسیح خدا کے اکلوتے بیٹے ہیں"۔ گویا وہ یہ سوال اُٹھا رہے ہیں کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک طرف خدا کا انکار بھی ہو اور پھر دوسری طرف حضرت مسیح کا اقرار بھی۔ مگر اس کا جواب ڈاکٹر ہیملٹن نے اِس طرح سے دیا ہے کہ "حضرت مسیح نے اپنے زمانہ میں یہ کہا تھا کہ اے خدا تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ اگر حضرت مسیح کو خدا نے چھوڑ دیا تھا تو آج جبکہ خدا نے ہمیں چھوڑ دیا ہے تو یہ تعجب کیوں؟"

(۵)

اِس میں شبہ نہیں کہ عیسائی دنیا کے بعض علمی حلقے اِس تحریک کی زبردست مخالفت بھی کر رہے ہیں۔ اُن کی رائے میں عیسائیت کو خدا کے وجود کے بغیر پیش کرنا ممکن نہیں، اِس میں بھی شک نہیں ہے کہ ابھی تک دہریہ عیسائیت کے تصوّر کو پیش کرنے والے علماء اقلیت میں ہیں۔ لیکن یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ نہ صرف اُن کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے بلکہ اُن کی آواز بھی عیسائی دنیا میں مؤثر تر ہوتی جا رہی ہے۔ اور نہ صرف علمی حلقہ میں بلکہ عوام میں بھی خدا پر یقین اُٹھتا جا رہا ہے۔ ابھی حال ہی میں مسٹر راڈنی سٹارک (Radney stark)

اور یونیورسٹی آف کیلیفورنیا کے سروے ریسرچ سنٹر کے ڈائرکٹر چارلس گلاک (Charles Glock) نے دو ہزار تین سو چھبیس (۲۳۲۶) پروٹسٹنٹ عیسائیوں سے انٹرویو کے بعد اپنی تحقیق کا ماحصل ایک کتاب کی صورت میں شائع کیا ہے جس کا نام ہے Religion and Society in Tension یعنی "مذہب اور معاشرے کی کشاکش"۔ اس کتاب میں وہ لکھتے ہیں کہ اگرچہ زبانی طور پر تو اکثر عیسائی خدا کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں مگر جب ذرا سنجیدگی سے انکو پوچھا جائے تو نصف سے زائد ایسے ہیں جو خدا کے وجود کے متعلق شک کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اب اُن کے لئے اہم مسئلہ یہ نہیں کہ "خدا کی عبادت کس طرح کرنی چاہیئے بلکہ یہ کہ کیا کوئی ایسا خدا ہے بھی کہ نہیں جس کی عبادت کرنا کوئی معنی رکھتا ہو" (نیوز ویک ۳ / جنوری ۱۹۶۶ء)

(۶)

باوجود اس حقیقت کے کہ اکثر مغربی عیسائی اپنے دلوں کی گہرائی میں خدا پر ایمان نہیں رکھتے وہ اس بات کیلئے بھی تیار نہیں کہ "دہریہ عیسائیت" کے تصور کو پوری طرح تسلیم کرلیں۔ یہ ذہنی اور روحانی کشمکش اُن کے لئے آسان نہیں ہے اور وہ اس نئی تحریک کے حامیوں سے یہ سوال کر رہے ہیں کہ اگر انہوں نے خدا کا انکار کرنا ہی ہے تو انہیں عیسائی رہنے اور حضرت مسیحؑ کو اپنا راہنما تسلیم کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ مگر اس نئے نقطۂ نظر کے پیش کرنے والوں کی تعداد میں اس نکتہ چینی اور مخالفت کے باوجود اضافہ ہوتا جارہا ہے اور اب وہ اس فکر میں ہیں کہ "دہریہ عیسائیت" کے تصور کو پیش کرنے کے لئے ایک رسالہ جاری کیا جائے تاکہ وسیع تر پیمانہ پر اس خیال کی اشاعت ہو سکے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جاچکا ہے اس تحریک کے اکثر مفکرین امریکہ کی مذہبی تعلیم گاہوں میں ہیں اور وہ اس امر پر خاص زور دیتے ہیں کہ وہ "بے دین دہریہ" نہیں ہیں بلکہ "عیسائی دہریہ" ہیں اور کہ وہ "محض اسلئے دہریہ ہیں کیونکہ وہ عیسائی ہیں" (نیویارک ٹائمز ۹ / جنوری ۱۹۶۶ء)

اس نظریہ کو ڈاکٹر آلٹی زر نے رسالہ "کرسچین ایڈووکیٹ" میں اس طرح سے بیان کیا ہے:۔

> "اگر ہم اُس خدا سے وابستہ نہیں جس نے بس ایک اور آخری دفعہ اپنا کلام نازل کر دیا تو ہم کبھی بھی نیا ایمان حاصل نہیں کر سکتے جب تک ہم زمانہ ماضی کی عیسائیت کے خدا سے آزاد نہیں ہوتے ہماری تجدید ممکن نہیں۔ اگر مذہب اب ایک ایسی دنیا کے سامنے ہے جس میں خدا مر چکا ہے۔ اور یہ دنیا مذہب کے اندر اور مذہب کے باہر دونوں جگہ موجود ہے تو مذہب ایسی دنیا کے ساتھ تب ہی مکالمہ کر سکتا ہے جبکہ مذہب خود ہی خدا کی وفات کا اعلان کر دے۔"

(۷)

سوال یہ ہے کہ عیسائی دنیا میں خدا تعالیٰ کے وجود پر سے ایمان اُٹھ جانے کے وجوہات کیا ہیں؟ اس کے جواب کے لئے ہمارے علماء کو بیسویں صدی کے معاشرے، اہلِ مغرب کے فلسفیانہ رجحانات اور مادی تہذیب کے گہرے اثرات کا مطالعہ کرنا ہوگا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ پرانے

عیسائی عقائد کے تجزیہ سے آگے بڑھ کر اب اِن نئے ادیبوں کا جائزہ لیا جائے جو علمی اور مذہبی حلقے میں طاقت حاصل کر رہے ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جب ذاتِ باری کا تصور ایسے خدا کا تصور نہ ہو جو اپنے بندوں سے ہمیشہ کلام کرتا ہے اور جب تک اِس سلسلہ مکالمت کے تازہ بتازہ شواہد سے دی تہذیب کے علمبرداروں کو متعارف نہ کیا جائے اُس وقت تک خدا تعالےٰ پر سچا اور گہرا ایمان پیدا نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ کئی ایک عیسائی علماء یہ کہہ رہے ہیں کہ جو خدا مرچکا ہے وہ لازوال زندہ خدا کی ہستی نہیں بلکہ یہ اُس ناپختہ تصور کی وفات ہے جس کو صدیوں تک اہلِ مغرب نے اپنائے رکھا۔

(نیویارک ٹائمز ۹ر جنوری ۱۹۶۶ء)

(۸)

ظاہر ہے کہ عیسائیت کا گزشتہ صدیوں کا تصور شرفِ مکالمہ و مخاطبہ عطا کرنے والے زندہ خدا کا نہیں تھا اسلئے بیسویں صدی کے مادی دور میں نہ ایسے خدا کا وجود باقی رہنا ممکن تھا نہ ایسی عیسائیت زندہ رہ سکتی تھی اسلئے اسلام کا اصل مقابلہ اب پُرانی اور فرسودہ عیسویت سے نہیں بلکہ زمانۂ حال کے نئے رجحانات سے ہے جو دہریت کی بنیادوں پر اہلِ توحید کو چیلنج کر رہے ہیں۔ اب اِس چیلنج کا مؤثر جواب دینا ہی اسلام کی صحیح خدمت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس صدی کے ابتداء میں ہی فرمایا تھا کہ:-

"عیسائیت تو خود بخود مٹتی جاتی ہے۔ لیکن بڑا فتنہ اِس زمانہ کا دہریت والی سائنس ہے۔ خدانخواستہ اگر اس کو دریا مہلت مل گئی تو پھر ساری دنیا دہریہ ہونے کو آمادہ ہو جائے گی۔ سائنس کا اور مذہب کا اِس وقت مقابلہ ہے۔ عیسویت ایک کمزور مذہب ہے اِس واسطے سائنس کے آگے فوراً گر گیا ہے۔ لیکن اسلام طاقتور ہے۔ یہ اس پر غالب آئے گا انشاءاللہ تعالیٰ۔"

(اخبار بدر جلد ا نمبر ۱۴ صفحہ ۲۔ مؤرخہ ۶ر جولائی ۱۹۰۵ء)

ندائے آسمانی

آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار
آرہا ہے اِس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار
باغ میں مِلّت کے ہے کوئی گلِ رعنا کھلا
آئی ہے بادِ صبا گلزار سے مستانہ وار
(درثمین)

تورات اور عالمِ آخرت کا تصوّر

(محترم جناب شیخ عبدالقادر صاحب فاضل لاہور)

حیات بعد الممات اور عالمِ آخرت کا تصوّر اتنا ہی پُرانا ہے جتنی انسان کی تہذیب۔ قرآن حکیم میں ہے کہ حضرت آدم کی وحی سے بعث بعد الموت کا ذکر شروع ہوتا ہے۔ (الاعراف ع۲۶) اس کے بعد ہر پیغمبر نے آخرت کی طرف توجہ دلائی:۔

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ
وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِى
الْاَيْدِىْ وَالْاَبْصَارِ ۝ اِنَّآ
اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى
الدَّارِ ۝ (ص: ۴۶-۴۷)

"اور یاد کر ہمارے بندوں ابراہیمؑ
اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ کو جو بڑے
فعّال اور دُور اندیش تھے۔ ہم نے ان
کو ایک خالص بات کے لئے چُن لیا
تھا اور وہ اصل گھر (یعنی آخرت) کی
یاد تھی"

وہ قومیں جو کہ شرک میں ملوث ہو گئیں اُن کے بڑے حصّہ نے بھی اس یاد کو بُھلایا نہیں۔ مختلف ملل قدیمہ کی میتھالوجی میں حیاتِ آخرت کی جھلک ہمیں ملے گی مصریوں کی کتاب الموتیٰ میں جو کہ دنیا کی قدیم ترین کتاب ہے یہ تصوّر موجود ہے۔ وہ یہ مانتے تھے کہ اس دنیا کے بعد عالمِ آخرت ہے جس میں اعمال کا وزن ہوگا اور اس کے مطابق جزاء سزا ہوگی۔

مذاہب عالم نے حیاتِ آخرت کا مکمل تصوّر دنیا کے سامنے رکھا۔ ظاہر ہے کہ یہ تصوّر بقائے روح کے عقیدہ پر مبنی ہے۔ اگر روح باقی ہے تو جزاء سزا بھی ہے بعض مذاہب میں جب فلسفہ داخل ہُوا تو بقائے روح کا تصوّر ماند پڑ گیا۔ آہستہ آہستہ حیات الآخرت سے بھی وہ منکر ہو گئے۔ ارسطو کے یونانی فلسفہ نے جس کی بنیاد تجربہ اور مشاہدہ میں آنے والی چیزوں کو ماننے پر تھی۔ حیات بعد الممات کے انکار میں بہت بڑا حصہ لیا۔

عالمِ آخرت کے انکار کا فلسفہ یہود کے سرآوردہ کاہنوں نے اس وقت اپنایا جب تورات کی آخری تدوین کا کام ہونے والا تھا تورات اس ذکر سے خالی ہے۔ بنی اسرائیل پہ آشوری اور بابلی بادشاہوں کے حملہ اور اُن کی جلاوطنی کے زمانہ میں تورات ناپید ہو گئی۔ عاموس نبی کے الفاظ قابلِ غور ہیں:۔

"خداوند خدا فرماتا ہے دیکھو
وہ دن آتے ہیں مَیں اس ملک میں
قحط ڈالوں گا۔ نہ پانی کی پیاس نہ روٹی

کا قحط بلکہ خداوند کا کلام سُننے کا تب
لوگ سمندر سے سمندر تک اور شمال
سے مشرق تک بھٹکتے پھریں گے اور
خداوند کے کلام کی تلاش میں اِدھر اُدھر
دوڑیں گے لیکن کبھی نہ پائیں گے۔"
(عاموس ۸/۱۱-۱۲)

عاموس نبی کی اس پیشگوئی کے مطابق بنی اسرائیل کے دشمنوں نے ان کے قومی اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کیلئے ضروری سمجھا کہ ان کے مقدس لٹریچر کو ختم کر دیا جائے۔ کلام الٰہی کے اس قحط کے زمانہ میں بہت سی بنیادی صداقتوں اور تاریخی حقائق سے انہیں ہاتھ دھونا پڑا۔ تورات اس کے بعد کئی دفعہ مرتب ہوئی۔ آخری تدوین اُن احبارِ یہود کی نگرانی میں ہوئی جو کہ عالم آخرت کے عقیدہ کو بھلا چکے تھے۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ موجودہ تورات میں عالم آخرت کا ہمیں کوئی ذکر نہیں ملتا کچھ اشارات باقی رہ گئے جن کی آسانی سے تاویل کر لی گئی۔ چنانچہ یہود کے صدوقی فرقہ نے قیامت سے انکار کر دیا۔ فریسی فرقہ نے تحریری تورات کے ساتھ ساتھ "زبانی تورات" کا نظریہ پیش کر کے اس خلاء کو پُر کرنے کی کوشش کی جو کہ بنیادی تعلیمات کے گم ہو جانے کے باعث پیدا ہو چکا تھا ____ انہوں نے یہ عقیدہ پیش کیا کہ تحریری تورات میں بعض باتوں کا اجمال ہے لیکن زبانی تورات میں ان کی تفصیل۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہ سینا پر ایک تحریری تورات دی گئی اور ایک زبانی۔ تحریری تورات کتب خمسہ کی صورت میں محفوظ کر لی گئی اور زبانی تورات احادیث یہود میں پیش کی گئی۔ فریسی کہتے تھے کہ تحریری تورات میں حیات بعد الموت اور عالم آخرت کے لئے اشارات موجود ہیں جن کی وضاحت زبانی تورات یعنی احادیث میں کی گئی۔ صدوقیوں نے اس سند کو قابل قبول نہ سمجھا وہ عالم آخرت کے انکار کے ساتھ بقائے رُوح جزا و سزا اور جنت و دوزخ سے بھی منکر ہو گئے۔ صدوقی فرقہ کے لوگ علم و فضل میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ بڑے بڑے کاہن اسی فرقہ میں سے چُنے گئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے وقت صدوقی فرقہ کے لوگ باوجود اقلیت میں ہونے کے اپنے علم و فضل، مال و دولت اور دنیوی تفوق کی وجہ سے چھائے ہوئے تھے۔ بادشاہ "ہیرودیس" اسی فرقہ سے تھا۔ صدوقی علماء نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بھی مُردوں کی قیامت کے موضوع پر گفتگو کی۔ انہوں نے ایک پریشان کن مسئلہ پیش کیا کہ اگر واقعی مُردے زندہ ہوتے ہیں اور دوسری زندگی میں ان کا حساب ہوتا ہے تو وہ عورت جس نے اس دنیا میں سات بھائیوں سے (ان کے یکے بعد دیگرے مرنے کے بعد) شادی کی قیامت میں ان میں سے کس کی بیوی ہوگی؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ:-

"جب لوگ مُردوں میں سے جی اٹھیں گے
تو اُن میں بیاہ شادی نہ ہوگی بلکہ آسمان پر
فرشتوں کی مانند ہوں گے۔"
(مرقس ۱۲/۱۸-۲۷)

صدوقی صرف تورات کے ماننے والے تھے۔ روایات ان کے نزدیک کوئی اہمیت نہ رکھتی تھیں۔ وہ

یونانی فلسفہ سے متاثر تھے جس کے باعث انہوں نے قیامت کا انکار کر دیا۔ تورات کی نئی تدوین کے وقت بھی غالباً اسی قسم کے لوگ برسرِ عمل تھے جس کے باعث تورات میں حیاتِ آخرت کا عقیدہ واضح طور پر درج نہیں ہوا۔ بائیبل کے دوسرے صحیفوں میں ہمیں حیاتِ آخرت کا تصور ملتا ہے لیکن تورات میں ناپید ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ تورات بہت سے ہاتھوں سے گذر کر موجودہ صورت میں تشکیل دی گئی۔ چوتھی صدی قبل مسیح میں تورات کی تدوین مکمل ہوئی۔ اس دوران میں حیاتِ آخرت کے انکار کا عقیدہ پیدا ہو چکا تھا۔

حیات بعد الممات کے انکار کی دوسری مثال بدھ مذہب میں ملتی ہے۔ گوتم بدھ نے حیات بعد الممات کے عقیدہ کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اس کا ثبوت اشوک کے کتبات ہیں جو کہ پاک و ہند کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اشوک گوتم بدھ کے دو سو سال بعد دینِ بدھ کا ایک بہت بڑا منّاد اور بدھ کلیسا کا صدر تھا۔ اس نے بدھ صحیفوں کو مرتب کیا۔ اس نے بڑے شد و مد سے بقائے رُوح، حیات بعد الموت اور جزا و سزا کا تصور پیش کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس نے جو بدھ صحیفے مرتب کئے تھے ان میں بھی یہ ذکر موجود تھا بعد ازاں ناستک فلسفہ سے متاثر ہو کر بقائے رُوح اور حیات بعد الموت کے عقیدہ کا انکار کر دیا گیا۔ بدھ صحائف بھی نئے عقیدہ کے مطابق ڈھال لئے گئے۔ یہ لوگ ایک قدم اور آگے بڑھ گئے۔ انہوں نے عالمِ آخرت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق بھی خاموشی اختیار کر لی۔

قرآن حکیم نے اہلِ مذاہب کی اصل تعلیمات کو فلسفیانہ گورکھ دھندوں سے الگ کر کے اپنی حقیقی شکل میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ قرآن مجید نے جس تورات سے دنیا کو متعارف کیا ہے اس کی بنیادی تعلیم حیات بعد الموت اور عالمِ آخرت کا تصور ہے۔ موجودہ تورات اس لحاظ سے ایک نامکمل اور نصف ایمانیات پر مشتمل کتاب ہے کیونکہ اس میں عالمِ آخرت کا کوئی ذکر نہیں۔

نزولِ تورات کی غرض کیا تھی فرمایا بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ (انعام ۱۵۵) تاکہ وہ اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لائیں۔

سورۃ النجم میں فرمایا:-

اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِىْ صُحُفِ مُوْسٰى
وَاِبْرَاهِيْمَ الَّذِىْ وَفّٰىٓ ۝ ....
وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ۝
.... وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ
الْاُخْرٰى ۝ (النجم: ۳۷-۴۸)

کیا اسے موسیٰؑ اور وفادار ابراہیمؑ کی کتابوں میں جو کچھ ہے اس کا علم نہیں دیا گیا .... (وہ تعلیم یہ ہے) کہ اللہ تعالیٰ مارتا ہے اور وہی زندہ کرتا ہے۔ اسی نے نطفہ سے نر و مادہ کو پیدا کیا .... اور دوبارہ پیدا کرنا بھی اسی کے ذمہ ہے۔"

سورۃ الاعلیٰ میں فرمایا:-

"جو تزکیہ نفس کرے گا وہ یقیناً کامیاب ہوگا بشرطیکہ اس نے اپنے رب کا نام بھی لیا اور نماز پڑھتا رہا۔ تم تو دنیوی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہو

حالانکہ آخرت کہیں بہتر اور دیر پا ہے۔
یقیناً یہ باتیں پہلے صحیفوں میں درج ہیں۔
یعنی ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں۔"
(آیات ۱۵-۲۰)

فرعون کے دربار میں جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے "یوم الحساب" کی طرف توجہ دلائی وہاں "رجل مومن" نے کہا :-

"اے میری قوم! یہ ورلی زندگی صرف
ایک چندروزہ فائدہ ہے اور اُخروی
زندگی میں یقیناً ایک پائیدار ٹھکانا ہے۔"
(المومن : ۳۸--۴۰)

اُمّتِ موسوی میں حیات الآخرت کی تعلیم راسخ ہوچکی تھی۔ بنی اسرائیل نے قارون کو کہا :-

وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللّٰهُ
الدَّارَ الْآخِرَةَ ۔(القصص ع۸)

اور جو کچھ تجھے اللہ تعالیٰ نے دیا
ہے۔ اس سے اُخروی زندگی کے گھر
کی تلاش کر۔"

موجودہ تورات میں چونکہ حیاتِ اُخروی کا کوئی ذکر نہیں اس لئے علمائے بائیبل اس طرف گئے ہیں کہ بنی اسرائیل میں عالم آخرت کا تصور بعد میں پیدا ہوا۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں نہیں تھا۔ قرآن مجید نے اس نظریہ کی تغلیط کی اور بتایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس تعلیم کے پیش کرنے والے تھے۔ قرآن حکیم نے یہ بھی بتایا کہ بنی اسرائیل نے کتاب کا ایک حصہ تحریف کے پردے میں چھپا دیا اور کچھ تعلیمات کو انہوں نے بھلا دیا۔ قرآن حکیم ان بھولی بسری چیزوں کو یاد دلاتے آیا ہے۔ سورۃ المائدہ میں فرمایا :-

"(بنی اسرائیل نے جو کہ) پختہ عہد
کرنے کے بعد توڑ دیا۔ اس لئے ہم
نے اُن پر لعنت کی تھی اور ان کے
دلوں کو سخت کر دیا تھا۔ چنانچہ وہ
کتاب کے الفاظ کو ان کی جگہوں سے
ادل بدل دیتے ہیں اور جس بات کی
انہیں نصیحت کی گئی تھی اس کا ایک حصہ
بھلا بیٹھے ہیں۔"

"اے اہل کتاب! ہمارا رسول تمہارے
پاس آچکا ہے۔ جو کچھ تم کتاب میں سے
چھپاتے تھے وہ اس میں سے بہت کچھ تم
سے بیان کرتا ہے .... تمہارے لئے
اللہ کی طرف سے ایک نور اور روشن
کتاب آچکی ہے۔"
(المائدہ آیت : ۱۴-۱۶)

صحیح بات یہی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حیاتِ اُخروی کی تعلیم کو پیش کیا تھا لیکن تورات کی تدوینِ نو کے وقت اس عقیدہ کو نظر انداز کر دیا گیا جس کا نقصان یہ ہوا کہ یہود میں ایک مستقل فرقہ پیدا ہو گیا جو قیامت کا سرے سے منکر تھا۔ انجیل میں لکھا ہے :-

"صدوقی کہتے ہیں کہ نہ قیامت ہوگی نہ
کوئی فرشتہ ہے اور نہ روح۔ مگر

فریسی دونوں کا اقرار کرتے ہیں۔"

(اعمال ۲۳/۸)

عصرِ حاضر میں زیادہ تر علمائے یہود اسی خیال کے ہیں کہ نہ قیامت ہے نہ حیاتِ اُخروی[1]

اب مجھے یہ ثابت کرنا ہے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے حیاتِ آخروی کی تعلیم پیش کی تھی۔ احبارِ یہود نے اس تعلیم کو تورات میں درج نہیں کیا۔ قرآن حکیم اپنے دعویٰ میں بالکل سچا ہے۔

—(۱)—

زبور میں حضرت داؤد علیہ السلام کے مزامیر بھی ہیں اور بعض دوسرے بزرگوں کا کلام بھی۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی ایک دعا بھی زبور میں ہمیں ملتی ہے عنوان ہے "مردِ خدا موسیٰ کی دعا" اس میں لکھا ہے:-

"یارب! پشت در پشت تو ہی ہماری
پناہ گاہ رہا ہے۔ اس سے پیشتر کہ پہاڑ
پیدا ہوئے یا زمین اور دنیا کو تُو نے بنایا
ازل سے ابد تک تُو ہی خدا ہے۔ تُو انسان
کو واپس لوٹا کر خاک میں ملا دیتا ہے اور
فرماتا ہے کہ اے بنی آدم لوٹ
آؤ۔ کیونکہ تیری نظر میں ہزار برس
ایسے ہیں جیسے کل کا دن جو گزر گیا۔"

(زبور ۹۰/۱ تا ۴)

اس دعا میں بعث بعد الموت کا ذکر موجود ہے۔

—(۲)—

حضرت ایوب علیہ السلام نسلِ ابراہیمؑ کے چشم و چراغ تھے۔ وہ عیسو بن یعقوب کی اولاد سے تھے حضرت یعقوب علیہ السلام کا فرزند اکبر عیسو شمالی حجاز میں شعیر کے سلسلۂ کوہ میں جا بسا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اپنی بیٹی ان سے بیاہ دی۔ ان کی نسل سے شمالی حجاز میں ایوبؑ نبی برپا ہوئے۔ ایوبؑ کا صحیفہ عربی زبان میں لکھا گیا۔[2] بعد میں عبرانی زبان میں اس کا ترجمہ ہوا۔ اور کتابِ مقدس میں اسے جگہ ملی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ شعیر سے جلوۂ خداوندی کا ذکر کیا ہے۔ (استثنا ۳۳/۲) اغلباً اس سے مراد حضرت ایوبؑ نبی کی بعثت ہے۔ طالمود میں لکھا ہے کہ ایوب نبی غیر اسرائیلی تھے۔ ان کی بعثت ایک غیر قوم کے لئے تھی۔ انصاف کا تقاضا ہے کہ دوسری قوموں میں بھی نبی بھیجے جاتے۔ ورنہ یہ عذر پیش کر سکتے تھے کہ جب ہماری طرف رسول نہیں بھیجا گیا۔ تو پھر ہمیں سزا کیوں دی جا رہی ہے۔

(طالمود از کوہن صفحہ ۱۲۸-۱۲۹)

فلپ حتی نے تسلیم کیا ہے کہ ایوب نبی حجاز میں برپا ہوئے۔ ان کا صحیفہ عربی میں تھا۔ (تاریخ عرب)

طالمود میں تو یہ روایت بھی ملتی ہے کہ خود حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ صحیفہ مرتب کیا۔[3] قرینِ قیاس یہ امر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ارشاد پر ایوب نبی کے عربی

---

[1] یونیورسل جیوش انسائیکلو پیڈیا زیرِ عنوان — Resurrection.

[2] پیکس شرح بائیبل کا جدید ایڈیشن۔ ملاحظہ ہو مقدمہ صحیفہ ایوب۔

[3] طالمود از کوہن صفحہ ۱۵۔

صحیفہ کو عبرانی میں ڈھالا گیا۔ صحیفۂ ایوب میں حیاتِ آخرت کا ذکر ہم پاتے ہیں۔ بعض حوالے ملاحظہ ہوں:۔

۱۔ "جیسے جھیل کا پانی موقوف ہو جاتا ہے اور
دریا اُترتا اور سُوکھ جاتا ہے ویسے ہی
آدمی لیٹ جاتا اور اُٹھتا نہیں۔ جب
تک آسمان ٹل نہ جائے وہ بیدار نہ ہوں گے
وہ بیدار نہ ہوں گے اور نہ اپنی نیند سے
جگائے جائیں گے۔" (ایوب ۱۴/۱۲-۱۱)

۲۔ "کاش کہ میری باتیں اب لکھ لی جاتیں۔
کاش کہ وہ کسی کتاب میں قلمبند ہوتیں۔ کاش کہ
وہ لوہے کے قلم اور سیسے سے ہمیشہ کیلئے
چٹان پر کندہ کر لی جاتیں لیکن میں جانتا
ہوں کہ میرا مخلصی دینے والا زندہ ہے اور
آخر کار وہ زمین پر کھڑا ہوگا۔ اور میں اپنی
کھال کے اس طرح برباد ہو جانے کے بعد
بھی اپنے اس جسم میں سے خدا کو دیکھونگا۔
اور میری آنکھیں دیکھیں گی نہ کہ بیگانہ کی۔"
(ایوب ۱۹/۲۶-۲۳)

قرآن حکیم میں ہے کہ صحفِ ابراہیمؑ اور صحفِ موسیٰؑ میں حیاتِ اُخروی کی تعلیم پیش کی گئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعاؤں میں حیات بعد الممات کا ذکر موجود ہے۔ ابراہیمی صحیفے اب ناپید ہیں۔ ان کی تعلیم حجاز کے ایک فرزندِ ابراہیم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے محفوظ رکھی جو کہ آپ کے سامنے ہے۔

(۳)

تورات کی تدوینِ نَو کے وقت کو حیاتِ اُخروی کی تعلیم کو نظر انداز کر دیا گیا لیکن بعض اشارات پھر بھی باقی رہ گئے۔

تورات میں انبیائے کرام کی وفات کا ذکر یوں کیا گیا کہ وہ فوت ہو گئے اور اپنے لوگوں میں جا ملے (پیدائش ۲۵/۸) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صلحاء کی ارواح اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہیں۔ بعد کے لوگ انہی میں جا ملتے ہیں۔ فادخلی فی عبادی والا مضمون ہے۔

ایک اور جگہ حیات بعد الموت کا ذکر ہے۔ کتاب استثنا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ایک گیت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"اب دیکھو کہ میں ہاں میں ہی وہ ہوں
اور کوئی معبود میرے ساتھ نہیں۔ میں ہی
مارتا ہوں اور میں ہی جلاتا ہوں۔
میں ہی زخمی کرتا ہوں اور میں ہی چنگا کرتا
ہوں" (۳۲/۳۹)

فریسی اس آیت سے استدلال کرتے تھے کہ اس میں بعث بعد الموت کا ذکر ہے۔ صدوقی کہتے تھے کہ قومی احیاء و اماتت مراد ہے کیونکہ آگے زخمی کرنے اور شفا بخشنے کا ذکر ہے جس سے ظاہر ہے کہ موت اور زندگی بھی اسی دنیا سے تعلق رکھتی ہے[1]۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس آیت سے دونوں استدلال ہو سکتے ہیں۔ صحیح صورت وہ ہے جس کو کتاب مقدس کی تائید حاصل ہے۔

حضرت سموئیل نبی کی والدہ حنہ کی دعا میں ہے:۔

---

[1] طالمود از کوہن صفحہ ۳۸۔

"خداوند مارتا ہے اور جلاتا ہے
اور وہی گور میں اُتارتا ہے اور وہی
اٹھاتا ہے" (۱ سموئیل ۲/۶)

ہوسیع نبی کہتے ہیں:-

"آؤ ہم خداوند کی طرف رجوع
کریں۔ کیونکہ اسی نے پھاڑا ہے اور
وہی ہم کو شفا بخشے گا۔ اسی نے مارا
ہے اور وہی ہماری مرہم پٹی کریگا۔
وہ دو روز کے بعد ہم کو حیات تازہ
بخشے گا اور تیسرے روز اٹھا کھڑا
کرے گا اور ہم اس کے حضور زندگی
بسر کریں گے" (ہوسیع ۶/۲،۱)

حنہ کی دعا میں بعث بعد الموت مراد ہے اور ہوسیع نبی کی دعا میں قومی احیاء و امات۔ دراصل دونوں استدلال بیک وقت درست ہیں۔ اللہ تعالیٰ قوموں کو مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے اور حقیقی مُردوں کو بھی وہ اُٹھاتا ہے۔

(۴)

بعث بعد الموت اور عالمِ آخرت کا تفصیلی ذکر طالمود میں ملتا ہے۔ کوہن کی مرتبہ طالمود کا باب "عالمِ آخرت" ملاحظہ کریں۔ وہ سب تفصیلات مل جائیں گی جن سے تورات تہی دامن ہے۔ تورات کی نئی تدوین کے وقت دنیوی امور کا تو ذکر کر دیا گیا لیکن اُخروی امور درج ہونے سے رہ گئے۔ اس کے لئے فریسی احبار نے "زبانی تورات" کا نظریہ پیش کیا۔ یعنی کوہ سینا پر جو باتیں زبانی طور پر دی گئیں وہ علماء ربانیین نے طالمود میں محفوظ کر لیں۔ ان کے نزدیک تحریری اور زبانی تورات لازم و ملزوم ہیں۔

طالمود میں لکھا ہے:-

"سارے بنی اسرائیل اکٹھے ہو کر
حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا۔
اے موسیٰ ہمارے آقا ہمیں یہ بتلائیے
کہ خدا تعالیٰ ہمیں عالمِ آخرت میں کیا کیا
حسنات عطا کریگا؟ حضرت موسیٰؑ
نے جواباً کہا کہ میں تمہیں کیا جواب دوں
میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ جو کچھ بھی تمہارے
لئے تیار کیا گیا اس سے تمہیں مسرور ہونا
چاہیئے۔"

(طالمود از کوہن صفحہ ۳۸۶)

طالمود میں اسرائیلی صلحاء کا قول درج ہے:-

"ہمارے باپ ابراہیم نے محض اپنی
وفا کی وجہ سے اس دنیا اور آنیوالے
جہان کو وراثت میں پالیا تھا۔ چنانچہ
تورات میں لکھا ہے "ابراہام خداوند پر
ایمان لایا اور اسے اس کے حق میں
راستبازی شمار کیا گیا" پیدائش ۱۵/۶

(طالمود از کوہن صفحہ ۸۵)

طالمود میں لکھا ہے کہ:-

"ریڑھ کی ہڈی کا ایک حصہ فنا نہیں
ہوگا۔ یہ ذرہ بعث بعد الموت کی اساس
ہے" (طالمود صفحہ ۳۸۵)

علمائے ربانیین صدقِ دل سے یہ سمجھتے تھے کہ تورات میں اُخروی جہان کا ذکر موجود ہے لیکن یہ ذکر عام نظروں سے مخفی ہے۔ ایسے اشارات میں جو کتابی علماء پر کھلتے ہیں۔ اُن کا فتویٰ ملاحظہ ہو:۔

"جو شخص کہتا ہے کہ تورات سے مُردوں
کی زندگی کا استنباط نہیں ہو سکتا۔
عالمِ آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔"
(طالمود ۳۹۱)

تورات سے عالمِ آخرت کے استدلال کچھ اس قسم کے کئے جاتے تھے۔ انجیل میں لکھا ہے:۔

"مگر اس بارے میں کہ مُردے جی اُٹھتے
ہیں کیا تم نے موسیٰ کی کتاب میں جھاڑی
کے ذکر میں نہیں پڑھا کہ خدا نے موسیٰ
سے کہا کہ میں ابرہام کا خدا ہوں اور
اضحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہوں
وہ تو مُردوں کا خدا نہیں بلکہ زندوں کا
ہے۔ پس تم بڑے گمراہ ہو۔"
(مرقس ۱۲/۲۶-۲۷)

طالمود میں بھی اسی قسم کے استدلال کئے گئے۔ گویا عالمِ آخرت کا بیان تورات کے رموز و اسرار میں سے ہے۔

(۵)

بائیبل کے دوسرے صحائف میں یومِ آخرت کا ذکر موجود ہے۔ ضروری حوالے درج ذیل ہیں:۔

۱۔ ایوب ۱۴/۷-۱۲، ۱۹/۲۵-۲۶

۲۔ زبور ۱۶/۱۰-۱۱، ۱۷/۱۵، ۴۹/۱۴-۱۵، ۷۳/۲۳-۲۵، ۱۰۴/۲۹-۳۰۔

۳۔ یسعیاہ ۲۶/۱۹۔

۴۔ واعظ ۳/۲۰-۲۱، ۱۲/۷۔

۵۔ دانیال ۷/۹-۱۰، ۱۱/۹، ۱۲/۲۔

۶۔ حزقی ایل ۳۷ باب۔

۷۔ اناجیل۔ متی ۲۲/۲۲-۲۳، مرقس ۱۲/۱۸-۲۷، لوقا ۲۰/۲۷-۴۰، ۱۴/۱۴، یوحنا ۵/۲۸، ۱۱/۲۴۔

۸۔ اعمال الرسل ۴/۲، ۱۷/۱۸، ۲۴/۲۵، ۲۳/۸۔

۹۔ خطوط انجیل۔ عبرانیوں ۱۱/۱۹، کرنتھیوں ۱، ۱۵ باب ۲، ۵ باب۔

حرفِ آخر

ابتدائی عیسائی یومِ آخرت کے تصور سے اس درجہ سرشار تھے کہ وہ اپنے کفن پر حضرت مسیح علیہ السلام کا مندرجہ ذیل قول لکھواتے:۔

"کوئی شخص ایسا نہیں جو کہ زمین کے بطن میں
داخل ہوا اور اُٹھا کھڑا نہ کیا جائے۔"

بالائی مصر کے ایک گاؤں سے یونانی اقوالِ مسیح کے متفرق اوراق ملے ہیں۔ اسی گاؤں کی ایک قبر سے کفن کا ایک ٹکڑا ملا جس پر مذکورہ فقرہ لکھا ہوا موجود ہے۔[1]

---

[1] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو:۔
The Secret books of the Egyption Gonostics by Jean Dorosse.

ایک نیا اندازِ فکر

حضرت مسیح کے صلیبی واقعہ کے متعلق انجیلی بیان پر تبصرہ

(جناب گیانی واحد حسین صاحب فاضل)

(۱)

عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع مسیح کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کا ہمارے پاس اناجیل ہی واحد ذریعہ ہے۔ (مسیحی دین کا بیان ص۲۶۱) لیکن انجیلوں میں آپ کے صرف چند برسوں کے نامکمل حالات ملتے ہیں۔ آپ نے ۳۰ برس کی عمر میں اپنی تعلیم کی اشاعت کا آغاز کیا (لوقا ۳/۲۳) اس سے قبل کے حالات کسی خاص مصلحت کے ماتحت پوشیدہ رکھے گئے اور جو تعلیم آپ نے دی وہ بھی نامکمل اور ادھوری رہی کیونکہ آپ کے شاگرد اس کی برداشت نہ رکھتے تھے۔ (یوحنا ۱۶/۱۲) جو معجزات دکھائے وہ بھی سب کے سب اناجیل میں درج نہیں کئے گئے (یوحنا ۱۹/۳۰) اور بہت سے کام ایسے تھے اگر وہ بقول انجیل لکھے جاتے تو اُن کتابوں کی دنیا میں گنجائش نہ ہوتی (یوحنا ۲۱/۲۵) اس سے ظاہر ہے کہ اناجیل میں آپ کے نامکمل حالات اور نامکمل تعلیم درج ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ انجیلی بیانات میں سو فیصدی عقیدت کا دخل ہے جس کی وجہ سے عیسائیوں کے لئے بہت سی مشکلات ہیں۔ نہ تو وہ اناجیل کے متضاد بیانات میں تطبیق دے سکتے ہیں اور نہ ہی کسی ایک حوالہ کو غلط قرار دینے کی جرأت کرتے ہیں۔ جن محققوں نے جرأت اور دلیری سے کام لیا اُن کو ملحد اور بدعمل کا خطاب ملا۔

ان باتوں کے باوجود اناجیل پر مجموعی طور پر نظر ڈالنے سے ایک محقق کے لئے کافی مواد موجود ہے۔ اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اناجیل کے بیانات تحقیق اور تدقیق کے میدان میں پورے نہیں اترتے۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ موجودہ اناجیل مسخ شدہ تحریروں کا خاکہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ بغیر کسی طرفداری کے تنقیدی اصول کے پابند نظر نہیں آتے۔ تنقیدی اصولوں میں کسی رُو رعایت کی گنجائش نہیں ہوتی۔ پولوس رسول نے اپنے کلام کو پرکھنے کی دعوت دی ہے (۱-کرنتھیوں ۱۰/۱۵) اور فرمایا کہ نبیوں کے کلام کو پرکھو (۱-کرنتھیوں ۱۴/۲۹) نیز پطرس اپنے خط میں لکھتا ہے:۔

"جو کوئی تم سے تمہاری اُمید کی وجہ
دریافت کرے اس کا جواب دینے
کے لئے ہر وقت مستعد رہو۔"

(۱-پطرس ۳/۱۵)

پس ہم مسیحی دعوت کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام

کے صلیبی واقعہ کے بارہ میں انجیلی بیانات کی صحت کے متعلق کچھ عرض کریں گے۔ کیونکہ حضرت مسیحؑ کی صلیبی موت پر عیسائی نجات کا دارومدار ہے۔

کیا مسیح کو رومی صلیب کی سزا دی گئی؟

عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع مسیح کو صلیب کی رومی سزا دی گئی (تواریخ بائبل صفحہ ۵۲۱) اور پہلی تین انجیلوں سے بھی ایسا ہی ظاہر ہوتا ہے لیکن یہ درست نہیں کیونکہ رومی حکومت کو حضرت مسیح کے معاملہ سے کچھ تعلق نہ تھا۔ اُن کا نظام حکومت بہت اعلیٰ اور عدل و انصاف پر مبنی تھا چنانچہ پادری جی۔ ٹی مینلی صاحب ایم۔ اے اپنی کتاب "ہماری کتب مقدسہ" میں لکھتے ہیں:-

"لیکن جب ہم روما کی حکومت اپنے سامنے رکھتے ہیں تو اس حکومت کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جس نے اپنے زمانہ کی دنیا کو تہذیب و تمدن کا سبق سکھانے کے لئے بڑا امن بنا دیا تھا اور ممکن کر دیا تھا کہ ایک عالمگیر مذہب کو عملی طور پر قائم کیا جائے۔"
(صفحہ ۳۰۳)

پادری لوٹا مل کا بیان ہے کہ:-

"جن دنوں میں یسوع ناصری کے خلاف یہودیوں نے پیلاطوس حاکم کی عدالت میں مقدمہ دائر کیا اُن دنوں رومی سرکار کا طرز حکومت اور قواعد عدالت اور ضابطہ تنظیم اور طریق سماعت ظالمانہ اور تحکم محض جیسا نہ تھا بلکہ اس میں عدل و انصاف کا ضابطہ نظر آتا ہے۔ مقدمات کی سماعت کا باقاعدہ انتظام تھا اور عدالتوں میں انتقالِ مقدمات کا رواج و نفاذ جاری تھا۔ اپیلوں کے لئے ہائی کورٹ میں فریاد کی راہ کھلی تھی اور آخری فیصلہ کے لئے قیصرِ روم کا دروازہ کھلا رہتا تھا۔ اور قانونِ وکالت کا رواج و نفاذ تھا۔ بے قاعدگی اور انتہائی ناانصافی اور بے ضابطہ کارروائیوں کے خلاف شہنشاہِ عالی کے ہاں اپیل ہو سکتی تھی۔"
(مسیح مصلوب صفحہ ۳۶)

پس ایسی اعلیٰ اور قابلِ تعریف حکومت کی طرف یہ منسوب کرنا کہ اس نے ایک بے گناہ اور معصوم شخص کو بغیر کسی جرم اور خطا کے صلیب پر لٹکا کر مار ڈالا کسی صورت میں درست نہیں ہو سکتا۔

حضرت مسیح کو کیوں صلیب دی گئی؟

رومی حاکم پیلاطوس کے سامنے یہودیوں کی طرف سے حضرت مسیح پر تین الزام لگائے گئے۔

پہلا الزام یہ تھا "اگر یہ بدکار نہ ہوتا تو ہم اسے تیرے حوالے نہ کرتے" (یوحنا ۱۸/۳۰)

دوسرا الزام یہودیوں کا بادشاہ ہونے کا

تھا۔ (یوحنا ۱۸/۳۳)

تیسرا الزام یہ تھا کہ "اس نے اپنے آپ کو خدا کا بیٹا بنایا ہے۔" (یوحنا ۱۹/۷)

پہلے اور تیسرے الزام کا حکومت کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہ تھا اسلئے صرف یہودیوں کے بادشاہ ہونے کے متعلق رومی حاکم نے آپؑ سے جواب طلبی کی۔ کیونکہ اس کا حکومت کی بغاوت سے تعلق تھا۔ اس کے جواب میں حضرت مسیحؑ نے صاف الفاظ میں اپنی بریت کرتے ہوئے کہا کہ "میری بادشاہت دنیا کی نہیں۔" (یوحنا ۱۸/۳۶) اس جواب سے رومی حاکم پلاطوس کی تسلی ہوگئی اور اس نے آپ کی بریت کا اعلان کردیا (یوحنا ۱۸/۳۸) اور بار بار کہا "میں اس کا کچھ جرم نہیں پاتا۔" (یوحنا ۱۸/۳۸، ۱۹/۴،۶)" اور چھوڑ دینے کی کوشش کرنے لگا" (یوحنا ۱۹/۱۲، ۱۸/۳۹)۔

رومی حاکم کو اچھی طرح معلوم تھا کہ انہوں نے اس کو حسد سے پکڑوایا ہے۔ جب وہ تختِ عدالت پر بیٹھا ہوا تھا تو اس کی بیوی نے اسے کہلا بھیجا کہ تو اس راستباز سے کچھ کام نہ رکھ کیونکہ میں نے آج خواب میں اس کے سبب بہت دکھ اٹھایا ہے (متی ۲۷/۲۴) رومی حاکم پلاطوس نے پانی لے کر لوگوں کے روبرو اپنے ہاتھ دھوئے اور کہا میں اس راستباز کے خون سے بری ہوں۔ (متی ۲۷/۲۴)

اس بیان سے روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ رومی حاکم حضرت مسیحؑ کو صرف بے قصور ہی نہیں سمجھتا بلکہ وہ اور اس کی بیوی آپؑ کی راستبازی پر بھی ایمان اور یقین رکھتے تھے اور اپنی بیوی کا خواب اسے اچھی طرح یاد تھا۔ عیسائی تسلیم کرتے ہیں کہ رومی خاتون کی بڑی عزت کی جاتی تھی اور اس کی بات کا بڑا پاس کیا جاتا تھا۔ اگستس کے زمانہ سے صوبجات کے حاکموں کی بیویاں غیر ممالک میں اُن کے ساتھ جایا کرتی تھیں (تفسیر متی صفحہ ۷۶۲ از پادری ایچ۔ یوسٹینٹن) ایسی حالت میں پلاطوس اپنی بیوی کی خواب کو جو آسمانی گواہی تھی نظر انداز نہیں کرسکتا تھا۔ یہ حقائق اس بات کا ثبوت ہیں کہ رومی حاکم پلاطوس نے حضرت مسیحؑ کو صلیب کی سزا نہیں دی۔

اس سلسلہ میں ایک اور بات قابلِ ذکر ہے۔

ڈاکٹر جیمس سٹاکر صاحب لکھتے ہیں کہ:-

"جب یہودیوں نے ذکر کیا وہ ابن اللہ ہونے کا دعویدار ہے تو مارے خوف کے کانپ اٹھا۔ اسے اپنے مذہب کی ساری کہانیاں یاد آگئیں کہ کس طرح بعض اوقات دیوتا یا دیوتاؤں کے بیٹے بھیس بدل کر زمین پر ظاہر ہوئے۔ اُن کے ساتھ معاملہ پڑنا خوفناک بات ہے کیونکہ اگر انہیں کچھ ضرر پہنچ جائے گو انجانے ہی کیوں نہ ہو، تو اس کا خمیازہ اٹھانا پڑے گا۔" (یسوع مسیح کی گرفتاری اور موت صفحہ ۱۰۲)

اسلئے بھی وہ مسیحؑ کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دے سکتا تھا مبادا یہ یہوواہ کا بیٹا ہو جسے وہ یروشلم کا محافظ دیوتا خیال کرتا تھا۔

کیا پیلاطوس یہودیوں سے ڈرتا تھا؟

عیسائی کہتے ہیں اور انجیل متی میں بھی لکھا ہے کہ رومی حاکم پیلاطوس نے حضرت مسیح کو یہودیوں کے بلوہ سے ڈر کر صلیب دی (متی ۲۷/۲۴) یہ بات قرین قیاس نہیں کہ اتنی بڑی وسعت رکھنے والی مضبوط ترین اور انصاف پسند حکومت محض کچھ شرارت پسند یہودیوں کے بلوہ سے ڈر کر ایک بے گناہ انسان کو صلیب پر لٹکا دے۔ عیسائی مانتے ہیں کہ پیلاطوس یہودیوں کے مذہبی جوش و سرگرمی سے متنفر تھا اور جب کبھی اُن کے ساتھ کوئی تنازعہ پیش آتا اور ایسے تنازعے اکثر ہوتے رہتے تھے تو وہ بلا تکلف خونریزی پر کاربند ہوا کرتا تھا (یسوع مسیح کی گرفتاری اور موت صفحہ ۴)

رومی حکومت فوجی طاقت کے زور پر قانون کا احترام قائم رکھتی تھی۔ وہ کسی کے جائز حقوق کو نظر انداز نہ کرتی تھی وہ کسی سے ڈر کر بے قصور کا خون کرنے کو تیار نہ تھی۔ انجیل ہمیں بتاتی ہے کہ رومی حاکم پیلاطوس جوانمرد اور بہادر آدمی تھا۔ چنانچہ جب اس نے کتبہ لکھ کر صلیب پر لگایا تو یہودیوں نے اُسے سخت ناپسند کیا اور کہا کہ ایسا نہ لکھ لیکن اُس نے نہایت بے خوفی سے بہادرانہ جواب دیا "مَیں نے جو کچھ لکھ دیا وہ لکھ دیا" (یوحنا ۱۹/۲۲) اور اپنا لکھا ہوا قائم رکھا۔ وہ یہودیوں سے مرعوب نہیں ہوا بلکہ بار بار حضرت مسیح کو "یہودیوں کا بادشاہ" کے لقب سے یاد کرتا جس سے یہودی چڑتے تھے۔ ایسے بہادر شخص کو بزدل کہنا سراسر بے انصافی ہے۔ یوحنا کی انجیل ہمیں بتاتی ہے کہ یہودیوں نے پیلاطوس کو یہ دھمکی دی کہ "اگر تو اس کو چھوڑ دیتا ہے تو قیصر کا خیر خواہ نہیں۔ جو کوئی اپنے آپ کو بادشاہ بناتا ہے وہ قیصر کا مخالف ہے" (یوحنا ۱۹/۱۲) لیکن اسی حوالہ کے آگے بتایا گیا ہے کہ پیلاطوس نے مسیح کو یہودیوں کے حوالے کر دیا (یوحنا ۱۹/۱۶) اُس پر یہودیوں کی دھمکی کا کچھ اثر نہیں ہوا۔ اس نے خود مسیح کو صلیب کی سزا نہیں دی۔ اگر وہ یہودیوں کے ڈر سے کہ وہ قیصر روم کے پاس شکایت نہ کریں مسیح کو صلیب کی سزا دے دیتا تو اُسے اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیئے تھا کہ مسیح کے حامی نکودیمس اور یوسف دو لتمند مشیر جو اس ساری کارروائی سے باخبر تھے بلکہ رومی صوبیدار بھی جو حضرت مسیح پر ایمان رکھتا تھا (متی ۸/۵-۸) وہ اس ظلم و ستم کی داستان قیصر روم تک پہنچا سکتے تھے جو یہودیوں کی شکایت سے بڑھ کر اُس کے لئے خطرناک ہو سکتی تھی۔ یہودیوں کی شکایت کا جواب تو بہت آسان اور معقول تھا کہ خود گورنر پیلاطوس نے اُسے جرم بغاوت سے بری کر دیا تھا اور صوبہ گلیل کے حاکم اعلیٰ نے بھی اُسے بے قصور قرار دیا اسلئے وہ رومی قانون کے مطابق بے قصور ہونے کی وجہ سے صلیب کا مستحق نہ تھا۔ بے گناہ کو صلیب دینے کا جواز اُس کے پاس نہ تھا۔ قیصر روم یہودیوں کے خصائل سے خوب واقف تھا۔ وہ لوگ ہمیشہ کوئی نہ کوئی بہانہ تلاش کر کے فتنہ و فساد برپا کرتے رہتے تھے۔ رومی حکومت جو عدل و انصاف پر مبنی تھی، وہ کسی صورت میں یہودیوں کے کہنے پر ایک بے گناہ اور معصوم کو صلیب پر لٹکا نہیں سکتی تھی۔

رومی حکومت کے عدل و انصاف کا یہی تقاضا تھا کہ اگر اس کو ایک بے گناہ کی حفاظت کے لئے بہت سے ظالم یہودیوں پر سختی کرنی پڑتی تو وہ اس سے ہرگز دریغ نہ کرتی۔

برّابا خونی کو قید کی سزا دینا

اگر بفرضِ محال حضرت مسیح کو یہودی خیال کے مطابق بغاوت کے جرم کا مرتکب مان لیں تو بھی پلاطوس آپ کو صلیب کی سزا سے بچا سکتا تھا کیونکہ وہ آپ کو بے گناہ یقین کر کے چھوڑنا چاہتا تھا۔ انجیل میں ایک ایسے شخص کا ذکر پایا جاتا ہے جس کا نام برّابا یسوع تھا جو اُن باغیوں کے ساتھ قید میں پڑا تھا جنہوں نے بغاوت میں خون کیا تھا (مرقس ۱۵/۷) لوقا کہتا ہے کہ کسی بغاوت کے باعث جو شہر میں ہوئی تھی اور خون کرنے کے سبب قید میں ڈالا گیا تھا۔ (لوقا ۲۳/۱۹) اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ رومی قانون میں بغاوت کا مجرم اور وہ جنہوں نے خون بھی کئے ہوں ان کو صلیب نہیں دی جاتی تھی بلکہ اُن کی سزا قید تک ہی محدود تھی۔ ہو سکتا ہے کہ ان کا مقدمہ تکمیل تک نہ پہنچا ہو لیکن خیر خواہ حاکم پلاطوس اتنی غیر قانونی کارروائی نہیں کر سکتا تھا کہ اس نے رات کے اندھیرے میں حضرت مسیح کو گرفتار کرایا اور مقدمہ کی کارروائی بھی رات کو ہی عمل میں آئی، صبح ہوتے ہی عدالت سے سیدھا قتل گاہ کو روانہ کر دیا اور صلیب پر لٹکا دیا۔ اگر بقول عیسائیوں کے رومی حکومت عدل و انصاف پر مبنی تھی تو یہ ساری کارروائی غلط ٹھہرے گی۔ پلاطوس برّابا کی طرح حضرت مسیح کو بھی قید میں رکھ سکتا تھا اور پھر کسی وقت بھی وہ مسیح کو رہا کر سکتا تھا۔

عید کے موقع پر قیدی کو رہا کرنا

انجیل لوقا اور متی میں لکھا ہے کہ اُسے (پلاطوس کو) ہر عید میں ضرور تھا کہ کسی کو ان کے واسطے چھوڑ دے (متی ۲۷/۱۵، لوقا ۲۳/۱۶) ہر عید سے مراد سال بھر کی ہونے والی عیدیں ہیں۔ یہودی شریعت کے مطابق سال بھر میں سات عیدیں ہوتی تھیں۔ مثلاً عید فسح۔ (احبار ۲۳/[illegible]) ۲۔ عید فطیر (احبار ۲۳/۶) ۳۔ ہفتوں کی عید (احبار ۲۳/۹-۱۴) ۴۔ نرسنگوں کی عید (احبار باب ۲۳) ۵۔ عید خیام (احبار ۲۳/۲۹) ۶۔ کفارہ کی عید (احبار ۲۳/۲۹) ۷۔ عید ہفتہ کوست (احبار ۲۳/۱۵-۲۲) انجیل کے مطابق سال بھر میں ہر ایک عید کے حساب سے سات قیدی چھوڑنے لازمی تھے۔ اس طرح برّابا خونی اور باغی کی مانند حضرت مسیح کی رہائی کا موقع بھی نکلنے کا امکان تھا۔ حالات ہمیشہ یکساں نہیں رہتے۔ رومی قانون کے مطابق حضرت مسیح کی رہائی کی گنجائش تھی۔ پھر جبکہ زیر بحث وقت میں دو عیدیں تھیں یعنی عید فسح اور عید فطیر اسلئے دو قیدیوں کی رہائی ہونی چاہئے تھی نہ کہ صرف ایک برّابا کی۔ اس لاجواب سوال کے زیرِ نظر انجیل کے نئے ایڈیشن میں سے لوقا ۲۳/۱۷ آیت کو ہی حذف کر دیا گیا ہے۔ یہ مسیحی بھائیوں کی "دیانت داری" کی ایک ادنیٰ مثال ہے ؛ (باقی پھر)

دلچسپ گفتگو

جناب ایڈیٹر صاحب المنبر کی چند تصریحات

۲۶ر جنوری ۱۹۶۶ء کی بات ہے کہ مجھے اخویم مسعود احمد خان صاحب دہلوی ایڈیٹر انصار اللہ، برادرم گیانی عباد اللہ صاحب مینیجر الفضل اور محترم مولوی نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر "تحریک جدید" کو جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب ڈاکخانہ جات لائل پور ڈویژن سے ملاقات کیلئے لائلپور جانا پڑا کیونکہ ربوہ کے موجودہ سب پوسٹ ماسٹر صاحب کا رویہ بعض باتوں میں خلافِ قواعد اور تکلیف دہ ہے۔ جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب نے اپنے تحریری آرڈر کے ذریعہ ہماری شکایت کو فوراً دُور فرمایا جس کے لئے ہم اُن کے شکر گزار ہیں۔

ہمیں کچھ فرصت کا وقت میسر تھا خیال آیا کہ جناب حکیم مولوی عبد الرحیم صاحب اشرف ایڈیٹر المنبر لائلپور سے ملیں۔ ہم جناح کالونی میں ان کے گھر پر پہنچے۔ یہ عالیشان کوٹھی ابھی زیرِ تکمیل ہے۔ جناب اشرف صاحب سے ایک گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی۔ آپ نے فراخ دلی اور خوش طبعی سے گفتگو فرمائی۔ آپ چائے کے لئے کہنے کی خاطر اندر جانے لگے تو عرض کیا گیا کہ تکلف نہ فرمائیں ہم چائے پی کر آئے ہیں تو از راہِ مزاح کہنے لگے کہ ہمارے لئے آپ کا ذبیحہ کھانا جائز ہو یا نہ ہو آپ کے لئے تو ہمارا ذبیحہ جائز ہے۔ میں نے بھی اسی انداز میں جواباً کہا کہ ہمارے لئے قرآن مجید نے اہل کتاب کا ذبیحہ جائز قرار دیا ہے۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ حکیم صاحب موصوف نے ساری گفتگو میں تلخی کا انداز اختیار نہیں فرمایا۔ اندازِ گفتگو کے ساتھ چائے کی شیرینی بھی قابلِ ذکر ہے۔ یہ گفتگو ملکی و سیاسی حالات، گزشتہ ستمبر کی جنگ، اور موجودہ مذہبی تحریکات کے سلسلہ میں ہوتی رہی۔ چند دلچسپ باتیں درج کرتا ہوں۔

جناب حکیم صاحب موصوف نے دس برس پیشتر اپنے اخبار المنبر میں لکھا تھا:-

"ہمارے بعض واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا لیکن یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے سے زیادہ مستحکم اور وسیع ہوتی گئی۔ مرزا صاحب کے بالمقابل جن لوگوں نے کام کیا ان میں

اکثر تقویٰ، تعلق باللہ، دیانت، خلوص، علم اور اثر کے اعتبار سے پہاڑوں جیسی شخصیتیں رکھتے تھے۔ سید نذیر حسین صاحب دہلوی، مولانا انور شاہ صاحب دیوبندی، مولانا قاضی سید سلیمان منصور پوری، مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی، مولانا عبد الجبار غزنوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری اور دوسرے اکابر رحمہم اللہ وغفرلہم کے بارے میں ہمارا حسن ظن یہی ہے کہ یہ بزرگ قادیانیت کی مخالفت میں مخلص تھے اور ان کا اثر و رسوخ بھی اتنا زیادہ تھا کہ مسلمانوں میں بہت کم ایسے اشخاص ہوئے ہیں جو ان کے ہم پایہ ہوں۔ اگرچہ یہ الفاظ سننے اور پڑھنے والوں کے لئے تکلیف دہ ہوں گے اور قادیانی اخبار اور رسائل چند دن انہیں اپنی تائید میں پیش کر کے خوش ہوتے رہیں گے لیکن ہم اس کے باوجود اس تلخ نوائی پر مجبور ہیں کہ ان اکابر کی تمام کوششوں کے باوجود قادیانی جماعت میں اضافہ ہوا ہے۔ متحدہ ہندوستان میں قادیانی بڑھتے رہے تقسیم کے بعد اس گروہ نے پاکستان میں نہ صرف پاؤں جمائے بلکہ جہاں ان کی تعداد میں اضافہ ہوا وہاں ان کا یہ حال ہے کہ ایک طرف تو روس اور امریکہ کے سرکاری سطح پر آنے والے سائنسدان ربوہ آتے ہیں اور دوسری جانب سنہ ۵۳ء کے عظیم تر ہنگامہ کے باوجود قادیانی جماعت اس کوشش میں ہے کہ اس کا سنہ ۵۷-۱۹۵۶ء کا بجٹ پچیس لاکھ روپیہ کا ہو۔"

(المنیر لائلپور ۲۳ فروری سنہ ۱۹۵۶ء)

اس اقتباس کے لفظ "**پہاڑوں جیسی شخصیتیں**" کو ملحوظ رکھتے ہوئے میں نے حکیم صاحب سے دریافت کیا کہ مناظرہ یا بحث نہیں مگر امر واقعہ کے علم کے طور پر دریافت طلب ہے کہ آجکل آپ کے نزدیک سلسلہ احمدیہ کی مخالفت میں کون کون سی "پہاڑوں جیسی شخصیتیں" کارفرما ہیں؟ حکیم صاحب نے شخصیتوں کے ابھرنے کے لئے زمانہ کی سازگاری پر تقریر کی اور آخرکار فرمایا کہ اس وقت ایسی کوئی شخصیت موجود نہیں ہے بعض مخالف علماء کے نام پر کہا کہ میں ان کو ایسا نہیں سمجھتا۔ وہ اس پایہ کے نہیں ہیں۔ جناب مودودی صاحب کے بارے میں ہمیں حکیم صاحب کے نظریات کا علم تھا۔ ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے میں نے کہا کہ جہاں تک احمدیت کی مخالفت میں کامیاب ہونے کا سوال ہے آپ مودودی صاحب کے بارے میں کیا خیال رکھتے ہیں؟ حکیم صاحب کے جواب کا خلاصہ یہی تھا کہ اس میدان میں کامیابی کے جو "عوامل" ہو سکتے ہیں مودودی

صاحب بھی ان سے بے بہرہ ہیں۔ انہوں نے تو سیاسی کامیابی کے لئے دین کو ذریعہ بنا رکھا ہے۔ آخر کار میں نے دریافت کیا کہ آپ کے نزدیک اس میدان میں آئندہ کب تک "پہاڑوں جیسی شخصیت" کے ابھرنے کی امید ہے؟ اس پر حکیم صاحب نے صدی کے سر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ پچیس برس سے پہلے اس بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اس کے بعد شاید کوئی صورت پیدا ہو۔

عام مسلمانوں کی دینی حالت کے تذکرہ پر حکیم صاحب موصوف نے دلی درد کا اظہار کیا اور کہا کہ حالات تو ایسے ہیں کہ ہم عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں یہ تو اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہی ہے کہ ابھی ہمیں موقعہ دیا جا رہا ہے اگر اب بھی ہم نے اصلاح نہ کی تو پھر سخت خطرہ درپیش ہے۔ یہ حصہ گفتگو حکیم صاحب کے اس تازہ آرٹیکل کے سلسلہ میں ہوا تھا جس میں انہوں نے لکھا ہے :-

"ہمارا ایمان اس حقیقت ثابتہ پر ہے
کہ اس دنیا میں جتنے امور و واقعات
ظہور پذیر ہوتے ہیں ان کا فیصلہ زمین
پر نہیں آسمان پر ہوتا ہے۔ آسمان تمام
فیصلوں کے صادر ہونے کا مرکز ہے"
(المنبر ۲۸ رمضان ۱۳۸۵ھ - ۲۱ ۱/۶۶ء)

اس کے بعد روحانی زندگی کا ذکر چل پڑا۔ میں نے اس کی پانچ علامات بیان کیں جن میں یہ بھی تھا کہ ایسے شخص پر قرآنی معارف کھلتے ہیں اور اس کی زندگی اشاعت دین کے لئے وقف ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے بندے کی دعاؤں کو قبول فرماتا اور اسے رؤیا، کشف اور الہام و وحی کے ذریعہ اپنی خوشنودی سے آگاہ کرتا ہے۔ حکیم صاحب نے میرے بیان سے اتفاق فرمایا اور یہ بھی تسلیم کیا کہ اصل چیز روحانی زندگی ہی ہے۔ آپ نے اقرار کیا کہ نیک لوگوں کو اب بھی الہام ہو سکتا ہے۔ احمدیوں کے باہر اس کی مثال دریافت کئے جانے پر جناب حکیم صاحب نے صرف اوڈانوالہ کے جناب مولوی عبداللہ صاحب کا نام ذکر فرمایا جو اس وقت اسی سال کے بوڑھے اور بیمار ہیں۔

یہ گفتگو کا ملخص میرے اپنے الفاظ میں ہے جو نہایت اچھے ماحول میں ہوئی تھی میں نے کوشش کی ہے کہ بات کا مفہوم واضح طور پر ذکر ہو جائے تاہم اگر حکیم صاحب محسوس فرمائیں کہ ان کی طرف کوئی بات غلط طور پر منسوب ہو گئی ہے تو وہ تحریر فرمائیں فوراً ازالہ کر دیا جائے گا۔ اس اشاعت کا مقصد کوئی مناظرانہ طرح ڈالنا نہیں، بلکہ صرف قارئین الفرقان کو اس انداز فکر سے آگاہ کرنا ہے جو اس وقت دوسرے حلقوں میں کارفرما ہے۔ بہرحال ہم جناب اشرف صاحب کی مہمان نوازی کے شکر گزار ہیں اور ہم نے انہیں ربوہ تشریف لانے کی بھی دعوت دی ہے جسے انہوں نے منظور کر لیا ہے۔

خاکسار

ابوالعطاء جالندھری

حاصلِ مطالعہ

بدھ مذہب کی ایک کتاب پر پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں نظر پڑی۔ اُس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایک نہایت واضح اور شاندار پیشگوئی موجود ہے۔ مَیں نہیں جانتا کہ یہ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں چھپنے والی پیشگوئیوں میں چھپ چکی ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو اسے "حاصلِ مطالعہ" کے صفحات میں جگہ دی جاسکتی ہے۔

جہاں یہ پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی و جانی و امی و ابی) کے وجود میں پوری ہوتی ہے وہاں یہ بات بھی ثابت کرتی ہے کہ حضرت بدھ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نبی تھے۔ کیونکہ اتنی واضح پیشگوئی کوئی صادق ہی خدا تعالیٰ سے خبر پاکر کرسکتا ہے۔

کتاب کا نام ہے :-

"The Gospel of Buddha".

اور

The Open Court Publishing Co., Chicags, Illinios, U.S.A.

نے پہلی بار اسے ۱۸۹۴ء میں شائع کیا تھا۔ خاکسار نے

مندرجہ ذیل حوالہ اس کی پندرھویں اشاعت سے نقل کیا ہے۔ پہلے انگریزی کا text نقل کرتا ہوں اور بعد ازاں اس کا ترجمہ :-

"And Ananda, Suppressing his tears said to the Blessed One: "Who shall teach us when thou art gone?"

And the Blessed One replied: "I am not the first Buddha who came upon earth, nor shall I be the last. In due times another Buddha will arise in the world, a Holy One,

a supremely enlightened one, endowed with wisdom in conduct, auspicious, knowing the universe an incomparable leader of men, a master of angels and mortals. He will reveal to you the same eternal truths which I have taught you. He will preach his religion, glorious in its origin, glorious at the climax, and glorious at the goal, in the letter. He will proclaim a religious life wholly perfect and pure, such as I now proclaim. His disciples will number many thousand, while mine number many hundred."

Ananda said; "How shall we know him?"

The Blessed one said, "He will be known as Maitreya, which means 'he whose name is Kindness'."

(Chapter XCVI Maitreya, Page 217, 218)

ترجمہ:- اور آنندہ نے اپنے آنسو ضبط کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے اس برگزیدہ (حضرت بابا بدھ علیہ السلام) سے پوچھا کہ۔

"آپ کے بعد ہمارا استاد کون ہوگا؟"

خدا تعالیٰ کے اس برگزیدہ نے جواب دیا کہ۔

"روئے زمین پر ظاہر ہونے والا میں پہلا بدھ نہیں ہوں اور نہ ہی آخری۔ کچھ مدت بعد دنیا میں ایک اور بدھ ظاہر ہوگا ـــــ جو بہت ہی مقدس ہوگا۔ نور اس میں کوٹ کوٹ کر

بھرا ہوگا۔ اس کا ہر عمل حکمت سے پُر ہوگا بہت ہونہار ہوگا۔ کائنات کے رازوں سے واقف ہوگا۔ بنی نوع انسان کے لئے ایک یکتا اور لاثانی رہنما ہوگا۔ اور انسانوں اور فرشتوں کا استاد ہوگا۔ وہ تم پر وہ ساری ابدی صداقتیں آشکار کرے گا جو مَیں نے تمہیں بتائی ہیں۔ وہ اپنے دین کا پرچار کرے گا۔ دین جو اپنے ظاہر اور باطن میں نہایت شاندار ہوگا۔ اپنے ابتدائی دور میں اور اپنی ترقی کے انتہاء کو پہنچ جانے کے زمانے میں اور اپنے انجام کے وقت!۔ وہ (یعنی ظاہر ہونے والا بدھ۔ ناقل) میری طرح ایک پاکباز اور بے عیب زندگی گزارنے کی تلقین کرے گا۔ اس کے پیروکار ہزاروں کی تعداد میں ہوں گے جبکہ میرے ماننے والے سینکڑوں تک محدود ہیں۔"

آنندہ نے پوچھا ——

"تو ہم اُسے پہچانیں گے کس طرح؟"

خدا تعالیٰ کے اس برگزیدہ نے جواب دیا کہ:-

"وہ میتریا کے نام سے پکارا جائیگا۔ جس کے معنی احسان مندی کے ہیں۔"

(صفحہ ۲۱۷-۲۱۸)

اس کتاب کے آخر میں غیر زبانوں کے الفاظ جو کتاب میں استعمال ہوئے ہیں ان کے معانی درج ہیں۔ میتریا کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ سنسکرت زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی ہیں "Full of Kindess" جس کا ترجمہ "سراپا احسان" ہو سکتا ہے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ اگر انسانوں میں سے "سراپا احسان" کے لقب کا کوئی حقدار ہے تو صرف اور صرف ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلك۔ (خاکسار محمود احمد ابن عبد الجلیل عشرت)

قطعات

(حضرت اکمل مدظلہ)

(۱)

ناصر الدین ناصر احمدؐ میرزا
قدرتِ ثانی کی صورت مل گیا
ان دعاؤں کے نتیجے میں ملا
جن سے عرشِ اعظمِ حق ہل گیا

(۲)

سمجھتا ہوں اپنے تئیں خوش نصیب
مجھے مل گیا میرا پیارا حبیب
جسے دی گئی ہے ظفر کی کلید
کہ نصرٌ من اللہ فتح قریب

(۳)

ناصرِ ملت ہمارا مل گیا
یعنی وہ پیاروں کا پیارا مل گیا
مل گیا ہے چارہ ساز و چارہ گر
ہم سے بیچاروں کا چارہ مل گیا

اللہ یار کی ڈاک

لائبیریا (مغربی افریقہ) سے ایک دلچسپ خط

مکرم محترم مولانا ابو العطاء صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے آپ خیر و عافیت سے ہوں گے۔

ہمارے ہاں پاکستان کی بحری ڈاک چار پانچ ماہ کے بعد پہنچتی ہے لیکن اس دفعہ خلافِ معمول رسالہ الفرقان کا مئی وجون کا شمارہ "مسیح موعود نمبر" جلد مل گیا۔ الحمد للہ۔ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور مولوی محمد صادق صاحب کے مضامین خاص دلچسپی کا موجب ہوئے۔

ہمیں رسالہ الفرقان کا شدت سے انتظار رہتا ہے لیکن بالعموم رسالہ بہت دیر سے ملتا ہے۔ مجھے "درویشان نمبر" پڑھنے کا خاص شوق تھا۔ ایک روز ڈاکخانہ گیا وہاں پر دیگر خطوط کے علاوہ الفرقان "درویشان نمبر" کا پیکٹ بھی موصول ہوا۔ خوشی خوشی گھر پہنچا۔ آپ حیران ہوں گے کہ جب میں نے پیکٹ کھولا تو اندر سے "آستانہ" دہلی ماہوار رسالہ نکل آیا جسے دیکھ کر بہت ہی تعجب ہوا۔ اس کے wrapper پر تو الفرقان "درویشان نمبر" لکھا تھا اور اندر آستانہ دہلی تھا۔ آج تک اس معمہ کو سمجھ نہیں سکا۔[1]

اہلِ پیغام کے بارہ میں مجھے ایک واقعہ یاد آگیا جو امید ہے آپ کے لئے دلچسپی کا باعث ہوگا۔ ہم بالکل چھوٹے تھے اور ہمارے گاؤں شاہ پور کے قریب ایک مقام وڈالہ بانگر میں ہمارے ایک رشتہ دار ڈاکٹر حمید اللہ بیگ صاحب نے ایک ڈسپنسری کھول رکھی تھی۔ ڈاکٹر صاحب پیغامی تھے اور اکثر اس بارہ میں گفتگو ہوتی رہتی تھی۔ وہ دراصل کلانور ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے جو وڈالہ بانگر سے تین کوس پر واقع ہے۔ اگر ڈاکٹر صاحب کو کام کرتے ہوئے دیر ہوجاتی تو واپس کلانور جانے کی بجائے وہ ہمارے ہاں آجاتے اور وہیں رات گزار کر اگلے روز کام پر چلے جاتے۔

ایک روز انہوں نے بتایا کہ اس سال ایک دوست کی دعوت پر وہ قادیان جلسہ سالانہ پر حاضر ہوئے۔ کہنے لگے وہاں پر میرے ساتھ تین واقعات پیش آئے جن کی بناء پر میں یقین کرتا ہوں کہ حق مبایعین کے ساتھ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس قسم کی جماعت پیدا کرنا چاہتے تھے اس کی جھلک قادیان میں نمایاں طور پر

[1] الفرقان۔ کیا جناب پوسٹ ماسٹر صاحب جنرل مغربی پاکستان اس معمہ کو حل فرمائیں گے؟

دیکھنے میں آئی ہیں [illegible] واقعات حسب ذیل ہیں:-

[illegible] دیکھا کہ جلسہ گاہ کے قریب ایک دکان تھی جہاں پر مٹھائی سے بھری ہوئی پلیٹیں میزوں پر رکھی تھیں۔ لوگ اندر جاتے تھے اور جس قدر چاہتے کھا لیتے۔ باہر آنے پر دکاندار پوچھتا کہ آپ نے کیا کچھ کھایا ہے۔ چنانچہ گاہک جو کچھ بتاتا دکاندار اس کے مطابق رقم وصول کر لیتا۔ ڈاکٹر صاحب کہنے لگے کہ مَیں بہت حیران ہوا کہ یہ لوگ کتنے ایماندار ہیں۔ اوّلاً دکاندار گاہکوں پر اعتماد کرتا ہے اور پھر گاہک بھی اتنے دیانتدار ہیں کہ خود بخود تمام رقم بتا دیتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کہنے لگے کہ مَیں دکاندار کو آزمانے کے لئے اندر چلا گیا۔ دل بھر کر مٹھائی کھائی اور رقم ادا کئے بغیر باہر نکل آیا۔ مجھ سے دکاندار نے کوئی سوال تک نہ کیا۔ اگلے دن مَیں واپس گیا اور دکاندار سے کہا کہ تم عجیب آدمی ہو کسی سے حساب نہیں لیتے۔ دیکھو مَیں کل آیا تھا، مٹھائی کھائی اور چلا گیا تم نے مجھ سے پوچھا تک نہیں۔ اس پر دکاندار کہنے لگا کہ ہماری حلال کی کمائی ہے کبھی ضائع نہیں ہوتی۔ دیکھئے آپ آخر آ ہی گئے۔

دوم۔ مَیں اپنی بچی کی جوتی خریدنے کے لئے ایک دکان واقع بڑا بازار گیا۔ مَیں نے جوتی پسند کی اور دکاندار کو قیمت ادا کر دی اور کہا آپ یہ رقم رکھیں، اگر جوتا فٹ ہو گیا تو رکھ لیں گے ورنہ واپس لے آئیں گے۔ اس پر دکاندار صاحب کہنے لگے آپ رقم بھی لے جائیں اور جوتا بھی لے جائیں۔ اگر فٹ آ گیا تو رقم مل جائیگی۔ ہمیں آپ پر اعتماد ہے۔

سوم۔ مَیں نے دیکھا کہ ایک لڑکا ایک دکاندار سے کہہ رہا تھا کہ کل تم نے جو ریزگاری مجھے دی تھی وہ درست نہ تھی۔ اس پر دکاندار نے کسی قسم کے تکرار کے بغیر بقیہ رقم ادا کر دی اور ان کے درمیان کسی قسم کی درشت کلامی نہ ہوئی۔

ان واقعات کا ذکر کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب کہنے لگے مَیں سمجھتا ہوں کہ حق مبایعین کے ساتھ ہے۔ کیونکہ جس قسم کی جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیدا کرنا چاہتے تھے اس کی جھلک صرف انہی لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ وہ ہر سال احمدیہ بلڈنگس میں جلسہ سالانہ پر حاضر ہوتے ہیں اور اُن کے مشاہدہ کے مطابق جلسہ میں شریک ہونے والوں کی حاضری ہر سال کم ہوتی جاتی ہے اور اِدھر قادیان کے جلسہ کا یہ حال ہے کہ ہزارہا لوگ دُور دراز کے علاقوں سے چل کر جلسہ میں شامل ہوتے ہیں اور ہر سال حاضری بڑھتی جا رہی ہے۔

مَیں نے ڈاکٹر صاحب موصوف کا بیان تفصیل کے ساتھ اسلئے لکھا ہے کہ یونہی آنکھیں بند کر کے مَیں نہ مانوں، مَیں نہ مانوں کہتے جانا اور بات ہے ورنہ غیر مبایعین کے لئے ہزارہا ایسے دلائل موجود ہیں جن سے وہ بآسانی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جن لوگوں نے اپنے آپکو خلافت کے دامن سے وابستہ رکھا وہی حق پر ہیں۔

اگر ممکن ہو تو ازراہِ کرم "درویشان نمبر" کی ایک کاپی بھیج دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔

آپ کا شاگرد۔ مبارک احمد ساقی

پاکستانی افواج کے شاندار کارنامے

جناب ڈپٹی کمشنر صاحب جھنگ کی تحریک پر صحافیانِ ربوہ کا ایک نمائندہ وفد گزشتہ نومبر دسمبر میں پہلے چھمب جوڑیاں کے محاذ پر گیا اور پھر چونڈہ سیالکوٹ کے محاذ پر جانے کا اسے موقعہ ملا۔ وفد کے ہر دو حصوں میں مجموعی طور پر مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی، مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی، مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل، مکرم محمد شفیق صاحب قیصر، مکرم عطاء المجیب صاحب راشد، جناب چوہدری علی محمد صاحب بی۔ ٹی اور خاکسار شامل تھے۔

دونوں محاذوں کی حالت مختلف تھی۔ یعنی اوّل الذکر محاذ پر ہماری فوجیں مفتوحہ علاقہ پر قابض تھیں اور دشمن کے مورچوں کے مقابل پر سینہ سپر تھیں، اور دوسرے محاذ پر ہماری جانباز فوجوں نے دفاع کی وہ شاندار مثال قائم کی ہے جو ہماری تاریخ میں ایک سنہری باب کی حیثیت رکھتی ہے۔

گجرات سے چھمب جوڑیاں کے محاذ پر جاتے ہوئے جذبات کا اور رنگ تھا اور چونڈہ محاذ پر مناظر کو دیکھتے ہوئے اور رنگ۔ مگر ایک بات ہر جگہ اور ہر محاذ پر مشترک تھی اور وہ یہ کہ پاکستانی افواج نے اپنے سے کئی گنا زیادہ دشمن کا مقابلہ کرتے ہوئے جرأت و شجاعت کا پورا پورا حق ادا کر دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان فوجوں کی غیر معمولی تائید فرمائی ہے۔ جہاں پاکستانی فوجیں آگے بڑھی ہیں وہاں بھی اللہ تعالیٰ کا ہاتھ کارفرما نظر آتا ہے اور جہاں انہوں نے اپنے خون سے پاکستانی سرحدوں کی حفاظت کی ہے وہاں بھی نصرتِ ایزدی نے ان کی دستگیری فرمائی ہے۔

جب ہماری جیپ پاکستانی سرحد سے آگے بڑھتے ہوئے اس مقام پر پہنچی جہاں لکھا تھا کہ اس سے آگے مفتوحہ علاقہ شروع ہوتا ہے تو عجیب کیفیت تھی۔ ہمارا تصوّر مسلمانوں کی ماضی کی فتوحات میں کھو گیا اور کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کی اندوہناک حالت کے خیال سے ہمارے دل مجروح تھے۔ دعا کی گئی کہ وہ دن جلد طلوع کرے جب کشمیری مسلمان آزادی اور حریت کو حاصل کر سکیں اور ان کے مظالم کا خاتمہ ہو۔

سترہ (۱۷) دن کی بھارت و پاکستان کی اس لڑائی کے دوران جو کیفیت علاقہ کشمیر کے باشندوں اور پاکستان کے مسلمانوں میں پیدا ہو گئی تھی۔ اس کے پیشِ نظر یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ الٰہی منشاء یہی ہے کہ اب مظلوم کشمیریوں کی مصیبتوں کے دن خاتمہ پر ہیں اور آسمان سے "رہا گو سفندان

عالی جناب" کا حکم نافذ ہونے والا ہے۔ بظاہر **اعلانِ تاشقند** سے اس میں کچھ التوا نظر آتا ہے مگر تقدیر کے نوشتوں کی تنفیذ جس انداز میں ہُوا کرتی ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے کچھ عجب نہیں کہ قدرت کا ہاتھ زیادہ مؤثر رنگ میں اور جلد نظر آجائے۔ آج جبکہ مَیں یہ سطور لکھ رہا ہوں ہماری فوجیں **معاہدۂ تاشقند** کی تعمیل میں اپنی سرحدوں پر واپس آرہی ہیں اور "مفتوحہ علاقے" بھارت کو واپس سونپے جارہے ہونگے مگر یہی لمحہ اس بات کا حق رکھتا ہے کہ ہم اپنے بہادر، جوانمرد، اور ملک وملت کے لئے سراپا ایثار فوجی بھائیوں کی شجاعت کا تذکرہ کریں۔

فوج کا کام ہے کہ ہر حال میں اپنے کمانڈر کے حکم کی تعمیل کرے۔ ملک کے مفاد میں **جنگ یا صلح** کا فیصلہ کرنا **سربراہِ مملکت** کی آخری ذمہ واری ہے اور ہمیں تجربہ ہے کہ صدرِ پاکستان محمد ایوب خان نے ماضی میں اپنی اس ذمہ واری کو پورے خلوص اور بے مثال جرأت سے ادا کیا ہے۔ ہماری دلی دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کے اعلانِ تاشقند والے اقدام کو بھی ہر طرح سے ملک وملت کے لئے مفید اور بابرکت بنائے، آمین۔

فوجوں کی واپسی کے تصور نے قلم کو دوسری طرف متوجہ کر دیا۔ تذکرہ تو اس بات کا تھا کہ چھمب جوڑیاں کے محاذ پر ہماری فوجوں نے شاندار اقدام کیا۔ ان علاقوں کو ایک نظر دیکھنے سے معلوم ہوجاتا تھا کہ دشمن کی فوجیں پاکستانی افواج کے سامنے بے تحاشا بھاگی تھیں۔ انہیں اتنی بھی مہلت نہ ملی تھی کہ اپنی تعمیرات اور پُلوں وغیرہ کو توڑ پھوڑ کا نشانہ بناسکیں۔ جن پاکستانی افسروں اور فوجیوں سے ہمیں ملنے اور گفتگو کرنے کا موقعہ ملا سب کے حوصلے انتہائی طور پر بلند اور ان کے عزائم قابلِ رشک تھے۔ وہ سب تو فاتحانہ طور پر آگے جانے کے لئے ہمہ تن تیار تھے۔

واقعات سے ایسی بے شمار مثالیں ملتی ہیں کہ ہمارے فوجی افسر جو بے خوف وخطر اگلی لائنوں میں ہدایات دے رہے تھے اللہ تعالیٰ کے خاص تصرف سے دشمن کے گولوں سے محفوظ رہے ہیں۔ گولے ان کے دائیں اور بائیں گرتے رہے مگر وہ محفوظ رہے۔ چونڈہ محاذ پر ایسے مقامات اور ایسے جاں نثار خدامِ وطن کو دیکھ کر اور ان کی داستانیں سُن کر ایمان تازہ ہوجاتا ہے۔

ایک اَور خاص قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ پاکستانی عوام نے جس طرح اپنی فوجوں کے کارناموں کو سراہا ہے اور جس طرح انہیں دادِ شجاعت دی تھی اس کا بڑا گہرا اثر فوجی افراد پر تھا۔ وہ بار بار اس کا شکریہ ادا کرتے اور اہلِ پاکستان تک اپنے محبت بھرے جذبات پہنچانے کی تاکید کرتے تھے۔ فوجوں اور عوام میں یہ ذہنی قربت پاکستان کے درخشندہ مستقبل کے لئے

ہماری ضمانت ہے۔ عوام کی طرف سے اپنی محبت اور قدر دانی کے اظہار کے طور پر جو تحائف فوجیوں کو پہنچتے وہ ان کا شکریہ تو ضرور ادا کرتے مگر کہتے کہ ہمارے لئے تو حکومت کی طرف سے ہر چیز فراوانی سے میسر ہے۔ اگر یہ سامان اور اشیاء ان مہاجرین میں تقسیم کر دی جائیں جو کشمیر اور دوسرے علاقوں سے لُٹ پٹ کر آئے ہیں تو ہماری عین مراد ہے۔ غرض دونوں طرف مومنانہ اخوت کے جذبات نمایاں تھے۔

معزز قارئین! یہ لمبی داستان ہے مگر حالات کے ماتحت اب اسے مختصر کرنا ضروری ہے۔ البتہ یہ عرض کرنا لازمی ہے کہ ابھی پاکستانی عوام اور پاکستانی افواج کو بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ ہمارے ملک کی سلامتی اور استحکام کی ذمہ داریاں ایک طرف، اور کشمیر کے مظلوم مسلمانوں سے کئے گئے قومی وعدوں کے ایفاء کی ذمہ داریاں دوسری طرف، ہم سب کے کندھوں پر ہیں۔ ان کی ادائیگی کے لئے ہمہ وقت مستعد اور چوکس رہنے کی ضرورت ہے، باہمی اتحاد و اتفاق کی ضرورت ہے، اندرونی اور بیرونی دشمنوں سے خبردار رہنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ قرآن مجید کے ارشاد اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ کو ہر وقت مدنظر رکھیں اور باہمی تعاون سے حکومت کی امداد کریں تا وہ صحیح راستہ پر پوری قوت سے گامزن ہو کر ملکی ترقی کے لئے شاندار کام سرانجام دے سکے۔

اِس شذرہ کو ختم کرنے سے پہلے ایک اہم بات کی طرف دونوں حکومتوں بالخصوص بھارت کی حکومت کو متوجہ کرنا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ **مذہبی معابد اور مذہبی مقدس مقامات کا احترام ہر حال میں قائم رہنا چاہیئے**۔ مفتوحہ علاقہ کی متعدد مساجد کو دیکھکر سخت دُکھ ہوتا تھا کہ بھارتی حکومت نے ان کی حرمت کا کچھ لحاظ نہیں کیا۔ انہیں ویران کیا گیا اور ان کے تقدس کو نقصان پہنچایا گیا۔ ان مساجد میں مناور کی تاریخی مسجد بھی شامل ہے جس کے موجودہ امام پیر چن شاہ صاحب نے ہمیں اس کی ساری داستان برسرزمین سنائی۔ ہماری درخواست ہے کہ حکومت خواہ کسی کی ہو مگر مذہبی عبادت گاہوں کی حفاظت اور ان کا احترام سب کا فرض ہونا چاہیئے۔ آخر کسے معلوم نہیں کہ درحقیقت زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ایک قادرِ مطلق خدا ہے۔ انسانوں کے مذہبی اختلافات کے باوجود اللہ تعالیٰ کی ہستی سب اہلِ مذاہب کے نزدیک واجب الاحترام ہے اور اس کے نام سے قائم ہونے والی عبادتگاہیں بھی احترام کی حقدار ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب زمینی حکمرانوں کو اِس بات کے سمجھنے اور معابد کے تقدس کی حفاظت کی توفیق بخشے۔ آمین

خاکسار

ابوالعطاء جالندھری

ربوہ

۲ر فروری ۱۹۶۶ء

تبصرہ

فاضل ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ "لاہور" تحریر فرماتے ہیں :-

"نبراس المؤمنین فی کلام سید المرسلین"

مرتب ـــ مولانا ابو العطاء جالندھری

سید ولد آدم و وجہ تخلیق کائنات سرور کائنات سید المرسلین خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وسلم) کے روحانی کلام (احادیث) کے ایک سو جواہر پارے با ترجمہ ـــ جن کا انتخاب فاضل مرتب نے خالصۃً تربیتی و اصلاحی نقطۂ نظر سے کیا ہے اور جن میں ہر مسلمان (جوان، بوڑھا، بچہ) مرد اور عورت کے لئے ابتدا سے انتہا تک زندگی کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور رسول مقبولؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اُسوۂ حسنہ کے مطابق گزارنے کے دلنشیں اور واضح ترا شارے مشورے اور نصائح موجود ہیں۔ گویا ہر جواہر پارہ اس مادیت زدہ تنگ و تار دور میں ایک لا فانی قندیل کی حیثیت رکھتی ہے جس کی روشنی آنکھوں کی راہ دل اور روح میں اُتر کر انہیں صیقل ہی نہیں کرتی ان کی آلائشوں کو اپنے انوار سے دھو کر ان میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت و ارادت بھی سمو دیتی ہے۔

ترجمہ نہایت سلیس اور با محاورہ جس سے معمولی تعلیم والا شخص بھی کما حقہ، کسبِ فیض کر سکتا ہے۔ کاش مکتبہ "الفرقان" اسے آرٹ پیپر پر بلاک طباعت میں شائع کر سکتا ـــ کہ آج ایسے لافانی ضابطہ اخلاقِ کمال کی از حد ضرورت ہے۔ رمضان المبارک میں تو ہر گھر میں ہر فرد کے یہ پاکیزہ خزانہ زیرِ مطالعہ رہنا چاہیئے۔

طباعت و کتابت عمدہ ۲۰×۲۲/۱۶ سائز کے ۴۰ صفحات۔

قیمت صرف ۳۱ پیسے۔

ملنے کا پتہ:- مکتبہ الفرقان - ربوہ

(ہفت روزہ "لاہور" لاہور - ۳ جنوری ۱۹۶۶ء صفحہ ۲)

مکتبہ الفرقان ربوہ کی مفید کتابیں!

(۱) تفہیماتِ ربانیہ - مخالفینِ سلسلہ کے جواب میں مدلل اور واضح کتاب - سفید کاغذ ـــ ۱۱—۰
اخباری کاغذ ـــ ۸—۰

(۲) مباحثہ مصر - عیسائی پادریوں سے مصر میں ہوا تھا (اردو) ۶۲—۰
(انگریزی) ۱—۲۵

(۳) تحریری مناظرہ - پادری عبد الحق صاحب کی شکست کا منہ بولتا ثبوت ـــ ۱—۵۰

(۴) کلمۃ الحق - جالندھر چھاؤنی کا تحریری مناظرہ ۷۵—۰

(۵) القول المبین - مودودی صاحب کے رسالہ ختم نبوت کا لاجواب جواب ـــ ۲—۰

(۶) موجودہ عیسائیت کا تعارف - ایک مختصر رسالہ ۱۲—۰

(۷) اسلام پر ایک نظر - ایک عیسائی مستشرق کی منصفانہ کتاب کا ترجمہ ـــ ۶۲—۰

(۸) مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے - (انگریزی) ۲۰—۰

(۹) الفرقان کے آٹھ خاص نمبر

خلافتِ راشدہ نمبر - عیسائیت نمبر - امامت نمبر
۱—۲۵ ۱—۲۵ ۱—۰

حضرت حافظ روشن علیؓ نمبر - حضرت میر محمد اسحٰقؓ نمبر
۱—۵۰ ۱—۰

درویشانِ قادیان نمبر - حضرت قمر الانبیاءؓ نمبر - حضرت فضل عمرؓ نمبر
۱—۰ ۲—۰ ۲—۵۰

(۱۰) نبراس المومنین ـــ ۳۱—۰

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں

عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے

ضرورت مند اصحاب

ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں!

- گلوب ٹمبر کارپوریشن — ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون ۶۲۶۱۸
- سٹار ٹمبر سٹور — ۹۰ فیروزپور روڈ لاہور
- لائلپور ٹمبر سٹور — راجباہ روڈ لائلپور۔ فون ۳۸۰۰

سرزمین قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

۱۹۱۱ء سے آپ کی جملہ طبی ضروریات بہ احسن پوری کر رہا ہے!!

پیچیدہ سے پیچیدہ زنانہ اندرونی امراض کا بھی علاج کیا جاتا ہے۔

زنانہ معائنہ کا معقول انتظام ہے

قدیمی — اوّلین — شہرۂ آفاق

حب اٹھرا رجسٹرڈ

مکمل کورس پونے چودہ روپے

دوائی خاص

زنانہ امراض کا واحد علاج

قیمت دو اونس چھ روپے

زود جام عشق

طاقت کی لاثانی دواء

قیمت ۶۰ گولی ۴ روپے۔

حب مفید النساء

عورتوں کی جملہ بیماریوں کی دوا

قیمت خوراک ایک ماہ ۳ روپے

زرینہ اولاد گولیاں

سو فیصدی مجرب دواء

قیمت فی کورس ۹ روپے۔

حکیم نظام جان اینڈ سنز

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

الفردوس

انارکلی میں

لیڈیز کپڑے کے لئے

آپ کی اپنی

دکان ہے

"الفردوس"

۸۵۔ انارکلی لاہور

رشید آئل گرز

بلحاظ

خوبصورتی، مضبوطی، تیل کی بچت

اور

افراطِ حرارت

(دنیا بھر میں)

بہترین ہیں!

اپنے شہر کے ڈیلر

سے

طلب فرمائیں

رشید اینڈ برادرز

ٹرنک بازار سیالکوٹ

(طابع و ناشر: ابو العطاء جالندھری۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفرقان ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:- (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر معہ ضروری تفصیل کے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مِسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مِسل نمبر ۱۷۹۳۴ میں شریف احمد صدیقی ولد چوہدری فقیر اللہ صاحب (مرحوم) قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ۲۸۶ اے/۵ ڈرگ کالونی کراچی ۲۵ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ راگست ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں کیونکہ والد صاحب بفضلہ تعالیٰ ابھی حیات ہیں۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ -/۲۳۵ (دو صد پینتیس) ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہونگا اور اسکے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل کر دوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میں حصہ آمد تاریخ تحریر وصیت سے ادا کرتا رہونگا۔ فقط ۸ راگست ۱۹۶۵ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد شریف احمد صدیقی بقلم خود۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد سخاوت علی شاہ سیکرٹری وصایا حلقہ ڈرگ روڈ ولد سید اصغر علی شاہ مکان ۲۴۳۱/د ڈرگ کالونی کراچی۔

مِسل نمبر ۱۷۹۳۶ میں نصیر احمد ولد ملک نور الدین مرحوم قوم اعوان پیشہ ملازمت عمرہ ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ۵ سب بلاک نمبر ۴ ناظم آباد کراچی ۱۸ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ارجون ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعے مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ دو صد (-/۲۰۰ Rs) ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں تاریخ تحریر وصیت سے ادا کرتا رہوں گا اگر اسکے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ فقط ۸ ارجون ۱۹۶۵ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد نصیر احمد بقلم خود۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد عزیز اللہ ولد میاں ولی محمد صاحب مرحوم پریذیڈنٹ حلقہ مارٹن روڈ کراچی۔

مِسل نمبر ۱۷۹۴۰ میں سلطان رشید خان ولد کرنل ملک سلطان محمد صاحب قوم راجپوت جودڑہ پیشہ زمینداری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی کوٹ فتح خان ڈاکخانہ خاص ضلع اٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت حسب ذیل ہے۔ ۴۴۶ ایکڑ زمین زرعی بارانی واقع تحصیل فتح جنگ ضلع اٹک اندازاً مالیتی -/۲۲۹۱۲ روپیہ۔ ایک رہائشی مکان واقع محلہ کرنل سلطان محمد بمقام پنڈی گھیب ضلع اٹک ہے اس مکان میں میرا ۱/۴ حصہ ہے جسکی موجودہ قیمت اندازاً -/۳۲۸۲ روپیہ ہے۔ کل جائداد اندازاً مالیتی -/۰۰۰ ۴ روپیہ ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ میری کوئی اور جائداد نہیں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گزارہ زمین کی آمد پر ہے۔ اسکے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں اگر کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور کی جائے۔ العبد سلطان رشید ولد کرنل ملک سلطان محمد خان صاحب کوٹ فتح خان ضلع اٹک۔ گواہ شد اللہ بخش ولد شیر محمد صاحب کوٹ فتح خان ضلع اٹک۔ گواہ شد گوہر دین ولد علم دین صاحب کوٹ فتح خان ضلع اٹک۔

مِسل نمبر ۱۷۹۴۱ میں سید چراغ شاہ ولد سید وزیر شاہ صاحب قوم سید بخاری پیشہ کاشتکاری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۳ء ساکن چک ۶۷ گ ب ڈاکخانہ چک ۶۷ گ ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴ حسب ذیل وصیت

کرتا ہوں میری اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے میرا گزارہ سالانہ آمد پر ہے جو اسوقت بذریعہ کاشتکاری مبلغ -/۵۰۰ روپے تقریباً ہوتی ہے میں تا زیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد سید چراغ شاہ ولد سید وزیر شاہ صاحب چک ۷/۴ گ ب ڈاکخانہ چک ۶/۷ گ ب ضلع لائلپور۔ گواہ شد محمد دین سیکرٹری انجمن احمدیہ چک ۷/۶ گ ب ضلع لائل پور۔ گواہ شد سید ولایت شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا ÷

مثل ۱۷۹۴۲

میں محمد ابراہیم ولد امام دین صاحب قوم رائیں پیشہ معماری عمر ۷۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۶ گ ب ڈاکخانہ چک ۱/۱۰ گ ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶ - ۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد ایک مکان مالیتی -/۵۰۰ روپے اور ایک قطعہ اراضی رقبہ پانچ مرلہ واقع محلہ اشرف پورہ لائلپور مالیتی بارہ صد روپیہ ہے میں اپنی مذکورہ بالا جائداد مالیتی کل -/۲۰۵۰ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت اندازاً -/۷۰ روپے ماہوار ہے میں اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری وصیت آج سے ہی منظور فرمائی جائے۔ العبد نشان انگوٹھا محمد ابراہیم ولد امام دین صاحب۔ گواہ شد محمد صدیق سلیمی بی۔اے بی ایڈ چک ۹۶ گ ب ضلع لائلپور۔ گواہ شد محمد رمضان بقلم خود چک ۹۶ گ ب ضلع لائل پور۔

مثل ۱۶۷۱۶

میں شیخ عبدالشکور ولد شیخ عبدالغنی صاحب قوم شیخ قانونگو پیشہ تجارت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن لاڑکانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ مارچ ۱۹۶۲ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت اندازاً دو صد روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو [illegible] تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالشکور انچارج مندی ڈاکخانہ سندھ۔ گواہ شد محمد صادق ولد عبدالرحیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لاڑکانہ۔ گواہ شد عبدالغفور ولد شیخ عبدالغنی صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لاڑکانہ سندھ۔

مثل ۱۶۷۹۷

میں عبداللہ ولد علی قوم گیندڈ پیشہ تبلیغ عمر ۲۷ سال۔ بیعت ۱۹۵۶ء ساکن کلوا ڈاکخانہ کلوا صوبہ جنوبی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ مئی ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائداد نہیں ہے میرے والد مرحوم کی متروکہ جائداد میری والدہ فاطمہ کے قبضہ میں ہے اسلئے والدہ کی حین حیات میں اس جائداد پر میرا کوئی تصرف نہیں ہے والدہ کی وفات پر یہ جائداد میرے بڑے بھائی کے حصہ میں آئیگی اُن کے بعد جائداد کا وارث میں ہونگا۔ میرا گزارہ اسوقت ماہوار آمد پر ہے جو مبلغ -/۷۵ S.H ہے میں اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت اگر میری کوئی جائداد متروکہ ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ فقط والسلام۔ العبد (دستخط) عبداللہ۔ گواہ شد مختار احمد ایاز صدر جماعت احمدیہ ٹانگانیکا ۱۵/۵/۶۵۔ گواہ شد محمد منور امیر جماعت ہائے احمدیہ ٹانگانیکا۔

مثل ۱۶۸۰۴

میں محمد سعید ولد محمد اسمٰعیل مرحوم قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن بقا پور المعروف بجا پور ڈاکخانہ داہنڈر تحصیل و ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴ - ۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ملکیت جدی ۲۰ کنال ہے جسکی قیمت موجودہ -/۳۷۵۰ روپے ہے واقع بقاپور تحصیل وضلع گوجرانوالہ اسمیں مذکورہ بالا رقبہ ہے مکان رہائشی پختہ وخام مخلوط ہے جسکی قیمت موجودہ -/۲۰۰۰ روپیہ ہے کل میزان قیمت مذکورہ -/۵۹۵۰ جو میری ملکیت ہے (۲) میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ انجمن احمدیہ پاکستان بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ [illegible]

پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف محمد سعید نمبردار۔ العبد بقلم خود محمد سعید ولد محمد اسمٰعیل مرحوم ساکن بقا پور ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد چوہدری محمد بخش پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بقا پور۔

مثل ۱۷۹۴۴ میں خالد سیف اللہ خان ولد چوہدری محمد یعقوب خان صاحب قوم منج راجپوت پیشہ ملازمت عمر تقریباً چونتیس سال پیدائشی احمدی ساکن لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے زرعی زمین پینتیس ایکڑ دو کنال واقع موضع کنڈان تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ جسکی موجودہ قیمت مبلغ تیس ہزار روپیہ ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ (۲) اسوقت میرا گزارہ جائداد کے علاوہ ماہوار آمد پر ہے جو بصورت ملازمت بعد وضع انکم ٹیکس ۹۵۰/- ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ میری یہ وصیت آج کی تاریخ سے نافذ اور منظور فرمائی جائے العبد خالد سیف اللہ خان ایگزیکٹو انجینئر الیکٹریسٹی تھرمل پلانٹ عبد اللہ پور لائلپور۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل دیالگڑھی مربی انچارج لائلپور۔ گواہ شد مرزا اسلم حیات بیگ لائلپور۔

مثل ۱۷۹۴۶ میں محمود حسین ولد محمد حسین صاحب قوم راجپوت پیشہ طالبعلم ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش بلا جبر و اکراہ آج ۲۵/۷/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے جیب خرچ دس روپے ماہوار ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد محمود حسین ولد محمد حسین صاحب۔ گواہ شد محمد نواز خان ولد احمد بخش خان نعت سیکرٹری مال حلقہ صدر چھاؤنی دہلی روڈ غلام محمد پارک لاہور چھاؤنی۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

مثل ۱۷۹۴۷ میں سید محمد احمد ولد سید محمد افضل صاحب مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ۱۳۵-۲۸ گلی نمبر ۳ ڈاکخانہ غلام احمد پارک روڈ لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ ایک مکان کا کلیم کیا ہوا ہے اسکے خلاف ہائی کورٹ میں مقدمہ زیر ہے۔ مکان ملنے پر انشاء اللہ دفتر مجلس کارپرداز کو اطلاع کر دی جائیگی۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت مبلغ ۴۷۵/- روپیہ ہے۔ علاوہ مجھے ۴۰/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید محمد احمد بقلم خود۔ گواہ شد سید محمد اکمل مکان ۲۸-۱۳۵ گلی نمبر ۳ غلام احمد پارک روڈ لاہور چھاؤنی۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

مثل ۱۷۹۵۰ میں محمد یٰسین ولد میاں عنایت اللہ صاحب قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع ہانڈو گوجر ڈاکخانہ باٹاپور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت چار صد پچھتر روپے (۴۷۵/- روپے) ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم۔ العبد محمد یٰسین ولد عنایت اللہ موضع ہانڈو گوجر ڈاکخانہ باٹاپور ضلع لاہور۔ گواہ شد ملک منور احمد جاوید نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور۔ گواہ شد عنایت اللہ والد موصی۔

مثل ۱۷۹۵۲ میں خدا بخش ولد محمد لطف صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۳ء ساکن کوٹ سلطان ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۷/۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت مبلغ ۲۰۴/- تین صد چار روپے ہے

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت مجلس کارپرداز کی منظوری کے بعد نافذ سمجھی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد خدا بخش بقلم خود کوارٹر نمبر ۳۲۴/۳ بی۔ اے۔ ایف K/CREEK کراچی نمبر ۲۔ گواہ شد محمد خلیق عالم فاروقی نائب سیکرٹری وصایا کراچی۔ گواہ شد محمود احمد مجاہد سیکرٹری وصایا کورنگی سارجنٹ سیس پی۔ اے۔ ایف کورنگی کریک کراچی نمبر ۲۔

مثل نمبر ۱۶۹۵۸ میں محمد مختار ولد چوہدری رحمت علی صاحب قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر تقریباً چوالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن جھنگ صدر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۵/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائداد تقسیم شدہ نہیں ہے۔ اراضی صرف آٹھ ایکڑ واقع چک ۱۱۷ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور۔ اسمیں ہم تین بھائی اور والدہ حصہ دار ہیں میں اپنے حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں مجھے اپنے کاروبار سے کم و بیش پانچصد روپیہ ماہوار آمد ہے میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ آمد میں کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہونگا۔ اگر اسکے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد محمد مختار بقلم خود۔ گواہ شد علی محمد ولد میاں کریم بخش صاحب مکان نمبر ۱۲۷ جھنگ صدر۔ گواہ شد جمال الدین احمد ولد مولوی احمد الدین صاحب جھنگ صدر۔

مثل نمبر ۱۶۹۶۰ میں عبدالرؤف ولد شیخ عبداللطیف صاحب قوم قریشی پیشہ طالبعلم عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۱ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے مجھے اسوقت جامعہ احمدیہ کی طرف سے ستر روپے وظیفہ ملتا ہے تمام ضروری اخراجات کے بعد جو بچ جاتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے ہی منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالرؤف آف فجی حال جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد محمد شریف واقف زندگی اکونٹنٹ جامعہ احمدیہ ربوہ۔

مثل نمبر ۱۶۹۶۲ میں مبارک احمد مجوکہ ولد ملک شیر محمد صاحب مجوکہ پیشہ طالبعلم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ملتان شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ راگست ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں کیونکہ والد صاحب بفضل خدا تعالیٰ بقید حیات ہیں میں پڑھتا ہوں میرے تمام اخراجات کے کفیل بھی والد صاحب ہیں مجھے اسوقت مبلغ ۲۰/- بیس روپے بطور جیب خرچ ملتا ہے میں اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اسکے بعد جو بھی آمد ہوگی یا جائداد پیدا کروں اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن پاکستان ربوہ ہوگی۔ آئندہ آمد اور جائداد کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ العبد مبارک احمد مجوکہ پسر ملک شیر محمد صاحب مجوکہ نزد واٹر ہاؤس ملتان شہر۔ گواہ شد شیر محمد مجوکہ (والد موصی) گواہ شد عبدالباسط شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ملتان ابن عبدالرحیم صاحب درویش۔

مثل نمبر ۱۶۹۶۴ میں نیتھے خان ولد گھولے خان صاحب قوم اچھو بھٹی پیشہ زمینداری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن کوٹ سوندھا ڈاکخانہ جوہڑ کلاں منڈی ضلع شیخوپورہ حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۸/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے اور موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) زرعی زمین ڈھائی کیلے واقع کوٹ سوندھا ضلع شیخوپورہ مالیتی پانچ ہزار روپیہ۔ نوٹ :- اسوقت دو ہزار روپیہ میں کچھ زمین گروی ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نشان انگوٹھا نیتھے خان۔ گواہ شد محمد لطیف ڈرائیور تحریک جدید پسر موصی۔ گواہ شد محمد حسین بقلم خود گولبازار ربوہ۔

مثل نمبر ۱۶۹۶۶ میں عبدالوحید سراج الدین ولد میاں عبدالرحیم صاحب ... قوم

براچہ بابلی پیشہ تجارت عمر چھتیس سال پیدائشی احمدی ساکن مسعود منزل 196/B سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱ ۹/۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت آٹھ سو روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسکے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہوگا۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد عبدالوحید براچہ بقلم خود B/196 سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔ گواہ شد برکت علی سیکرٹری مال مرکزی جماعت راولپنڈی۔ گواہ شد محمد احمد خان احمد یار درد 4/1 B کرنل سٹریٹ راولپنڈی

مثل نمبر ۱۷۹۷۰ میں غلام جیلانی ولد میاں متولی مرحوم قوم اعوان عمر ۶۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن سیٹھ جی بیکھا جی بلڈنگ ڈاکخانہ کیماڑی کراچی ۲ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ اگست ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے میں کوئی کام وغیرہ نہیں کرتا میرے اخراجات کے لئے میرے بچے مجھے ماہوار مبلغ پچاس روپے دیتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اگر اسکے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے سمجھی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد غلام جیلانی۔ گواہ شد سلیم الدین عباسی نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی۔

مثل نمبر ۱۷۹۷۱ میں رشید احمد ولد ملک عزیز احمد صاحب قوم اعوان پیشہ تجارت عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن جودھامل بلڈنگ رتن چند روڈ لاہور حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱ اگست ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ میں کاروبار بنام "آر۔ اے۔ ملک اینڈ کمپنی" جودھامل بلڈنگ رتن چند روڈ لاہور کرتا ہوں جس سے میں اپنے گزارے کے لئے مبلغ ۔/۱۰۰۰ روپے لیتا ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں تاریخ تحریر وصیت سے داخل کرتا رہونگا اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد (منقولہ یا غیر منقولہ) ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد رشید احمد بقلم خود۔ گواہ شد منیر ملک ولد ملک عزیز احمد صاحب A/8-1-E-V ناظم آباد کراچی برادر موصی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مثل نمبر ۱۷۹۷۳ میں حمید اللہ باجوہ ولد چوہدری نصر اللہ خان صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ زراعت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن محمود پور چک 55/5-L ڈاکخانہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ۲/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد منقولہ اور غیر منقولہ نہیں ہے۔ مجھے مبلغ بیس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ادا کرتا رہونگا اسکے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ العبد حمید اللہ باجوہ۔ گواہ شد نصر اللہ خان ولد چوہدری غلام سرور صاحب محمود پور چک 55/5-L۔ گواہ شد غلام سید احمد زعیم مجلس انصار اللہ چک 55/5-L۔

مثل نمبر ۱۷۹۷۴ (۲۱-۸-۱۴) میں محمد لطیف ولد نتھے خان صاحب قوم ماچھی بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۸/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے میں اسوقت بطور ڈرائیور کے دفتر تحریک جدید ملازم ہوں مجھے اسوقت ۔/۱۱۴ ماہوار تنخواہ ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد محمد لطیف ڈرائیور دفتر وقف جدید

کوارٹرز تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد محمد حسین بقلم خود گولبازار ربوہ۔ گواہ شد
میاں مبارک احمد سرور انسپکٹر دعایا ربوہ۔

مثل ۱۷۹۷۸ میں فضل الٰہی ولد چوہدری مولا بخش صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ
ملازمت عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ
آج بتاریخ $\frac{9}{65}$-۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اسوقت حسب ذیل
ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ قریباً ۱۲ ایکڑ
اراضی جدی ہم تین بھائیوں میں مشترک ہے جو ابھی تقسیم نہیں ہوئی جب یہ جائداد
تقسیم ہو تو میرے حصہ جائداد پر یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گزارہ صرف اس
جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اسوقت ۔/۲۵۰ روپے ماہوار ہے میں تا زیست
اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔
اگر اسکے علاوہ میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز
میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان
ربوہ ہوگی۔ العبد فضل الٰہی کوٹھی C-51 سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔ گواہ شد محمد محسن
ہاشمی قائد ضلع سرگودھا۔ گواہ شد محمد عالم ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ سٹرال منیجر ریکو ایجنسی سرگودھا۔

مثل ۱۷۹۷۹ میں چوہدری عبدالکریم ولد چوہدری ودھاوے خان صاحب قوم جٹ
ونڈ ایچ پیشہ ملکاری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن تربیلا ڈیم کالونی ڈاکخانہ خاص ضلع
ہزارہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ راگست ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت
کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اسوقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے یعنی زمین چاہی
سوا دو ایکڑ ہے جو واقع میاں جی کا کنواں نزد جھنگ شہر ہے جسکی موجودہ قیمت تقریباً
دو ہزار روپیہ ہے۔ نیز میرا گزارہ اسوقت مبلغ ملیں روپیہ ماہوار ہے جو مجھے لڑکے کی
طرف سے بطور جیب خرچ ملتا ہے میں درج بالا جائداد اور ماہوار آمد پر جو کہ بصورت
جیب خرچ ملتا ہے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ کرتا ہوں
اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا کوئی اور ذریعہ آمد مہیا ہو جائے تو اس کی
اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات
پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی نیز میری
وصیت تاریخ تحریر سے ہی یعنی $\frac{8}{65}$-۸ سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالکریم بقلم خود۔
تربیلا ڈیم ضلع ہزارہ۔ گواہ شد غلام رسول ٹرانسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد
وسیع الدین احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ تربیلا ڈیم۔

مثل ۱۷۹۸۰ میں لطف الرحمٰن ولد نعیم الرحمٰن صاحب قوم شیخ قانونگو پیشہ
ملازمت عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ۸۰۲ مارٹن روڈ کراچی ۵ ضلع کراچی بقائمی
ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ راگست ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے لیکن ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ
مبلغ چار صد چالیس روپے (۔/۴۴۰) ملتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں تاریخ تحریر وصیت سے داخل کرتا رہونگا اگر اسکے بعد
میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اسپر بھی یہ وصیت
حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد میری جسقدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن
احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ
پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد
کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع
العلیم فقط ۲۰ راگست ۱۹۶۵ء۔ العبد لطف الرحمٰن بقلم خود $\frac{8}{65}$-۲۰۔ گواہ شد
وحید الدین احمد ولد میاں ولایت محمد وصیت ۱۱۹۹۹ مکان ۲۴ الحسن بلاک ۲ پی
ای سی ایم ایس کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری دعایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مثل ۱۷۹۸۱ (۲۷-۸-۶۵) چوہدری بشیر احمد منیر ولد میاں شمس الدین صاحب راجپوت کھوکھر ملازمت
عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ماڈرن موٹرز ورکس وکٹوریہ روڈ کراچی ۳ کراچی بقائمی
ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ راگست ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار
تنخواہ مبلغ چار صد روپے (۔/۴۰۰) ملتی ہے اسکے علاوہ مجھے مبلغ ۴۴٫۲۲ روپے پاکستان ایئر فورس
بطور پنشن ماہوار ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہونگا۔ اگر اسکے بعد میں کوئی جائداد
پیدا کروں تو اسکی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔
نیز میری وفات پر میری جسقدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ
پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان
ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی
قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے ہی یعنی $\frac{8}{65}$-۲۷
ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد بشیر احمد منیر بقلم خود۔ گواہ شد
لطیف احمد شاد احمدیہ ہال کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری دعایا کراچی۔

مثل ۱۷۹۸۲ میں نعیم خان ولد عبدالجلیل خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال
پیدائشی احمدی ساکن A-76 بلاک ۳ پی ای سی ایم سوسائٹی کراچی ۲۹ بقائمی

ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱ راگست ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ایک ہزار (۱۰۴۹/-) روپیہ ملتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں تاریخ تحریر وصیت سے داخل کرتا رہونگا۔ اگر اسکے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا ایسر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہیں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ فقط ۲۱ راگست ۱۹۶۵ء۔ العبد نعیم خان بقلم خود۔ گواہ شد محمد شفیع خان نجیب آبادی زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مثل ۱۷۹۸۸/۱۴/۷/۶۵ میں قاری محمد عاشق صابر ولد ماہیا قوم گھلو پیشہ واقف زندگی عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت نومبر ۱۹۶۲ء ساکن دفتر وقف جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴/x/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار الاؤنس پر ہے جو اسوقت مجھے دفتر وقف جدید سے ماہوار ۶۰/- روپے صرف ملتا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت ۱۴/x/۶۵ سے ہی منظور فرمائی جائے۔ العبد قاری محمد عاشق صابر تحصیل حیدرآبادی معلم وقف جدید ربوہ ۱۴/x/۶۵ گواہ شد صوفی عبد الغفور موصی ۱۴۳۸۵ دفتر وقف جدید ربوہ۔ گواہ شد تفضیل احمد موصی دفتر وقف جدید ربوہ۔

مثل ۱۷۹۸۹ میں محمد یعقوب شاد ولد فقیر محمد قوم راجپوت پیشہ واقف زندگی عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۴ ر فروری ۱۹۶۳ء ساکن وقف جدید ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶ ر اکتوبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت مجھے دفتر وقف جدید کی طرف سے بطور الاؤنس مبلغ ۶۰/- روپے ماہوار ملتے ہیں میں تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہوا اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت ۱۶ راکتوبر ۱۹۶۵ء سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد یعقوب شاد واقف زندگی دفتر وقف جدید ربوہ۔ گواہ شد صوفی عبد الغفور موصی ۱۴۳۸۵ دفتر وقف جدید ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد کیپٹن محمد سعید صدر دار الرحمت غربی ربوہ۔

مثل ۱۷۹۹۰ میں عبد الستار خادم ولد علی محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ واقف زندگی عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت جولائی ۱۹۶۳ء ساکن پنڈی دیونیاں ڈاکخانہ دالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/x/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت مجھے دفتر وقف جدید سے ماہوار ۶۰/- روپے صرف ملتے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت ۱۶/x/۶۵ سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبد الستار خادم واقف زندگی معلم وقف جدید ربوہ ۱۶/x/۶۵ گواہ شد صوفی عبد الغفور موصی ۱۴۳۸۵ دفتر وقف جدید ربوہ۔ گواہ شد بشیر احمد واقف زندگی معلم وقف جدید ۱۶/x/۶۵۔

مثل ۱۷۹۹۱ میں محمد ظفر اشرف عارف ولد چوہدری ارشاد احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ واقف زندگی عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۹۸ مراد ڈاکخانہ ڈاہرانوالہ ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج ۱۹/x/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے۔ اگر میں کسی وقت کوئی جائداد پیدا کروں یا مجھے ورثہ میں کوئی جائداد ملے نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت مبلغ ۶۰/- روپے ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری یہ وصیت ماہ نومبر ۱۹۶۵ء سے نافذ ہوگی۔ العبد محمد ظفر اشرف عارف چک ۱۶۶ مراد ڈاکخانہ ڈاہرانوالہ تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر حال دفتر وقف جدید ربوہ۔ گواہ شد عبد الرحمن شاکر ولد نعمت اللہ گوہر کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصایا۔

مثل ۱۷۹۹۲ میں عبد الرشید ایاز ولد چوہدری عبد العزیز صاحب قوم ارائیں پیشہ پیشہ واقف زندگی عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن دفتر وقف جدید بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴/x/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا

گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت دفتر وقف جدید سے بطور گزارہ مبلغ ۔/۴۰ روپے ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ العبد عبدالرشید ایاز ولد عبدالعزیز دفتر وقف جدید ۱۴/۶/۶۵۔ گواہ شد صوفی عبدالغفور موصی ۱۲۳۵۴ کارکن دفتر وقف جدید ربوہ ۱۴/۶/۶۵۔ گواہ شد کیپٹن محمد سعید صدر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ ۱۴/۶/۶۵۔

مثل ۱۷۹۹۳ میں محمد فضل منیر ولد غلام محمد صاحب قوم ڈھلوں پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۶/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ایک صد پینتیس روپے (۱۳۵/-) ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد محمد فضل منیر بقلم خود بمقام ترگڑی ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد مبارک احمد ظفر قائد مجلس خدام الاحمدیہ و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد مبارک احمد کھوکھر بقلم خود ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔

مثل ۱۷۹۹۴ میں خواجہ عبدالمومن ولد خواجہ عبدالحی صاحب قوم کشمیری پیشہ تجارت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن دارہ ضلع لاڑکانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۶/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے اگر کسی وقت میں کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میرا گزارہ اسوقت میری ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۔/۲۰۰ روپے ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے العبد خواجہ عبدالمومن رفیع کلاتھ ہاؤس دارہ ضلع لاڑکانہ۔ گواہ شد ظہور حسین انچارج رشتہ ناطہ ۲۵/۶/۶۵۔ گواہ شد محمد یوسف قائد علاقائی خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن۔

مثل ۱۷۹۹۵ میں حکیم احمد الدین ولد میاں محمد رمضان قوم بھٹی پیشہ طبابت عمر قریباً ساٹھ سال پیدائشی احمدی ساکن سید والہ ڈاکخانہ سید والہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ دس ستمبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد سوائے ایک مکان خام کے جو کہ موضع سید والہ میں واقع ہے اور جسکی قیمت اندازاً پانچصد روپیہ ہے اور کوئی نہیں ہے میں اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی مزید جائداد پیدا کروں یا میری وفات کے بعد جو ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گزارہ اس جائداد پر نہیں بلکہ میں اس گاؤں میں معمولی طبابت کرتا ہوں جس سے مجھے اندازاً تیس روپے (۳۰/-) ماہوار آمد ہو جاتی ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں میں اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا اللہ تعالیٰ میری اس وصیت کو قبول فرمائے آمین۔ العبد خاکسار حکیم احمد الدین بقلم خود۔ گواہ شد حاجی شریف احمد بقلم خود محلہ دارالصدر غربی۔ گواہ شد محمود احمد ولد بشیر محمد گولبازار ربوہ۔

مثل ۱۷۹۹۶ میں محمود مجیب اصغر ولد فضل الرحمن قوم قریشی پیشہ طالبعلمی عمر بیس سال پیدائشی احمدی ساکن بھیرہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے ۔/۲۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ (دسواں حصہ) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد قریشی محمود مجیب اصغر سٹوڈنٹ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور بقلم خود۔ گواہ شد محمد یوسف بقلم خود امیر جماعت احمدیہ بھیرہ۔ گواہ شد محمد صادق پنشنر محلہ مسجد نور بھیرہ۔

مثل ۱۸۰۰۰ میں محمد زکریا داؤد ولد پروفیسر محمد ابراہیم ناصر قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۔/۵۰۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد موصی محمد زکریا داؤد دیا ملٹ افسر محلہ دارالصدر غربی ربوہ

گواہ شد نذیر احمد پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔ گواہ شد مرزا رفیع احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ۔

مثل نمبر ۱۸۰۰۱ میں محمد انور ولد جواہر الدین قوم جٹ پیشہ تجارت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن چک 128/9-L ڈاکخانہ کمیر 120/9-L ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۶/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے مجھے اس وقت بذریعہ تجارت ماہوار آمد ایک سو روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہونگا اسکے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہونگا اور اسپر یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور کی جائے۔ العبد محمد انور ولد چوہدری جواہر الدین صاحب چک 128/9-L ضلع منٹگمری۔ گواہ شد محمد ابراہیم ولد چوہدری کرم دین قوم جٹ پنشن حال انسپکٹر وصایا ربوہ۔ گواہ شد بدر الدین انسپکٹر تحریک جدید۔

مثل نمبر ۱۸۰۰۳ میں رفیق احمد جاوید ولد مکرم محمد لطیف صاحب قوم پنجرہ (جٹ) پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ر اکتوبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت کوئی جائداد نہیں۔ میری ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے جو مجھے اپنے والد محترم کی طرف سے مبلغ بیس روپے صرف ماہانہ ملتا ہے میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت ۵ ر اکتوبر ۱۹۶۵ء سے ہی منظور فرمائی جائے۔ العبد رفیق احمد جاوید ہوسٹل جامعہ احمدیہ۔ گواہ شد ملک مبارک احمد سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ ۹/۱۰/۶۵۔ گواہ شد محمد اعظم اکسیر زعیم ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ ۹/۱۰/۶۵۔

مثل نمبر ۱۸۰۰۴ میں حافظ محمد سعید ولد سلطان احمد صاحب قوم گوندل پیشہ مزدوری عمر ۲۸ سال بیعت ۱۹۵۹ء ساکن مونگ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۶/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد فی الوقت ۳۰/- روپیہ ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نشان انگوٹھا حافظ محمد سعید سکنہ مونگ ضلع گجرات حال مہمان خانہ ربوہ۔ گواہ شد محمد دین سیکرٹری وصایا دارالصدر شرقی ربوہ ۱۱/۶/۶۵۔ گواہ شد عبدالرحمن

مثل نمبر ۱۸۰۰۵ میں غلام مصطفیٰ خان ولد حاجی نواب خان قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چک 88/ج ب جیسانہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ مئی ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت جائداد حسب ذیل ہے (۱) اراضی زرعی ۴ ۱/۲ ایکڑ مربعہ 22 چک 88/ج ب جیسانہ تحصیل و ضلع لائلپور جسکی بازاری قیمت مبلغ ۵۰۰۰/- روپے ہے۔ اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں (۲) اسکے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے اگر اسکے علاوہ میری کوئی جائداد ہوئی تو میں حصہ آمد ۱/۱۰ ادا کرونگا (۳) اگر میں کوئی روپیہ داخل خزانہ کرونگا تو اسکی رسید لیکر پیش کرونگا تو وہ رقم منہا کر دی جائیگی (جائداد کی قیمت کے طور پر) (۴) اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا (۵) جو جائداد میری بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد غلام مصطفیٰ خان بقلم خود چک 88/ج ب جیسانہ ضلع لائلپور۔ گواہ شد برکت علی بقلم خود پریذیڈنٹ۔ گواہ شد رشید احمد باجوہ چک 88/ج ب ضلع لائلپور۔

مثل نمبر ۱۸۰۰۷ میں قاضی نعیم احمد ولد قاضی شریف احمد قوم شیخ قانونگو پیشہ واقف زندگی عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کسومو مشرقی افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ اگست ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں مجھے ماہوار الاؤنس ۲۴۰ شلنگ ملتا ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں اور آئندہ بھی میری جو آمد یا جائداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد قاضی نعیم الدین ۸/۸/۶۳۔ گواہ شد نور الحق انور امیر جماعتہائے کینیا نیروبی۔ گواہ شد محمد اقبال شاہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نیروبی۔

مثل نمبر ۱۸۰۱۰ میں سید لقمان شاہ ولد سید عبدالرحیم شاہ قوم سید ترمذی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن 2/15 دستگیر کالونی ڈاکخانہ کراچی 19 بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب بزرگوار بفضل خدا حیات ہیں۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۱۵۱/- روپے ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں تاریخ تحریر وصیت سے داخل کرتا رہونگا۔ اگر اسکے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ فقط ۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

مثل نمبر ۱۸۰۱۱ میں دانیال ولد محمد ملیح خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ۲/۱۲ مارٹن روڈ کوارٹرز ڈاکخانہ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ میں ملازمت کرتا ہوں جسکے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ایک سو پچاس روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ تاریخ تحریر وصیت سے داخل کرتا رہونگا۔ اگر اسکے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہونگا اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی فقط ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۵ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد محمود دانیال بقلم خود ناظم مجلس خدام الاحمدیہ۔ گواہ شد عبدالمجید ناصر ولد مولوی عبداللطیف صاحب مارٹن روڈ کراچی گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی۔

مثل نمبر ۱۸۰۱۳ میں امۃ الکریم زوجہ عبدالمجید ناصر صاحب قوم یوسف زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن K-30/5 موڈل گارڈن نیو ٹاؤن کراچی نمبر ۵۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اسوقت حسب ذیل ہے (۱) میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار (-/۱۰۰۰) روپے ہے جو میرے خاوند کی طرف واجب الادا ہے (۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے (۱) کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ۱ تولہ (۲) انگوٹھیاں طلائی ۳ عدد وزن ۱ تولہ جملہ وزن ۲ تولہ قیمت -/۲۵۰ روپے۔ اسکے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد (حق مہر و زیورات) کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہونگی اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اسوقت میری کوئی آمد نہیں ہے اگر کسی وقت میری آمد کا ذریعہ پیدا ہوجائے تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ فقط ۲ اکتوبر ۱۹۶۵ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ امۃ الکریم بقلم خود۔ گواہ شد عبدالمجید ناصر ولد عبداللطیف خادم مرحوم۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

پیدائشی احمدی ساکن منڈھیالہ وڑائچ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والد محترم بفضل خدا زندہ ہیں اور تمام غیر منقولہ جائداد انکے نام ہے اسوقت میری کوئی جائداد نہیں۔ میری ماہوار تنخواہ اسوقت یکصد چودہ پونڈ ماہوار ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو دیتا رہونگا نیز تنخواہ میں جو کمی بیشی ہوگی۔ اسکے مطابق ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا۔ اسکے علاوہ جو جائداد مجھے ورثہ میں ملے یا میں خود پیدا کروں تو میری وفات کے بعد اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ وصیت کا نفاذ تاریخ تحریر سے ہوگا۔ العبد محمد لطیف بقلم خود ہیڈ ماسٹر احمدیہ سیکنڈری سکول گھانا۔ گواہ شد عطاء اللہ کلیم ولد میاں سراج الدین صاحب انچارج مبلغ گھانا پوسٹ بکس نمبر ۳۹ سالٹ پانڈ۔ گواہ شد سید داؤد احمد انور ولد سید محمد یوسف صاحب مبلغ گھانا۔

مثل نمبر ۱۸۰۱۷ میں محمد عبداللہ خان ولد راجہ دردمان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ۹۲ ڈی ماڈل ٹاؤن ڈاکخانہ ماڈل ٹاؤن ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ نومبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت مبلغ -/۲۴۵ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت آج مورخہ ۹ نومبر ۱۹۶۵ء سے جاری ہوگی۔ اللہ تعالیٰ باقاعدہ ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے ۶۵/۱۱/۹۔ العبد محمد عبداللہ۔ گواہ شد میجر شریف احمد باجوہ بی ۲ ایل ای بی لاہور۔ گواہ شد عبدالواحد نائب ناظر بیت المال۔

مثل نمبر ۱۸۰۲۰ میں سید مولود احمد ولد سید داؤد مظفر شاہ قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۱۱/۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں آج بتاریخ ۶۵/۱۱/۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے مجھے دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو انشاء اللہ تعالیٰ اسکی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور کی جائے۔ العبد سید مولود احمد۔ گواہ شد سید داؤد احمد پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ ۶۵/۱۱/۱۵۔ گواہ شد مرزا طاہر احمد ناظم وقف جدید ربوہ ۶۵/۱۱/۱۵۔

مثل نمبر ۱۸۰۲۱ میں یونس خان ولد محمد یٰسین خان قوم پٹھان پیشہ طالب علم پیدائشی

۲۹ ۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں۔ میں وقتی طور پر ملازمت کرتا ہوں جس سے ماہوار تنخواہ تین سو پچھتر شلنگ-/۳۷۵ شلنگ ہے میں تازندگی اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہونگا اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد محمد یونس جال پوسٹ بکس ۱۵۱۸ نیروبی مشرقی افریقہ۔ گواہ شد نور الحق انور کینیا نیروبی مشرقی افریقہ۔ گواہ شد محمد یسین خان نیروبی مشرقی افریقہ۔

مثل نمبر ۱۸۰۲۳ میں سلطان احمد ولد علی گوہر قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دار النصر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۱۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۶۰ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ ہماری جائداد بصورت مکان واقعہ گولبازار ربوہ ہمارے والد اور بھائیوں میں متنازعہ ہے اور معاملہ فیصلہ کیلئے دار القضاء میں ہے فیصلہ ہونے پر جو حصہ جائداد مجھے ملیگا یا آئندہ جو جائداد میں خود پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت نومبر ۱۹۶۵ء سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سلطان احمد ولد علی گوہر گولبازار ربوہ۔ گواہ شد محمد عالم باڈی گارڈ ولد میاں غلام حسین۔ گواہ شد محمد اکمل قریشی ولد قریشی حافظ محمد حسن صاحب گولبازار ربوہ۔

مثل نمبر ۱۸۰۲۵ میں محمد عبداللہ ولد اللہ دتا صاحب قوم جنجوعہ پیشہ عارضی ملازمت عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۱۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اسوقت ایک مکان پختہ مالیتی -/۱۵۰۰ روپے نقد میرے پاس مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا گزارہ میری ماہوار آمد مبلغ -/۱۰۰ روپے ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد عبداللہ۔ گواہ شد محمد اسحاق [illegible]

مثل نمبر ۱۸۰۲۸ میں رحیم بخش ولد صدر الدین قوم راجپوت پیشہ مستری عمر ۷۰ سال پیدائشی احمدی ساکن مور ضلع نوابشاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۱۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائداد نہیں۔ میری گزر اوقات میرے بچوں کے ذمہ ہے اور میں خود کوئی کام نہیں کرتا۔ مجھے میرے بچوں کیطرف سے تیس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نشان انگوٹھا رحیم بخش ولد صدر الدین۔ گواہ شد عبد الرحمن شاکر ولد نعمت اللہ گوہر کارکن دفتر وصیت ربوہ۔ گواہ شد محمد دین کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

مثل نمبر ۱۸۰۳۰ میں بشیر احمد ولد فیروز الدین قوم میر پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۲۶ء کی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اسوقت حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے (۱) مشین سلائی مالیتی -/۱۴۰ روپے (۲) نقد مبلغ -/۱۱۰ روپے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ (۲) میں اسوقت بطور نقیب احمدیہ مسجد بیرون دہلی دروازہ ملازم ہوں مجھے -/۱۵ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ [illegible] صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہونگا۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشیر احمد لاہور۔ گواہ شد حکیم رحمت اللہ انسپکٹر تحریک جدید۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور۔

مثل نمبر ۱۸۰۳۲ میں بشیر احمد مہاجر کشمیر ولد علیم الدین قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چک جمال ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ ۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں مجھے موضع چکوال ضلع جہلم میں تقریباً ۲۰ بیگھے اراضی بارانی عارضی الاٹ ہے اور مزارعان کے زیر کاشت ہے جسکی آمد -/۲۵۰ روپے سالانہ ہو رہی ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اسکے بعد مجھے اراضی مذکورہ پر مالکانہ حقوق حاصل ہو جائیں یا اسکے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی لیکن میرا گزارہ بالا عارضی الاٹ شدہ اراضی کی آمد پر ہی نہیں بلکہ ملازمت سے ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت [illegible]

پاکستان ربوہ داخل کرتا رہونگا۔ العبد بشیر احمد مہاجر جموں کشمیر۔ گواہ شد بشارت احمد ابن مولوی بشیر احمد فاضل موصی ۱۶۲۳۴ گواہ شد چوہدری عبدالغنی ابن چوہدری عبدالعزیز۔

مثل ۱۸۰۳۸ میں ظہیر احمد ولد شیخ نذیر احمد قوم شیخ پیشہ طالبعلمی عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن 36/6 B ملیر ایکسٹینشن ڈاکخانہ کراچی ۲۷ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ نومبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں طالبعلم ہوں اور مجھے ماہوار وظیفہ مبلغ ۱۰/۔ روپے کراچی شپ یارڈ سے ملتا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہونگا۔ اگر اسکے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ ۲ نومبر ۱۹۶۵ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد ظہیر احمد بقلم خود۔ گواہ شد عبدالشکور اسلم ولد محمد ظہور خان نائب سیکرٹری وصایا کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی۔

مثل ۱۸۰۳۹ میں عبدالرشید شاہد ولد شیخ عبدالحکیم صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن 36/6 B ملیر ایکسٹینشن ڈاکخانہ کراچی ۲۷ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ نومبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میں ملازمت کرتا ہوں جسکے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۱۲۰/۔ روپے ملتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا ہوں گا۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ فقط ۲ نومبر ۱۹۶۵ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد عبدالرشید بقلم خود۔ گواہ شد عبدالشکور اسلم ولد محمد ظہور خان نائب سیکرٹری وصایا کراچی گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی۔

مثل ۱۸۰۴۰ میں عبدالسلام اختر ولد شیخ عبدالحکیم صاحب قوم شیخ پیشہ طالبعلم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن 36/6 B ملیر ایکسٹینشن ڈاکخانہ کراچی ۲۷ بقائمی ہوش و حواس [illegible]

میں تعلیم حاصل کرتا ہوں اور مجھے سویڈش پاکستان انسٹیٹیوٹ لانڈھی سے مبلغ ۲۱/۔ روپے ماہوار بطور وظیفہ ملتا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہونگا۔ اگر اسکے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جسقدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ فقط ۲ نومبر ۱۹۶۵ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد عبدالسلام اختر بقلم خود۔ گواہ شد عبدالشکور اسلم ولد محمد ظہور خان نائب سیکرٹری وصایا گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی۔

مثل ۱۸۰۴۱ میں طارق محمود قیصر ولد شیخ لعل محمد صفا قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن 36/B ملیر ایکسٹینشن ڈاکخانہ کراچی ۲۷ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ نومبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں جسکے ذریعہ مجھے ۱۲۰/۔ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہونگا اگر اسکے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد طارق محمود بقلم خود۔ گواہ شد عبدالشکور اسلم ولد محمد ظہور خان بٹالوی نائب سیکرٹری وصایا۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی۔

مثل ۱۸۰۴۲ میں منیر احمد ولد مسعود احمد خورشید قوم ارائیں پیشہ طالبعلم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن نشان رحمت ۳۰۲/۲-۱۹ پی۔ای۔سی۔ایچ سوسائٹی کراچی ۲۹ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے کیونکہ میرے والد بزرگوار بفضل خدا حیات ہیں میں تعلیم حاصل کرتا ہوں اور مجھے میرے والد بزرگوار کی طرف سے مبلغ سو روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہونگا۔ اگر اسکے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز [illegible]

ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ فقط ۲ نومبر ۱۹۶۵ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد منیر احمد بقلم خود۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی۔ گواہ شد مسعود احمد خورشید ولد مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری۔

مثل نمبر ۱۸۰۴۴ میں عبد الماجد ولد راجہ عبد الحمید صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن معرفت ایران ٹریڈ سنٹر کھوڑی گارڈن ڈاکخانہ کراچی ۱ کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲ نومبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جسکے ذریعہ سے مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ -/۱۵۰ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہونگا اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہونگا اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میری جسقدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ فقط ۲ نومبر ۱۹۶۵ء۔ العبد عبد الماجد کراچی۔ گواہ شد محمود احمد خورشید ابن مولوی قدرت اللہ سنوری۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مثل نمبر ۱۸۰۴۵ میں غلام نبی ولد سراج الدین قوم مہاس پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت ۱۹۶۲ء ساکن معرفت ایران ٹریڈ سنٹر کھوڑی گارڈن کراچی ۱ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲ نومبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جسکے ذریعہ سے مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ -/۱۴۵ روپے ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہونگا اگر اسکے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میری جسقدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ فقط ۲ نومبر ۱۹۶۵ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد غلام نبی بقلم خود۔
[illegible]

گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی۔

مثل نمبر ۱۸۰۴۶ میں محمود احمد سندھو ولد شیخ فیروز الدین صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن [illegible] لیبر ایکسٹینشن ڈاکخانہ کراچی ۲۴ ضلع کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲ نومبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جسکے ذریعہ سے مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ -/۱۱۵ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں داخل کرتا رہونگا۔ اگر اسکے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اسپر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ فقط ۲ نومبر ۱۹۶۵ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد شیخ محمود احمد سندھو۔ گواہ شد عبد الشکور اسلم ولد محمد ظہور خان صاحب نائب سیکرٹری وصایا کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی۔

مثل نمبر ۱۸۰۵۲ میں وسیم احمد ولد چوہدری محفوظ الرحمن صاحب قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ مجھے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے جو اسوقت -/۱ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد دستخط وسیم احمد بیت الناصر دار الصدر غربی ب ربوہ۔ گواہ شد محفوظ الرحمن ولد چوہدری عنایت اللہ بیت الناصر دار الصدر غربی ب ربوہ۔ گواہ شد سمیع الرحمن ولد چوہدری علی اکبر صاحب نائب ناظر تعلیم محلہ دار الصدر غربی ربوہ۔

مثل نمبر ۱۸۰۵۵ میں سردار غوث بخش ولد اللہ رکھیو قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۱ء ساکن گوٹھ ریٹی ڈاکخانہ ملھیانی ضلع نوابشاہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰ دسمبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کسی قسم کی غیر منقولہ جائداد نہیں چونکہ والد صاحب بقید حیات ہیں اسکے ترکہ میں جو بھی میرے حصے میں آئے یا میں خود آئندہ پیدا کروں اسکی اطلاع انجمن کارپرداز مصالح قبرستان کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے ملازمت کے طور پر ماہوار تنخواہ -/۸۰ روپے ڈسٹرکٹ کونسل کی طرف سے ملتی ہے میں تازیست
[illegible]

میری وصیت بتاریخ یکم جون ۱۹۶۵ء سے نافذ کی جائے۔ العبد غوث بخش ولد اللہ رکھیو شیخ حال ہیڈ ماسٹر ڈی سی ہائی سکول مورو ضلع نوابشاہ۔ گواہ شد حاجی قمر الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قمر آباد براستہ مورو سندھ۔ گواہ شد عبدالرحمن احمد ولد حاجی پیر بخش مورو ضلع نوابشاہ

مثل ۱۸۰۵۶ میں مجید احمد ولد برکت علی قوم جٹ کھٹہ پیشہ تعلیم عمر ۱۶ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۵۶۵ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج ۲۱ نومبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت کوئی جائداد نہیں۔ میرے والدین بفضل تعالیٰ زندہ ہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو وظیفہ کی صورت میں مبلغ پینتالیس روپے محکمہ تعلیم کی طرف سے ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور کی جائے۔ العبد مجید احمد ولد چوہدری برکت علی صاحب ساکن چک ۵۶۵ گ ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور حال فضل عمر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد بدرالدین معلم وقف جدید چک ۵۶۵۔ گواہ شد اللہ بخش صدر محلہ دارالصدر غربی ربوہ۔

مثل ۱۸۰۶۰ میں محمد علی ولد علی گوہر صاحب قوم راجپوت پیشہ دکانداری عمر تقریباً ۵۳½ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت اسی روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد علی دکاندار گولبازار ربوہ ۴/۱۲/۶۵۔ گواہ شد محمد احمد پسر موصی محمد علی محلہ دارالصدر جنوبی گولبازار ربوہ ۴/۱۲/۶۵ گواہ شد محمد علی احمد ابن خدا بخش گولبازار ربوہ ۴/۱۲/۶۵۔

مثل ۱۸۰۶۲ میں رحیم بخش ولد وزیر خان قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن چک ۶۹ ر ب گھسیٹ پورہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۹/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اسوقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ اسکے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔ زرعی زمین ۱۲ ایکڑ واقعہ چک ۶۹ ر ب گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور مالیتی تیس ہزار (-/۳۰۰۰۰ روپے) فی ایکڑ ۲½ ہزار روپے۔ نوٹ:۔ اس زمین پر تقریباً چھ ہزار روپے بطور زر رہن اور زر ربہن ادائیگی سرکار میرے ذمہ ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
[illegible]

کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے العبد (نشان انگوٹھا) رحیم بخش ولد وزیر خان چک ۶۹ ر ب گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور ۲۲/۹/۶۵ گواہ شد عبدالرحیم امیر جماعت احمدیہ گھسیٹ پور ضلع لائلپور ۲۲/۹/۶۵ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا چک ۶۹ ر ب ضلع لائلپور ۲۲/۹/۶۵

مثل ۱۸۰۶۵ میں فتح الدین ولد علی گوہر قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن چک ۶۹ ر ب گھسیٹ پورہ ڈاکخانہ خاص براستہ شاہکوٹ ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۹/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اسوقت پانچ ایکڑ اراضی زرعی نہری مالیتی دس ہزار روپیہ کی ہے میں اس مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی مذکورہ بالا اراضی آمد کے علاوہ میری اور کوئی آمد نہیں۔ اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نشان انگوٹھا فتح الدین گواہ شد سلطان احمد ولد رحیم بخش چک ۶۹ ر ب گھسیٹ پور ضلع لائل پور گواہ شد عبدالرحیم امیر جماعت احمدیہ گھسیٹ پور ضلع لائلپور۔

مثل ۱۸۰۶۶ میں عبدالغفار ورک ولد چوہدری جلال الدین صاحب ورک قوم ورک پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۶ء ساکن ۵/ب ماڈرن موٹرز لمیٹڈ وکٹوریہ روڈ کراچی ۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱/۱۹۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) ہماری متروکہ جائداد زرعی زمین گیارہ ایکڑ موضع والا ضلع سیالکوٹ میں ہے اس میں ہم تین بھائی اور چھ بہنیں حصہ دار ہیں۔ ابھی یہ جائداد ہم نے تقسیم نہیں کی اسکی مالیت موجودہ ۳۰ ہزار روپے ہے (۲) چک ۱۴۰ [illegible] ضلع بہاولنگر پچیس ایکڑ ہے اسکی موجودہ مالیت ۴۰ ہزار روپے ہے یہ بھی ابھی تقسیم نہیں۔ (۳) ایک مکان پختہ بمقام موضع والا تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ہے اسکی موجودہ مالیت دس ہزار روپے ہے اسکی بھی ابھی تقسیم نہیں ہوئی میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۷۵۰ روپے ہے تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت آج سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالغفار ورک ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

مثل ۱۸۰۶۴ [illegible]

تاریخ بیعت ۱۹۴۳ء ساکن بنگلہ ماسکیم لائینز ملیر کینٹ کراچی ۲۷ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۶۵-۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ سے ماہوار تنخواہ مبلغ ۴ صد روپے ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جسقدر جائیداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد داؤد احمد بقلم خود گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا ۱۱/۶۵-۱۹۔

مثل نمبر ۱۸۰۶۸ میں شریف احمد اشرف ولد بدر الدین صاحب قوم ... پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۶۵-۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۱۴/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی جائیداد و آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد شریف احمد اشرف۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

مثل نمبر ۱۸۰۶۹ میں شریف احمد ولد فضل دین صاحب قوم سندھو جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ۵/۲ ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۶۵-۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میں ملازمت کرتا ہوں جو اس وقت ایک سو اسی روپے تنخواہ ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شریف احمد اشرف ماڈرن موٹرز سندھ کمپنی کراچی ۱۱/۶۵-۱۹۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا ۱۱/۶۵-۱۹

مثل نمبر ۱۸۰۷۰ میں عالم دین ولد علی محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۳ء ساکن احمدیہ ہال میگزین لین کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۶۵-۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد صرف نقد یکصد روپے ہے۔ اسکے علاوہ میری اور کوئی جائیداد

یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ایک سو روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عالم دین ولد علی محمد احمدیہ ہال میگزین لین کراچی ۲۰۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت کراچی۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

مثل نمبر ۱۸۰۷۲ میں لطف المنان ولد عطاء الرحمن صاحب قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ و منقولہ جائیداد نہیں مجھے والد صاحب کی طرف سے مبلغ دس روپے بطور جیب خرچ ملتا ہے میں اسکے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میں نے ایم ایس سی کا امتحان دیا ہوا ہے نتیجہ نکلنے والا ہے انشاء اللہ کامیاب ہونے پر ملازم ہو جاؤنگا اور فوراً اپنی ماہوار تنخواہ کا دسواں حصہ بطور حصہ آمد وضع کرانا شروع کر دونگا۔ اس تنخواہ کے علاوہ اور بھی جس قدر ماہوار آمدنی ہوگی اس کا دسواں حصہ بھی بطور چندہ ادا کیا کرونگا۔ میری وفات کے بعد جسقدر میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ہوگی اسکے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ العبد لطف المنان ابن پروفیسر عطاء الرحمن ربوہ۔ گواہ شد عطاء الرحمن پروفیسر فزکس تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔ گواہ شد محمد عبداللہ قریشی سکرٹری تحریک جدید ... کالج۔

مثل نمبر ۱۸۰۷۳ میں عبدالرشید غنی ولد بابو عبدالغنی صاحب نیالوی قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کل تنخواہ معہ الاؤنس اس وقت ۲۴۲/- روپے ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرا ایک مکان جو کہ ایک کنال زمین واقع دارالرحمت وسطی ہے اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں جسکی مالیت سات ہزار روپیہ ہے۔ نیز آئندہ میری جو بھی مزید آمدنی یا جائیداد ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ میری وفات پر جو بھی جائیداد ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالرشید غنی۔ گواہ شد عطاء الرحمن پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔ گواہ شد عبدالرشید جنید ہاشمی ٹی آئی کالج ربوہ ۱۲/۹/۶۵۔

مثل نمبر ۱۸۰۷۶ میں محمد صادق ولد میاں اللہ دتہ صاحب قوم جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۳۹ سال ۸ ماہ تاریخ بیعت ... تنگرالی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اگر میں کسی وقت کوئی جائیداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا گزارہ اس وقت میری ماہوار آمد پر ہے

پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد صادق بقلم خود گواہ شد غلام محمد پرویز موصی ۱۰۷۲۰ اسیکرٹری مال گنج مغلپورہ لاہور۔ گواہ شد عبدالحمید مکان ۱۶ مغل پورہ لاہور۔

مثل ۱۸۰۷۷ میں عبدالرحیم ولد رحمت اللہ قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن لائلپور شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۱۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے (۱) ایک پختہ مکان واقع رضا آباد لائلپور شہر مالیتی آٹھ ہزار روپیہ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ (۲) میں کپڑے کی دوکان کرتا ہوں میری ماہوار آمد اس وقت دو سو روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالرحیم بقلم خود گواہ شد شیخ عبدالخالق والد عبدالرحیم لائلپور۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا ۵/۱/۶۵۔

مثل ۱۸۰۷۸ میں منیر احمد چوہان ولد ماسٹر اللہ دتہ حبیب خان قوم چوہان پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن تارڈ ڈاکخانہ با دا فقیر والی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ ایک پلاٹ خالی رقبہ دس مرلہ اٹھنیز مربع فٹ واقع نیا گولبازار شرقی (دارالعلوم) ربوہ میں واقع ہے جسکی موجودہ قیمت مبلغ ۱۸۰۰/ روپے ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میرا گزارہ صرف اسی جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ ۲۸۵/ روپے ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور اسکے علاوہ نیز میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہونگا میری وصیت یکم نومبر سے ہی منظور فرمائی جائے۔ العبد منیر احمد چوہان بقلم خود گواہ شد عبداللطیف خان سیکرٹری مال ڈیرہ نواں ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد ناصر علی موصی ۱۴۸۴۲ صدر جماعت احمدیہ میرپور۔

مثل ۱۸۰۸۰ میں عبدالصمد ولد عبدالرحیم صاحب قوم منگولی پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں میرے والد صاحب کی طرف سے مبلغ دس روپے جیب خرچ ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو بھی ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالصمد خان طاہر لاہور۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد عبدالرحیم خان والد موصی لاہور۔

مثل ۱۸۰۸۱ میں محمد احمد خان ولد نیاز احمد خان قوم پٹھان پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۴/۱ کمرشل ڈاکخانہ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں طالب علم ہوں اس وقت میری ماہوار آمد ۳۰/ روپے ہے میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا میرے مرنے پر جو میری جائداد ثابت ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں۔ العبد محمد احمد خان ۲۰/۱۱/۶۵۔ گواہ شد عطا محمد سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ گواہ شد مبارک احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ۔ راولپنڈی۔

مثل ۱۸۰۸۸ میں چوہدری محمد شریف خالد ولد میاں کرم بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۶ء ساکن غلہ منڈی تھوکی ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں غلہ منڈی میں بطور کمیشن ایجنٹ کام کرتا ہوں۔ اس کاروبار میں میرا کل سرمایہ ۳۶۰۰/ روپے لگا ہوا ہے اسکے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اور آئندہ بھی جو جائداد پیدا کروں اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ مذکورہ بالا کاروبار سے اندازاً ۱۰۰/ روپے ماہوار مجھے آمد ہوتی ہے اس آمد میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا نیز میری وفات پر جو میری جائداد ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی میری یہ وصیت جو کہ آخری وصیت ہے ہر حال میں قائم رہے گی اور تاریخ تحریر سے نافذ ہوگی۔

العبد۔ محمد شریف خالد بقلم خود۔

گواہ شد۔ ملک منور احمد جاوید نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور۔

گواہ شد۔ محمد صدیق سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ تھوکی۔

صحافیان ربوہ کا وفد محاذوں پر

— چند مناظر —

'مفتوحہ علاقہ'' چھمب جوڑیاں میں داخلہ کے وقت
بیٹھنے والے: (۱) جناب محمد شفیق قیصر
(۲) ولی محمد صاحب جیپ کے ڈرائیور

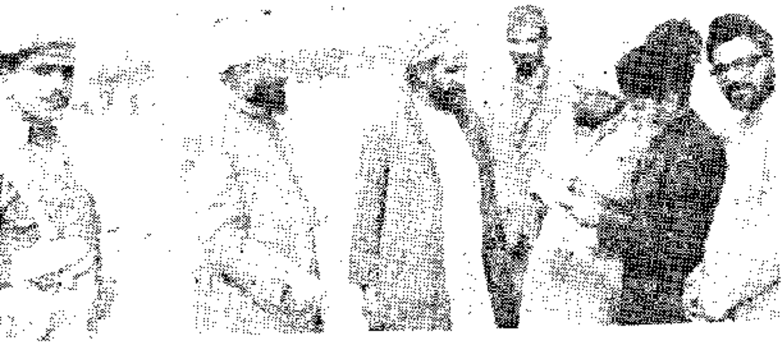

سید چن پیر صاحب امام مسجد مناور سے انٹرویو

ئے توی ایک فوجی افسر کی خواہش پر انکی
ء میں عبور کیا گیا۔

چونڈہ محاذ پر جناب میجر کلیم صاحب کے ساتھ
دائیں طرف سے: ۱۔ نسیم سیفی صاحب ۲۔ عطاءالمجیب
راشد ۳۔ چوہدری علی محمد صاحب ۴۔ ابوالعطاء ۵۔
میجرصاحب ۶۔ بابو قاسم دین صاحب ۷۔ مسعود احمد
خان دہلوی ۸۔ ملک سیف الرحمن صاحب

تفہیماتِ ربّانیّہ

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مدیر الفرقان و سابق مبلغ بلاد عربیہ کی اس لاجواب تصنیف میں ان تمام اعتراضات کا تفصیلی اور تسلی بخش جواب دیا گیا ہے جو مخالفینِ احمدیت کی طرف سے کیے جاتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اس کتاب کے متعلق فرمایا تھا:-

"اس کا نام میں نے ہی تفہیماتِ ربانیہ رکھا ہے (طباعت سے پہلے) اس کا ایک حصہ میں نے پڑھا ہے جو بہت اچھا ہے۔ اس کتاب کے لئے کئی سال سے مطالبہ ہو رہا تھا کئی دوستوں نے بتایا کہ عشرہ کاملہ میں ایسا مواد ہے کہ جس کا جواب ضروری ہے۔ اب خدا کے فضل سے اس کے جواب میں اعلیٰ لٹریچر تیار ہوا ہے۔ دوستوں کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور اس کی **اشاعت کرنی چاہیئے**۔" (الفضل ۳ر جنوری ۱۹۴۱ء)

اب اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن بکصد صفحات اور بعض قیمتی حوالہ جات کے اضافہ کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اس انتہائی مفید کتاب کا ہر احمدی گھرانہ میں موجود ہونا ضروری ہے۔

ضخامت آٹھ سو صفحات۔ قیمت مجلد اعلیٰ سفید کاغذ گیارہ روپے + مجلد اخباری کاغذ آٹھ روپے۔ کتابت و طباعت عمدہ +

مکتبۃ الفرقان ربوہ

صرف ٹائیٹل نصرت پریس ربوہ میں چھپا